قرۃ الابصار

اردو ترجمہ

دقائق الاخبار

تصنیفِ لطیف

حجۃ الاسلام ابو الحامد امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

عبدِ مصطفٰے غلام رضا محمد محبت علی قادری

مکتبہ قادریہ سکندریہ

حزب الاحناف گنج بخش روڈ لاہور

قرۃ الابصار

اردو ترجمہ

دقائق الاخبار

تصنیفِ لطیف

حجۃ الاسلام ابو الحامد امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

عبدِ مصطفیٰ غلام رضا محمد محبت علی قادری

فیضانِ نظر

حجۃ المحدثین سند المفسرین مظہر غوثِ اعظم نائب اعلیحضرت محمد عبد اللہ قادری رضوی برکاتی محدث قصوری رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

مکتبہ قادریہ سکندریہ حزب الاحناف گنج بخش روڈ لاہور

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

نام .... قُرَّۃُ الْاَبْصَار اردو ترجمہ دقائق الاخبار

مصنف .... امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم .... محمد محبت علی قادری ابن محمد علی کھرل

المتوطن گہنہ گڑھی ضلع شیخوپورہ تحصیل ننکانہ نزد سید والا

صفحات ۲۷۸

اشاعت .... جمادی الاول ۱۴۲۴ھ جولائی ۲۰۰۳ء

ناشر .... مکتبہ قادریہ سکندریہ دار العلوم حزب الاحناف لاہور

تعداد ....

قیمت 120/-

کمپوزنگ: اختر علی (تگ وتاز) لاہور 0320-4843097

زیر سرپرستی: صاحبزادہ والا شان سید مصطفیٰ اشرف رضوی ناظم اعلیٰ دار العلوم حزب الاحناف لاہور

ملنے کا پتہ

(۱) مکتبہ قادریہ سکندریہ دار العلوم حزب الاحناف لاہور نیز گنج بخش روڈ اور دربار مارکیٹ کے تمام کتب خانوں پر دستیاب ہے۔

(۲) مکتبہ اشرفیہ برکاتیہ مرکزی دار العلوم جامعہ حنفیہ قصور

(۳) جامعہ حنفیہ غوثیہ شیراکوٹ بندروڈ لاہور

انتساب

قدوۃ السالکین امام العارفین سند المحدثین امیر اہلسنت شارح بخاری حضرت علامہ الحاج ابوالخیرات سید محمود احمد رضوی قادری اشرفی مشہدی فضل الرحمانی رحمتہ اللہ علیہ امیر مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور کے نام جس کی دینی ومسلکی خدمات اہل دین ومسلک حقہ اہلسنت و جماعت کے لئے ناقابل فراموش ہیں بالخصوص آپ نے اپنے دور کی اہم تحریکوں میں ہر دستہ اول کا کردار کر کے سنیوں کی صحیح معنوں میں رہنمائی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اس پر انہیں اجر عظیم عطا فرمائے آمین۔

فقیر محمد محبت علی قادری عفی عنہ

اور قدوۃ العارفین سند الواصلین پیشوائے سالکین دلیل الکاملین فخر السادات سیدنا علی مرتضی و سیدہ فاطمۃ الزہرا کے سدا پھلتے پھولتے باغ کے مہکتے پھول نسل پاک امام حسن وحسین اولاد غوث الوری جگر گوشہ سید بہاول حق قلندر پاک نور نظر سید محمد مقیم سکون دل و جاں سید مددلیسین قرۃ العین سید عارف علی شاہ راحت قلب سید امداد علی سرکار شہزادہ سید آغا نثار علی شاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پیر طریقت راز دار حقیقت سید اعجاز علی شاہ گیلانی زیب سجادہ آستانہ عالیہ حجرہ شاہ مقیم کے نام جن کی عنایتوں اور بندہ نوازیوں نے اس ناچیز کی دستگیری فرمائی، اللہ تعالیٰ اس سایہ قدس کو ہمارے سروں پر قائم رکھے آمین ثم آمین یارب العلمین بحرمۃ رسولک الکریم۔

تقریظ سعید

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت علامہ شرف اہلسنت عبد الحکیم شرف قادری صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دقائق الاخبار، حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ کی تصنیف لطیف ہے جس میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت احوال ملائکہ اور احوال اخرت کا تذکرہ ہے۔ امام غزالی کا نام علمی دنیا میں سند کی حیثیت رکھتا ہے ان کے بارے میں کچھ کہنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ اس سے پہلے اس کتاب کا فارسی میں ترجمہ ہو چکا ہے لیکن آج کا قاری اردو میں پڑھنا چاہتا ہے۔ مولانا علامہ محبت علی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے نہ صرف اس کا اردو ترجمہ کیا ہے بلکہ کمپوز کروا کر شائع کرنا چاہتے ہیں۔ بلاشبہ ان کی مساعی لائق صد تحسین ہیں۔ مولائے کریم قبول فرمائے اور اس ترجمہ کو نافع خلائق بنائے آمین۔

محمد عبدالحکیم شرف قادری

جامعہ اسلامیہ لاہور

ناظم تعلیم و تربیت جماعت اہل سنت پاکستان

۱۵ صفر ۱۴۲۴ھ

تقریظ سعید

استاذ العلماء شیخ الحدیث الحافظ القاری حضرت علامہ عبد الرشید سیالوی قادری بانی و ناظم اعلیٰ دار العلوم جامعہ حنفیہ غوثیہ شیرا کوٹ نزد بکر منڈی بند روڈ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت علامہ مولانا صوفی محبت علی قادری، زید مجدہ کا اردو ترجمہ دقائق الاخبار جو کہ تصنیف لطیف ہے۔ حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی چیدہ چیدہ جگہوں سے نظروں میں گزرا مولانا موصوف نے ترجمہ میں سلاسیت کو خوب مدنظر رکھا اور بعض بعض مقام پر امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت مضمون کے دقیق ہونے کی بنا پر مشکل تھی مولانا نے خوب پیرایہ میں ترجمہ کی حسن وخوبی سے حل فرمایا کہ عام قاری کو سمجھنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی مترجم میں ایسی ہی صلاحیت ہونی چاہیے مسئلہ نور محمدی ﷺ نہایت ہی لطیف مسئلہ ہے اس پر ہر مصنف کی بساط علمی پرکھی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کی سعی جمیلہ کو عوام الناس کے لئے نافع بنائے آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین

ابو الضیاء حافظ عبد الرشید سیالوی قادری عفی عنہ

خادم الحدیث جامعہ شیرا کوٹ لاہور۔

تقریظ سعید

جانشین مفتی اعظم قبلہ محدث قصوری رحمتہ اللہ علیہ پیر طریقت ابو العلی مفتی سعادت علی قادری شیخ الحدیث و ناظم مرکزی دار العلوم جامعہ حنفیہ قصور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم ، اما بعد، ججۃ الا سلام شیخ الاسلام حضور سیدنا امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب دقائق الا خبار نہایت جامع کتاب ہے موجودہ دور میں قاری کو ایسا مواد پڑھانے کی ضرورت ہے جس کے پڑھنے سے اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی محبت نصیب ہو جائے اور خالق و مالک کی طرف متوجہ ہو کر فکر آخرت میں انہماک حاصل ہو۔ موجودہ دور میں عربی یا فارسی کی بجائے اردو ترجمہ کی ضرورت شدت اختیار کرگئی ہے ایسے حالات میں فاضل جلیل استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد محبت علی قادری صاحب مدظلہ مدرس دار العلوم جامعہ حنفیہ قصور نے نہایت محبت سے ترجمہ کی ذمہ داری قبول فرما کر احسن انداز میں فریضہ کو سرانجام دیا ہے۔ مولانا محبت علی قادری صاحب مدظلہ نہایت فاضل شخصیت ہیں۔ پیر طریقت نائب اعلیٰ حضرت مظہر غوث الاعظم ابو العلا مفتی محمد عبد اللہ قادری اشرفی محدث قصور رحمتہ اللہ علیہ کے مایہ ناز شاگردوں میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مولانا محمد محبت علی قادری صاحب مدظلہ کی اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے آمین آمین آمین۔

فقیر ابو العلی محمد سعادت علی قادری
خادم الحدیث والافتا وناظم اعلی دار العلوم جامعہ حنفیہ رجسٹرڈ قصور
20-5-2003

تقریظ سعید

استاذ العلماء وقراء الحافظ القاری حضرت علامہ

مولانا مفتی غلام حسن قادری صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمتہ اللہ علیہ کی تصنیف لطیف دقائق الاخبار کے چند صفحات پروف ریڈنگ کے لئے کتاب مستطاب کے مترجم محبی فی اللہ حضرت مولانا محبت علی قادری دامت فیوضہ نے عطا فرمائے۔ میں نے اس کتاب کو عوام الناس اور علماء کرام کے لئے یکساں مفید پایا بالخصوص خطباء اور مقررین کے لئے تو اس میں بہت سارا مواد اکٹھا کیا گیا ہے موجودہ دور (جو کہ بے راہ روی کا دور ہے) میں اس کتاب کے ترجمہ کی اشد ضرورت تھی میں سمجھتا ہوں کہ مترجم کا ہم پہ احسان ہے کہ انہوں نے اس ضرورت دینیہ کو پورا فرمایا اب یہ ہمارے اوپر ہے کہ ہم کہاں تک اسے استفادہ وافادہ کی ذمہ داری نبھاتے ہیں۔ نہایت سلیس اور عام فہم اردو زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے کہ پڑھنے والے کو پڑھنے کے ساتھ ہی جہاں مصنف علیہ الرحمۃ کا مقصد سمجھنے میں کوئی دقت نہیں ہوئی وہاں علم وحکمت کے دروازے بھی کھلتے چلے جاتے ہیں اے اللہ اس کتاب کو خیر برکت کا باعث اور مصنف ومترجم کے لئے ذریعہ نجات اور قارئین کے لئے ہدایت وراہنمائی کا سامان بنائے۔

فاغفر لنا شدھا واغفر لقارئھا

سالنک الخیر یاذا الجود والکرم

دعا گو وطالب دعا

غلام حسن قادری حزب الاحناف لاہور

اسمائے گرامی علماء کرام مصححین

اہلسنت والجماعت کے عظیم سکالراور ترجمان بزرگ عالم دین

۱ حضرت علامہ محمد اقبال فاروقی سرپرست مکتبہ نبویہ

۲ استاذ العلماء شیخ فقہ حضرت علامہ مولانا غلام یسین علائی قادری صدر مدرس مرکزی دارالعلوم جامعہ حنفیہ قصور

۳ فخر اہلسنت رئیس العلماء وزبدۃ الصلحاء حضرت علامہ مولانا الحاج محمد حسین صاحب رضوی خطیب اعظم موڑ کھنڈا

۴ استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا حافظ عبدالغفور خطیب جامعہ مسجد حنفیہ چوہان روڈ لاہور

۵ فخر اسلام مناظر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد عبدالستار قادری ایم اے عربی، اسلامیات، فاضل درس نظامی، خطیب اعظم دفتوہ قصور

۶ محترم المقام حضرت مولانا الحاج محمد عمر فاروق صاحب بی ایس سی سرپرست مسلم کتابوی دربار مارکیٹ لاہور

۷ خطیب العصر ضیاء اہل سنت صاحبزادہ پیر ضیاء المصطفیٰ حقانی ایم اے، ناظم تعلیمات جامعہ حنفیہ غوثیہ شیراکوٹ ابن استاذ الاساتذہ جامع المنقول والمعقول حضرۃ العلام قاری عبدالرشید سیالوی

۸ استاذ الحفاظ حضرت علامہ مولانا الحافظ القاری محمد جمال الخیری صاحب مدرس شعبہ حفظ جامعہ حزب الاحناف لاہور

۹ محترم جناب حافظ سید منور حسین شاہ قادری فاضل درس نظامی ایم اے اسلامیات ٹھٹہ قاندر شاہ ضلع شیخوپورہ

۱۰ خطیب اہلسنت جناب مولانا نور حسن صاحب خطیب اعظم جامع مسجد چک ۲۰ قصور

۱۱ جناب محترم رائے محمد شریف صاحب کھرل بی اے برادر اصغر فقیر مصنف

سخن ہائے فقیر بطور تقدیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس اصول کے تحت کہ کلام الامام امام الکلام اس کتاب کا مرتبہ وحیثیت واضح وعیاں ہے کہ اسے آیات قرانیہ احادیث نبویہ اور آثار صحابہ واقوال تابعین و تبع تابعین وسلف صالحین رضوان اللہ علیھم سے مزین ومرتب کیا گیا ہے اور خود مصنف کتاب ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمتہ اللہ تعالی کا نام علمی دنیا میں سند کی حیثیت رکھتا ہے ۔ زیرنظر کتاب دقائق الاخبار کو مصنف علیہ الرحمہ نے فصیح عربی میں تصنیف فرمایا اس میں تقریباً 45 ابواب ہیں باب اول میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت واصل کائنات ہونے کا بیان باب دوم میں آدم علیہ اسلام کی تخلیق و پیدائش کا تذکرہ پھر دیگر ابوب احوال ملائکہ اور ذکر موت احوال برزخ اور اچھے برے اعمال کے نتائج وانجام اور احوال آخرت اور جنت ودوزخ کے بیان پر مشتمل ہیں۔ قبل ازیں اس کا فارسی ترجمہ شائع ہوا۔ مگر فی زمانہ فارسی سے استفادہ کرنے والے حضرات بھی اقل القلیل ہیں لہذا ضرورت تھی کہ عامتہ الناس کے استفادہ کے لئے اس کا ترجمہ عام فہم اردو میں کیا جائے اس کے پیش نظر فقیر غفر اللہ لہ نے پوری کوشش سے کہ اسے آسان سلیس کیا جائے اردو ترجمہ کیا ہے۔ ساتھ عربی بھی کمپوز کرادی ہے قارئین سے گزارش ہے کہ اس میں جو بھی کمی وکوتائی دیکھیں بطور اصلاح وخیر خواہی آگاہ کریں تنقید وعیب جوئی سے برائے کرم اجتناب فرمائیں اللہ تعالیٰ بطفیل محبوب کریم ﷺ بندہ مسکین کی اس مساعی قلیل کو قبول فرما کر اس پر اجر عظیم عطا فرمائے اور اسے مفید عام وخاص کرے۔ آمین یارب العلمین بحرمتہ رسولک الکریم الامین صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم اجمعین

(فقیر محمد محبت علی قادری) صفر 1424 ہجری

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	حضرت محمد ﷺ کے نور کی پیدائش کے بیان میں	15
2	حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بیان میں	23
3	ملائکہ کی پیدائش کے بیان میں	30
4	اسرافیل علیہ السلام کا جہنم کے خوف سے پگھلنا	32
5	موت کی تخلیق میں	34
6	موت کا آسمان اور زمین میں ندا کرنا	36
7	مرنے والے کو ہر طرف سے موت کا نظر آنا	37
8	دنیا بوڑھی عورت کی صورت میں	38
9	بدکاروں کا دوبارہ دنیا میں آنے کی آرزو کرنا	39
10	ملک الموت کے روح نکالنے میں	40
11	ملک الموت کی جسامت کی وسعت	40
12	ملک الموت کو کسی کی موت کے وقت کا علم ہونا	46
13	اللہ کا ذکر چوپائیوں کے زندہ رہنے کا باعث ہے	51
14	روح کے جواب کے بیان میں	52
15	اعضاء کے جواب میں	53
16	اس بیان میں کہ شیطان ایمان کیسے چھینتا ہے	58

بسم الله الرحمن الرحيم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ بَاب'' فِیْ تَخْلِیْقِ نُوْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ جَآءَ فِی الْخَبَرِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقَ شَجَرَةً وَّلَهَا اَرْبَعَةُ اَغْصَانٍ فَسَمَّاهَا شَجَرَةَ الْیَقِیْنِ ثُمَّ خَلَقَ نُوْرَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ حِجَابٍ مِّنْ دُرَّةٍ بَیْضَآءَ مَثَلُهٗ کَمَثَلِ الطَّاؤُسِ وَوَضَعَهٗ عَلٰی تِلْکَ الشَّجَرَةِ فَسَبَّحَ عَلَیْهَا مِقْدَارَ سَبْعِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ثُمَّ خَلَقَ مِرْاٰةَ الْحَیَاءِ وَوَضَعَهَا بِاسْتِقْبَالِهٖ فَلَمَّا نَظَرَ الطَّاؤُسُ فِیْهَا رَاٰی صُوْرَتَهٗ اَحْسَنَ صُوْرَةٍ وَّاَزْیَنَ هَیْئَةٍ فَاسْتَحْیَا مِنَ اللّٰهِ فَسَجَدَ خَمْسَ مَرَّاتٍ فَصَارَتْ عَلَیْنَا تِلْکَ السَّجَدٰتُ فَرْضًا مُّوَقَّتًا فَاَمَرَ اللّٰهُ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا ہے سب خوبیاں اللہ کو جو مالک ہے سارے جہان والوں کا۔

اور درود ہو اس کے رسول حضرت محمد ﷺ اور آپ کی سب آل اور اصحاب پر۔

باب نمبر ا حضرت محمد ﷺ کے نور کی پیدائش کے بیان میں

حدیث میں آیا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک درخت کو پیدا کیا اور اس کی چار شاخیں تھیں۔

تو اس کا نام شجـرۃالیقین رکھا پھر اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کے نور کو سفید مروارید کے پردے میں پیدا کیا جو کہ مور کی مانند تھا۔ پھر اسے اس درخت پر رکھا پس وہ نور بشکل مور اس درخت پر ستر ہزار سال اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا رہا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آئینہ حیاء کو پیدا کیا تو اسے اس مور کے سامنے رکھا جب مور نے اس آئینہ میں دیکھا تو اپنی صورت وشکل کو بہت خوب اور مزین پایا۔ تو اللہ تعالیٰ سے حیاء کرنے لگا پھر اس نے اللہ کے حضور پانچ سجدے کیلئے تو وہ سجدے اوقات معینہ میں ہم پر فرض ہو گئے پس اللہ تعالیٰ نے حکم کیا۔

تـعـالـی بـخـمـسِ صَلوَاتٍ عَلی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّم وَاُمَّتِهٖ وَالـلّٰـهُ تَـعَـالٰی نَظَرَ اِلَی ذٰلِکَ النُّوْرِ فَعَرَّقَ حَیَآءً مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰی فَمِنْ عَرَقِ رَاْسِهٖ خَلَقَ الْمَلٰئِکَةَ وَمِنْ عَرَقِ وَجْهِهٖ خَلَقَ الْعَرْشَ وَالْکُرْسِیَّ وَ اللَّوْحَ وَالْقَلَمَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالْحِجَابَ وَالْکَوَاکِبَ وَمَا کَانَ فِی السَّـمَـآءِ وَمِـنْ عَـرَقِ صَدْرِهٖ خَلَقَ الْاَنْبِیَآءَ وَالرُّسُلَ وَالْعُلَمَآءَ وَ الشُّهَـدَآءَ وَالـصّٰـلِحِیْـنَ وَمِنْ عَرَقِ حَاجِبَیْهِ خَلَقَ اُمَّةً مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْـمُـؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَمِنْ عَرَقِ اُذُنَیْهِ خَلَقَ اَرْوَاحَ الْیَهُوْدِ وَالـنَّـصٰـرٰی وَالْـمَجُوْسِ وَمَآ اَشْبَهَ ذٰلِکَ وَمِنْ عَرَقِ رِجْلَیْهِ خَـلَقَ الْاَرْضَ مِـنَ الْـمَشْـرِقِ وَالْـمَـغْـرِبِ وَمَا فِیْهَا ثُمَّ اَمَرَ اللّٰهُ نُوْرَ مُـحَـمَّـدٍ صَـلَّـی الـلّٰـهُ عَـلَیْـهِ وَاٰلِـهٖ وَسَلَّمَ اُنْظُرْ اِلٰی اَمَامِکَ فَنَظَرَ نُـوْرُ مُـحَـمَّـدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَرَاٰی مِنْ اَمَامِهٖ نُوْرًا وَعَنْ

وَرَآئِــهٖ نُــوْرًا وَّعَــنْ يَـمِـيْـنِـــهٖ نُــوْرًا وَّعَـنْ يَّسَــارِهٖ نُـوْرًاوَّهُـوَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُوعُثْمَانُ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی امت کو پانچ نمازوں کا۔ حضور ﷺ اصل کائنات ہیں اور اللہ تعالیٰ نے نور کی طرف نظر فرمائی تو حضور ﷺ کے نور کو اللہ تعالیٰ سے حیا سے پسینہ آ گیا۔ تو آپ کے سر کے پسینہ سے اللہ نے فرشتوں کو پیدا فرمایا اور آپ کے چہرہ کے پسینہ سے عرش اور کرسی اور لوح وقلم اور سورج چاند اور حجاب اور ستاروں کو اور جو کچھ آسمانوں میں ہے سب کو پیدا فرمایا اور آپ کے سینہ کے پسینہ سے انبیاء ورسل علیہم السلام اور علماء وشہداء اور صلحاء کو پیدا کیا اور آپ کے دونوں ابرو کے پسینے سے اہل ایمان مسلمان مردوں اور عورتوں کو پیدا فرمایا اور آپ کے کانوں کے پسینہ سے یہود ونصاریٰ اور مجوس اور ان کے مشابہ اوروں کی ارواح کو پیدا کیا۔ اور آپ کے پیروں کے پسینہ سے زمین مشرق تا مغرب اور جو کچھ اس میں ہے کو پیدا کیا پھر اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کو حکم دیا کہ اپنے سامنے نظر کرے پس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور نے اپنے سامنے دیکھا تو سامنے نور پایا اور پیچھے دیکھا تو نور پایا اور دائیں اور بائیں بھی نور دیکھا اور وہ نور ابوبکر وعمر عثمان وعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا تھا،

وَّعَـلِـیّ'' رَضِـیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ثُمَّ سَبَّحَ سَبْعِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ثُمَّ خَلَقَ نُوْرَالْاَ نْبِيَآءِ مِنْ نُوْرِ مُحَمَّدٍصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُـمَّ نَظَرَاِلٰى ذٰلِكَ النُّوْرِ خَلَقَ اَرْوَاحَهُمْ فَقَالُوْا لَاۤ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ مُحَمَّدٌ''

رَسُوْلُ اللّٰہِ ثُمَّ خلق قَندِیْلاً مِّنَ الْعَقِیْقِ الْاَحْمَرِیْری ظاھِرُہٗ مِنْ باطِنِہٖ ثُمَّ خَلَقَ صُوْرَۃَ مُحَمَّدٍصَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کصُوْرتِہٖ فِی الدُّنْیا ثُمَّ وَضَعَ فِیْ ھٰذِہِ الْقَنْدِیْلِ قِیامَہٗ کقِیَامِہٖ فِی الصَّلوٰۃِ ثُمَّ طافَتِ الْاَرْوَاحُ حَوْلَ نُوْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلہٖ وَسَلَّم فَسَبَّحُوْا وَھَلَّلُوْا مِقْدا رَمِائَۃِ اَلْفِ سنۃٍ ثُمَّ اَمَرَ لِیَنْظُرُوْا اِلَیْھا کُلُّھُمْ فَیَنْظُرُوْنَ اِلَیْھَا کُلُّھُمْ فَمِنْھُمْ مَّنْ رَّاٰی رَاسَہٗ فَصارَ خَلِیْفَۃً وَّسُلْطَاناً بَیْنَ اَلْخَلَآئِقِ وَمِنْھُمْ مَّنْ رَّاٰی وَجْھَہٗ فَصارَ اَمِیْرًا عَادِلًاوَمِنْھُمْ مَّنْ رَّاٰی عَیْنَیْہِ فَصارَحا فِظًا لِّکَلَامِ اللّٰہِ تعالٰی وَمِنْھُمْ مَّنْ رَّاٰی حَاجِبَیْہِ فِصَار مُقْبَلاً وَّمِنْھُمْ مَّنْ رَّاٰی اُذُنَیْہِ فَصارَ مُسْتَمِعاً وَّمِنْھُمْ مَّنْ رَّاٰی خَدَّیْہِ فَصَارَ مُحْسِنًا وَعَاقِلاً وَّمِنْھُمْ مَّنْ رَّاٰی اَنْفَہٗ

اس کے بعد وہ نور ستر ہزار برس اللہ کی تسبیح کرتا رہا پھر اللہ تعالیٰ نے اس نور محمد ﷺ سے انبیاء علیہم السلام کے نور کو پیدا کیا پھر اس نور کی طرف نظر فرمائی تو اس سے انبیاء علیہم السلام کی روحوں کو پیدا کیا پس انہوں نے پڑھا **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** پھر اللہ تعالیٰ نے سرخ عقیق سے قندیل کو پیدا کیا۔

کہ اس کے ظاہر سے اس کا باطن دکھائی دیتا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صورت مبارکہ کو پیدا کیا جس طرح کہ آپ کی دنیا میں صورت بعد ازیں صورت مبارکہ کو اس قندیل میں قیام کی ہیئت میں رکھا جس طرح کہ آپ کا نماز میں قیام پھر ستر ہزار سال تک تمام روحیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور مبارک کے ارد

گرد طواف کرتی رہیں پس ایک لاکھ سال تک تسبیح و تھلیل کرتی رہیں پھر اللہ تعالی نے سب ارواح کو حکم دیا کہ وہ حضور ﷺ کی صورت مبارکہ کو دیکھیں تو سب نے اس کی طرف دیکھا ان میں سے جس نے آپ کے سر مبارک کو دیکھا وہ خلیفہ اور سلطان بنا اور جس نے آپ کے چہرہ انور کو دیکھا وہ عادل اور مخلوق میں امیر ہوا اور ان میں سے جس نے آپ کی آنکھوں کو دیکھا وہ کلام اللہ کا حافظ ہوا اور جس نے آپ کی ابرؤوں کو دیکھا وہ سعادت مند بنا اور ان میں سے جس نے آپ کے کانوں کو دیکھا وہ حق سننے والا ہوا اور جس نے آپ کے رخساروں کو دیکھا وہ نیک کار عقلمند ہوا اور جس نے آپ کی ناک مبارک کو

فَصَارَ حَكِيْمًا وَّ طَبِيْبًا وَّ عَطَّارًا وَّ مِنْهُمْ مَّنْ رَّاٰى شَفَتَيْهِ فَصَارَ اَحْسَنَ الْوَجْهِ وَوَزِيْرًا وَّ مِنْهُمْ مَّنْ رَّاٰى فَمَهٗ فَصَارَ صَآئِمًا وَّ مِنْهُمْ مَّنْ رَّاٰى سِنَّهٗ فَصَارَ اَحْسَنَ الْوَجْهِ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَمِنْهُمْ مَّنْ رَّاٰى لِسَانَهٗ فَصَارَ رَسُوْلًا بَيْنَ السَّلَاطِيْنِ وَمِنْهُمْ مَّنْ رَّاٰى حَلْقَهٗ فَصَارَ وَاعِظًا وَّ مُؤَذِّنًا وَّ نَاصِحًا وَّ مِنْهُمْ مَنْ رَّاٰى لِحْيَتَهٗ فَصَارَ مُجَاهِدًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ رَّاٰى عُنُقَهٗ فَصَارَ تَاجِرًا وَّ مِنْهُمْ مَّنْ رَّاٰى عَضُدَيْهِ فَصَارَ رَمَّاحًا وَّ سَيَّافًا وَّ مِنْهُمْ مَنْ رَاٰى عَضُدَهُ الْيُمْنٰى فَصَارَ حَجَّامًا وَّ مِنْهُمْ مَّنْ رَّاٰى عَضُدَهُ الْيُسْرٰى فَصَارَ جَلَّادًا وَّ جَاهِدًا وَّ مِنْهُمْ مَّنْ رَّاٰى كَفَّهُ الْيُمْنٰى فَصَارَ صَرَّافًا وَّ طَرَّازًا وَّ مِنْهُمْ مَّنْ رَّاٰى كَفَّهُ الْيُسْرٰى فَصَارَ كَيَّالًا وَّ مِنْهُمْ مَّنْ رَّاٰى يَدَيْهِ فَصَارَ سَخِيًّا وَّ كَيَّاسًا

وَمِنْهُمْ مَنْ رَّاٰی ظَھْرَ کَفَّیْهِ

دیکھا وہ حکیم طبیب اور عطار ہوا اور جس نے آپ کے ہونٹوں کو دیکھا وہ حسین وجمیل اور وزیر بنا اور جس نے آپ کے دہن شریف کو دیکھا وہ پابند صوم ہوا اور جس کسی نے آپ کے داندان مبارکہ کو دیکھا وہ انسانوں میں سے خوبصورت ہوا اور جس نے آپ کی زبان کو دیکھا وہ سلاطین کے درمیان سفیر ہوا اور ان میں سے جس نے آپ کے حلق مبارک کو دیکھا وہ واعظ موذن ناصح ہوا اور جس نے آپ کی ریش مبارک کو دیکھا وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا ہوا اور جس نے آپ ﷺ کی گردن مبارک کو دیکھا وہ تاجر بنا اور جس نے آپ کے بازوؤں کو دیکھا وہ نیزہ زن اور شمشیرزن ہوا اور ان میں سے جس نے آپ کے دائیں بازو کو دیکھا وہ حجام بنا اور جس نے آپ کے بائیں بازو کو دیکھا وہ جلاد اور توانا ہوا اور جس نے آپ کی دائیں ہتھیلی کو دیکھا وہ صراف اور نقش ساز ہوا اور جس نے آپ کی بائیں ہتھیلی کو دیکھا وہ کیال (تولنے) والا ہوا اور جس نے آپ کے ہاتھ مبارک کو دیکھا وہ سخی اور ہوشیار ہوا اور جس کسی نے آپ کی ہتھیلی کی پشت کو دیکھا وہ بخیل اور گھٹیا بنا اور جس نے آپ کی دائیں ہتھیلی کی پشت دیکھی وہ رنگ ساز ہوا اور جس نے آپ کی بائیں ہتھیلی کی پشت دیکھی۔

فصار بخیلاً وَّلَئِیْمًا وَّمِنْهُمْ مَنْ رَاٰی ظَھْرَ کَفِّهِ الْیُمْنٰی فَصَارَ صَبَّاغًا وَمِنْهُمْ مَنْ رَّاٰی ظَھْرَ کَفِّهِ الْیُسْرٰی فصار حاطبًا وَّمِنْهُمْ مَنْ رَّاٰی انامله' فصار کاتبًا وَّمِنْهُمْ مَنْ رَاٰی ظُھُوْر اصابعه الْیُمْنٰی فصار خیّاطا

وَمِنْهُمْ مَّنْ رَّاٰی ظُهُوْرَ اَصَابِعِهِ الْيُسْرٰی فَصَارَ حَدَّادًا وَّمِنْهُم مَّنْ رَّاٰی صَدْرَه' فَصَارَ عَالِمًا وَّشُكُوْرًا وَّمُجْتَهِدًا وَّمِنْهُمْ مَّنْ رَّاٰی ظَهْرَه' فَصَارَ مُتَوَاضِعًا وَّمُطِيْعًا بِاَمْرِ الشَّرْعِ وَمِنْهُمْ مَّنْ رَّاٰی جَبِيْنَه' فَصَارَ غَازِيًا وَّمِنْهُمْ مَّنْ رَّاٰی بَطْنَهٗ فَصَارَقَا نِعًاوَّزَاهِدًا وَّمِنْهُمْ مَّنْ رَّاٰی رُكْبَتَيْهِ فَصَارَ سَاجِدًا وَّرَاكِعًا وَّمِنْهُمْ مَنْ رَّاٰی رِجْلَيْهِ فَصَارَ صَيَّادًا وَّمِنْهُمْ مَّنْ رَاٰی تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَصَارَ مَاشِيًا وَّمِنْهُمْ مَّنْ رَّاٰی ظِلَّه' فَصَارَ مُغَنِّيًا وَّصَاحِبَ الطُّنْبُوْرِ وَمِنْهُمْ مَنْ لَّمْ يَنْظُرْ اِلَيْهِ فَصَارَ مُدَّعِيًا رُبُوْبِيَّتِهِ كَالْفَرَاعِنَةِ وَغَيْرِهَا مِنَ الْكُفَّارِ وَمِنْهُمْ مَّنْ نَّظَرَ اِلَيْهِ وَلَمْ يَرَه' فَصَارَ يَهُوْدِيًا وَّنَصْرَانِيًا وَّمَجُوْسِيًا وَّغَيْرُهُمْ مِنَ الْكُفَّارِ اِعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقَ الصَّلٰوٰتَ عَلٰی صُوْرَةِ اِسْمِ اَحْمَدَ صَلَّی اللّٰه تَعَالٰی

وہ لکڑ ہارا ہوا اور جس نے آپ کی انگلیوں کے پوروں کو دیکھا وہ کاتب بنا اور جس نے آپ کے دائیں ہاتھ کی انگلیوں کی پشتوں کو دیکھا درزی بنا اور جس کسی نے آپ کے بائیں ہاتھ کی پشت کو ملاحظہ کیا وہ آہن گر بنا اور جس نے آپ کے سینہ مبارک کی زیارت کی وہ عالم اور شکر گزار اور مجتہد ہوا اور جس نے حضورﷺ کی پشت مبارکہ کی زیارت کی وہ متواضع اور اور احکام شرعیہ کا مطیع ہو اور جس کسی نے آپ کی پیشانی کی زیارت کی وہ غازی کا بنا اور جس نے حضورﷺ کے نورانی شکم اقدس کو دیکھا وہ قانع اور زاہد ہوا اور جس نے آپ کے زانوں کو دیکھا وہ رکوع وسجود کرنے والا بنا اور جس

نے آپ کے قدموں کو دیکھا وہ شکاری بنا اور جس نے آپ کے قدموں کے باطن کو دیکھا وہ پیادہ چلنے والا ہوا اور جس نے آپ کے سایہ کو دیکھا وہ گویّہ اور صاحب طنبور ہوا اور جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نہ دیکھا وہ مدعی الوہیت ہوا جیسا کہ فرعون وغیرہ کفار اور جس نے انسانوں میں سے آپ کی طرف نظر کی مگر دیکھ نہ پایا وہ یہودی اور نصرانی اور مجوسی وغیرہ کفار سے ہوا۔ جاننا چاہیے کہ نماز میں نمازی کی صورت اسم احمد کے مشابہ ہو جاتی ہے بے شک اللہ تعالیٰ نے نماز کو اس ہیت پر پڑھنے کا حکم دیا جو کہ اسم احمد۔

(واضح رہے کہ اس جگہ جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض اعضاء مبارکہ کو دیکھنے سے بعض کا حقیر پیشہ یا بری کیفیت اختیار کرنے کا ذکر ہوا اس سے آپ کے وجود باسعود پر کچھ اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ آپ کو تو اللہ تعالیٰ نے ہر عیب ونقص سے مبرء و پاک پیدا کیا رہا یہ کہ پھر ان حقیر پیشہ یا بری کیفیت کے اظہار کا کیا سبب ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ بارش اللہ کی رحمت ہے مگر زمین اپنی خاصیت کے مطابق ہی چیزیں اگاتی ہے اچھی زمین اچھی چیزیں اور بری زمین بری گندی و بیکار چیزیں۔ ایسے ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود مبارکہ تو کائنات کے لئے رحمت ہے مگر سب نے اپنی خاصیت وقسمت کے مطابق اثر قبول کیا۔

عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ فَالْقِيَامُ فِي الصَّلٰوةِ مَثَلُ الْاَلِفِ وَالرُّكُوْعُ كَالْحَآءِ وَالسُّجُوْدُ كَالْمِيْمِ وَالْقُعُوْدُ كَالدَّالِ وَخَلَقَ الْخَلْقَ عَلٰى صُوْرَةِ مُحَمَّدٍ فَالرَّاسُ مُدَوَّرٌ" كَالْمِيْمِ وَالْيَدَانِ كَالْحَآءِ وَالْبَطْنُ كَالْمِيْمِ

وَالرِّجْلَانِ كَالدَّالِ وَلَا يُحْرَقُ اَحَد'' مِّنَ الْكُفَّارِ عَلٰی صُوْرَتِهٖ بَلْ تُبَدَّلُ صُوْرَتُہ' عَلٰی صُوْرَةِ الْخِنْزِ يْرِوَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِهٖ بَاب'' فِیْ تَخْلِيْقِ اٰدَمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰی اٰدَمَ مِنْ اَقَالِيْمِ الدُّنْيَا فَرَاْسُه' مِنْ تُرَابِ الْكَعْبَةِ وَصَدْرُه' مِنْ تُرَابِ الدَّهْنَا وَبَطْنُه' وَظَهْرُه' مِنْ تُرَابِ الْهِنْدِ وَيَدَيْهِ مِنْ تُرَابِ الْمَشْرِقِ وَرِجْلَيْهِ مِنْ تُرَابِ الْمَغْرِبِ وَقَالَ وَهَبُ ابْنُ مُنَبَّهَ رَضِیَ اللّٰه تَعَالٰی عَنْهُمَا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰی اٰدَمَ مِنَ الْاَرْضِ السَّابِعِ فَرَاْسُه' مِنَ الْاَوَّلِ وَعُنَقُه' مِنَ الثَّانِيَةِ وَصَدْرُه' مِنَ الثَّالِثَةِ وَيَدَيْهِ مِنَ الرَّابِعَةِ وَظَهْرُه' وَبَطْنُهُ مِنَ الْخَامِسَةِ وَفَخِذَيْهِ وَعَجُزُهُ مِنَ السَّادِسَةِ وَسَاقَيْهِ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صورت بنتی ہے پس نماز میں قیام الف کی شکل سے مشابہ ہےاور رکوع حا کےاور سجدہ میم کےاور قعدہ دال کےاللہ تعالیٰ نے انسان کا وجود اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ بنایا اور اللہ تعالیٰ نے انسان کے وجود کو اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شکل پر پیدا کیا پس انسان کا سر میم کی مانند اور دو ہاتھ حا کی طرح اور پیٹ میم کی طرح اور دو پاؤں دال کی مانند اور کفار میں سے کسی کو بھی انسانی صورت پر دوزخ میں نہیں جلایا جائے گا بلکہ اس کی صورت خنزیر کی صورت کی طرح کی جائے گی،

اور اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے۔ باب نمبر 2 (**حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بیان میں**) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ

تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو دنیا کی کئی جگہوں کی مٹی سے پیدا کیا آپ کے سر کو کعبہ کی مٹی سے آپ کے سینہ کو دھنا مقام کی مٹی سے اور آپ کے بطن مبارک اور پشت مبارکہ کو ملک ہند کی مٹی سے اور آپ کے ہاتھوں کو مشرق کی مٹی سے اور آپ کے پاؤں کو مغرب کی مٹی سے اور وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو ساتوں زمینوں کی مٹی سے پیدا فرمایا پس آپ کے سر کو زمین اول اور آپ کی گردن کو ثانیہ سے اور آپ کے سینہ کو تیسری زمین سے اور آپ کے ہاتھوں کو چوتھی اور آپ کی پشت اور بطن کو پانچویں سے آپ کی رانوں کو چھٹی اور سرین کو ساتویں اور آپ کی دونوں پنڈلیوں اور قدموں کو آٹھویں زمین سے پیدا کیا۔

وَقَدَمَيْهِ مِنَ السَّابِعَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى قَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰدَمَ رَاْسَهٗ مِنْ تُرَابِ الْبَيْتِ الْمُقَدَّسِ وَوَجْهَهٗ مِنْ تُرَابِ الْجَنَّةِ وَاَسْنَانَهٗ مِنْ تُرَابِ الْكَوْثَرِ وَيَدَهُ الْيُمْنٰى مِنْ تُرَابِ الْكَعْبَةِ وَيَدَهُ الْيُسْرٰى مِنْ تُرَابِ الْفَارِسِ وَرِجْلَيْهِ مِنْ تُرَابِ الْهِنْدِ وَعَظْمَهٗ مِنْ تُرَابِ الْجَبَلِ وَعَوْرَتَهٗ مِنْ تُرَابِ الْبَابِلِ وَظَهْرَهٗ مِنْ تُرَابِ الْعِرَاقِ وَقَلْبَهٗ مِنْ تُرَابِ الْفِرْدَوْسِ وَلِسَانَهٗ مِنْ تُرَابِ الطَّآئِفِ وَعَيْنَيْهِ مِنْ تُرَابِ حَوْضِ الْكَوْثَرِ فَلَمَّا كَانَ رَاْسُهٗ مِنْ تُرَابِ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ لَاجَرَمَ صَارَ مَوْضِعَ الْعَقْلِ وَالْفِطْنَةِ وَالنُّطْقِ وَلَمَّا كَانَ وَجْهُهٗ مِنْ تُرَابِ الْجَنَّةِ صَارَ مَوْضِعَ الْمَلَاحَةِ وَلَمَّا كَانَتْ اَسْنَانُهٗ مِنْ تُرَابِ الْكَوْثَرِ فَصَارَتْ مَوْضِعَ

اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے سر کو بیت مقدس کی مٹی سے بنایا اور آپ کے چہرہ کو جنت کی مٹی سے آپ کے دانتوں کو حوض کوثر کی مٹی سے اور آپ کا دائیاں ہاتھ کعبہ کی مٹی سے اور بائیاں ہاتھ فارس کی مٹی سے اور آپ کے دونوں پاؤں ہند کی مٹی سے اور آپ کی ہڈیاں پہاڑ کی مٹی ہے اور آپ کی شرمگاہ بابل شہر کی مٹی سے اور آپ کی پشت عراق کی مٹی سے اور آپ کا دل جنتہ الفردوس کی مٹی سے اور آپ کی زبان طائف کی مٹی سے اور آنکھیں حوض کوثر کی مٹی سے۔ پس جب آپ کا سر بیت المقدس کی مٹی سے بنا تھا۔ البتہ وہ محل عقل وفراست اور نطق ہوا اور آپ کا چہرہ جنت کی مٹی سے بنا تھا لہٰذا وہ مقام ملاحت حسن و جمال ہوا اور آپ کے دندان حوض کوثر کی مٹی سے تھے لہٰذا وہ محل مٹھاس ہوا اور آپ کا دائیاں ہاتھ کعبہ کی مٹی سے تھا البتہ وہ آلہ مدد ہوا اور آپ کی پشت عراقی مٹی سے تھی اس لئے وہ قوۃ بنی اور آپ کی شرمگاہ بابل کی مٹی سے تھی اس لئے وہ جائے شہوت ہوئی۔ (تطبیق) ابن عباس وابن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ان روایتوں میں مطابقت یوں ہے کہ دونوں روایتوں میں ایک طرف اختصار ہے اور دوسری طرف سے تفصیل ابن عباس کی روایت میں اختصار یہ ہے کہ اس میں صرف زمین اول سے مٹی لینے کا ذکر ہے باقی زمینوں کا نہیں جب کہ زمین اول سے مختلف مقام سے مٹی لینے کی تفصیل ہے ابن منبہ کی روایت کا اختصار وتفصیل اس کے برعکس ہے۔

اَلْحَلاوَۃ وَلَمَّا کَانَتْ یَدُہُ الْیُمْنٰی مِنْ تُرَابِ الْکَعْبَۃِ فَصَارَتْ مَوْضِعَ

الْمَعُوْنَةِ وَلَمَّا كَانَتْ ظَهَرُهٗ مِنْ تُرَابِ الْعِرَاقِ فَصَارَتْ مَوْضِعَ الْقُوَّةِ وَلَمَّا كَانَتْ عَوْرَتُهٗ مِنْ تُرَابِ الْبَابِلِ فَصَارَتْ مَوْضِعَ الشَّهْوَةِ وَلَمَّا كَانَتْ عَظْمُهٗ مِنْ تُرَابِ الْجَبَلِ فَصَارَتْ مَوْضِعَ الصَّلَابَةِ وَلَمَّا كَانَتْ قَلْبُهٗ مِنْ تُرَابِ الْفِرْدُوْسِ فَصَارَ مَوْضِعَ الْاِيْمَانِ وَلَمَّا كَانَ لِسَانُهٗ مِنْ تُرَابِ الطَّآئِفِ فَصَارَ مَوْضِعَ الشَّهَادَةِ وَجَعَلَ فِيْهِ تِسْعَةَ اَبْوَابٍ سَبْعَةً فِيْ رَاْسِهٖ وَهِيَ عَيْنَاهُ وَاُذُنَاهُ وَمَنْخَرَاهُ وَفَمُهٗ وَاثْنَيْنِ فِيْ بَدَنِهٖ وَهِيَ قُبُلُهٗ وَدُبُرُهٗ وَجَمَعَ اللّٰهُ تَعَالَى الْحَوَاسَ فِيْ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْبَصَرَ فِي الْعَيْنَيْنِ وَالسَّمْعَ فِي الْاُذُنَيْنِ وَالشَّمَّ فِي الْمَنْخَرَيْنِ وَالذَّوْقَ فِي اللِّسَانِ وَاللَّمْسَ فِي الْيَدَيْنِ وَالْمَشْيَ فِي الرِّجْلَيْنِ وَيُقَالُ لَمَّآ اَرَادَاللّٰهُ اَنْ يَّنْفُخَ الرُّوْحَ فِيْ اٰدَمَ اَمَرَالرُّوْحَ اَنْ يَّدْخُلَ مِنْ فَمِهٖ وَيُقَالُ مِنْ دِمَاغِهٖ وَهُوَ الْاَصَحُّ فَاسْتَدَارَتْ فِيْهِ مِقْدَارَمِاَتَيْ عَامٍ ثُمَّ نَزَلَتْ مِنَ الرَّاْسِ اِلٰى عَيْنَيْهِ فَنَظَرَ اٰدَمُ اِلٰى نَفْسِهٖ فَرَاٰى كُلَّهٗ طِيْنًا فَلَمَّا بَلَغَتْ اِلٰى اُذُنَيْهِ سَمِعَ تَسْبِيْحَ الْمَلٰئِكَةِ ثُمَّ نَزَلَتْ اِلٰى خَيْشُوْمِهٖ فَعَطَسَ قَبْلَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ عَطْسِهٖ نَزَلَتِ الرُّوْحُ اِلٰى فَمِهٖ وَلِسَانِهٖ فَلَقَّنَهُ الْحَمْدَ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاَجَابَهٗ رَبُّهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ يَآدَمُ ثُمَّ نَزَلَتْ اِلٰى صَدْرِهٖ فَعَجَّلَ

اور آپ کی ہڈیاں پہاڑ کی مٹی سے بنیں لہٰذا وہ سخت ہوئیں اور آپ کا دل جنۃ الفردوس کی مٹی سے تھا لہٰذا وہ مقام ایمان ہوا اور آپ کی زبان طائف کی مٹی سے

تھی البتہ وہ محل شہادت ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام میں نو دروازے بنائے اور ان میں سے سات آپ کے سر میں اور دو آنکھیں اور دو کان ہیں اور دو ان میں سوراخ اور ایک آپ کا منہ اور دو باقی بدن میں ذکر اور دبر (شرمگاہ) اور اللہ تعالیٰ نے مختلف حواس کو آدم علیہ السلام میں جمع کر دیا دیکھنے کی قوت کو آنکھوں میں رکھ دیا اور سننے کی قوت کو کانوں میں اور سونگنے کی حس کو ناک کے دو سوراخوں میں اور ذائقہ کو زبان میں اور کسی چیز کو چھو کر محسوس کرنے والی حس کو پورے بدن میں اور پکڑنے کی قوت کو ہاتھوں میں اور چلنے کی قوت کو پاؤں میں اور بیان کیا گیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ آدم علیہ السلام میں روح ڈالے تو روح کو حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کے منہ میں داخل ہو اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آدم کے دماغ میں داخل ہونے کا حکم کیا اور یہی صحیح ہے تو روح دو سو سال کی مدت میں دماغ میں داخل ہوئی پھر سر سے آنکھوں کی طرف آئی پس آدم علیہ السلام نے اپنے وجود کو دیکھا تو سب جسم کو مٹی پایا پھر جب روح دونوں کانوں کو پہنچی تو آپ نے فرشتوں کی تسبیح سنی پھر روح ناک کے سوراخوں کو پہنچی تو آپ نے چھینک لی ابھی چھینکنے سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ روح نے آپ کے منہ اور زبان پر تصرف کیا تب آپ کو حمد باری تعالیٰ کا القاء ہوا آپ نے پڑھا الحمد للہ تو اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا یرحمک اللہ یا آدم۔ اے آدم تجھ پر اللہ کی رحمت ہو پھر جب روح آپ کے سینہ تک آئی تو آپ جلدی سے کھڑے ہونے لگے مگر کھڑے نہ ہو سکے۔

الْقِیَامَ فَلَمْ یُمْکِنْهُ وَذٰلِکَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی وَکَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا وَلَمَّا

وَصَلَتْ اِلٰی جَوْفِهٖ اِشْتَهَی الطَّعَامَ ثُمَّ انْتَشَرَتِ الرُّوْحُ فِیْ جَسَدِهٖ كُلِّهٖ فَصَارَلَحْمًا وَّدَمًا وَّعُرُوْقًا وعَصَبًا ثُمَّ اَلْبَسَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی لِبَاسًا مِّنْ ظُفْرٍ تَزِیْدُ كُلَّ یَوْمٍ حُسْنًا فَلَمَّا قَارَبَ الذَّنْبَ بَدَّلَ اللّٰهُ هٰذَا الظُّفْرَ بِالْجِلْدِ وَبَقِیَتْ مِنْهُ بَقِیَّةٌ'' فِی الْاَ نَامِلِ لِیَذْكُرَ اَوَّلَ حَالِهٖ فَلَمَّا اَتَمَّ اللّٰهُ تَعَالٰی خَلْقَهٗ وَنَفَخَ فِیْهِ الرُّوْحَ وَاَلْبَسَهٗ لِبَاسًا مِّنْ لِّبَاسِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَنُوْرُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَلْمَعُ فِیْ جَبْهَتِهٖ كَالْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَحَمَلَتْهُ الْمَلٰئِكَةُ عَلٰی اَعْنَاقِهِمْ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَهُمْ طُوْفُوْابِهٖ فِی السَّمٰوٰتِ لِیَرٰی عَجَآئِبَهَا مِمَّا فِیْهَا فَیَزْدَادُ یَقِیْنًا فَقَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ رَبَّنَا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا فَحَمَلَتْهُ الْمَلٰئِكَةُ عَلٰی اَعْنَاقِهِمْ وَطَافُوْا فِی السَّمٰوٰتِ مَقْدَارَ مِاَتَیْ عَامٍ ثُمَّ خُلِقَ لَهٗ فَرَسٌ'' مِنَ الْمِسْكِ الْاَذْفَرِ یُقَالُ لَهَا مَیْمُوْنَةٌ وَلَهَا جَنَاحَانِ مِنَ الدُّرِّ وَالْمَرْجَانِ فَرَكِبَ اٰدَمُ وَاَخَذَ جِبْرَائِیْلُ بِلَجَامِهَا وَمِیْكَائِیْلُ عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَاِسْرَافِیْلُ عَنْ یَسَارِهٖ وَطَافُوْابِهٖ فِی السَّمٰوٰتِ

انسان کی اسی جلد بازی کو اللہ تعالیٰ نے یوں بیان کیا۔ وکان الانسان عجولا: اور انسان جلد باز ہے۔ اور جب روح آدم علیہ السلام کے پیٹ کو پہنچی تو آپ نے کھانے کی تمنا کی پھر روح آپ کے تمام جسم میں پھیل گئی تو جسم گوشت خون رگیں پٹھے بن گئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو ناخن کا لباس پہنایا آپ ہر دن حسن میں بڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ سے بھول سرزد ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ناخن کے لباس کو کھال

سے بدل دیا اور ناخن کے لباس سے کچھ انگلیوں کے پوروں پر باقی رکھا تا کہ ان کو اپنی پہلی حالت یاد رہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی تخلیق کو پورا کر کے اس میں روح پھونک دی اور آپ کو جنتی لباس عطا کر دیا تو آپ کی پیشانی میں حضرت محمد ﷺ کا نور مبارک رکھ دیا وہ چودھویں رات کے چاند کی مانند درخشاں تھا۔ پھر آدم علیہ السلام نے اپنے سر کو اٹھایا تو فرشتوں نے اسے اپنی گردنوں پر اٹھالیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو فرمایا کہ اسے تمام آسمانوں کی سیر کراؤ تا کہ ان عجائب کو دیکھے جو ان میں ہیں تا کہ اس کا یقین بڑھے پس فرشتوں نے عرض کی اے ہمارے پروردگار ہم نے سنا اور مانا فرشتے آدم علیہ السلام کو دو سال تک آسمانوں کی سیر کرتے رہے پھر ملائکہ نے انہیں اپنی گردنوں پر اٹھالیا اور دو سو سال تک آسمانوں کی سیر کراتے رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تیز خوشبو کستوری سے اس کے لئے گھوڑا پیدا کیا جسے میمونہ کہا جاتا ہے۔ اس گھوڑے کے دو پر مروارید اور مرجان سے تھے جب آدم علیہ السلام اس پر سوار ہوئے تو جبرائیل علیہ السلام نے اس کی باگیں تھامیں میکائیل اس کی دائیں جانب ہو لئے اور اسرافیل اس کی بائیں جانب اور اسے تمام آسمانوں کی سیر کرائی۔

كُلِّهَا وَهُوَ يُسَلِّمُ عَلَى الْمَلٰئِكَةِ فَيَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰاٰدَمُ هٰذِهٖ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ فِيْمَا بَيْنَهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ بَابٌ'' فِيْ تَخْلِيْقِ الْمَلٰئِكَةِ اِعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ الْمَلٰئِكَةَ اَحَدُهُمْ مِيْكَآئِيْلُ وَثَانِيْهُمْ اِسْرَافِيْلُ وَ ثَالِثُهُمْ جِبْرَآئِيْلُ وَرَابِعُهُمْ عِزْرَائِيْلُ عَلَيْهِمْ

السَّلَامُ وَجَعَلَهُمْ سَبَبَ اُمُوْرِ الْخَلَائِقِ وَتَدْبِيْرَ الْعَالَمِ فَجَعَلَ جِبْرَآئِيْلَ صَاحِبَ الْوَحْيِ وَالرِّسَالَةِ وَمِيْكَآئِيْلَ صَاحِبَ الْاَمْطَارِ وَالْاَرْزَاقِ وَعِزْرَآئِيْلَ قَابِضَ الْاَرْوَاحِ وَاسْرَافِيْلَ صَاحِبَ الْقُرْآنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ اِسْرَافِيْلَ سَأَلَ اللّٰهَ اَنْ يُّعْطِيَهٗ قُوَّةَ سَبْعِ سَمٰوٰتٍ فَاَعْطَاهُ وَقُوَّةَ سَبْعِ اَرْضِيْنَ فَاَعْطَاهُ وَقُوَّةَ الْجِبَالِ فَاَعْطَاهُ وَقُوَّةَ السِّبَاعِ فَاَعْطَاهُ وَقُوَّةَ الثَّقَلَيْنِ فَاَعْطَاهُ وَلَهٗ اَجْنِحَةٌ وَّمِنْ لَّدُنْ قَدَمَيْهِ اِلٰى رَاْسِهٖ شُعُوْرٌ مِّنَ الزَّعْفَرَانِ وَفِيْ كُلِّ شَعْرَةٍ اَلْفُ اَلْفِ وَجْهٍ وَّفِيْ كُلِّ وَجْهٍ اَلْفُ اَلْفِ فَمٍ وَّعَلٰى كُلِّ فَمٍ اَلْفُ اَلْفِ لِسَانٍ وَالْاَفْوَاهُ وَالْاَلْسِنَةُ كُلُّهَا

اور آدم علیہ السلام جب ملائکہ کے پاس سے گزرے تو کہتے السلام علیکم اور اس کے جواب میں وہ کہتے کہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم یہ آپ اور آپ کی اولاد کے تمام مومنین کا قیامت تک آپس میں سلام رہے گا۔ باب

نمبر 3 (ملائکہ کی پیدائش کے بیان میں)

جان لو کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو پیدا فرمایا ایک ان میں میکائیل دوسرے اسرافیل تیسرے جبرائیل اور چوتھے عزرائیل علیھم السلام اور ان چاروں کو مخلوق کے امور اور عالم کی تدبیر کا سبب کیا۔ پس جبرائیل کو صاحب وحی و پیغام کیا اور میکائیل کے ذمہ بارش اور رزق کیا اور عزائیل کو ارواح قبض کرنے پر مامور کیا۔ اسرافیل کے ذمہ قیامت کو صور پھونکنا کیا

پھونکنا کیا اسرافیل کی قوت کا بیان حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اسرافیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے ساتوں آسمانوں کا زور مانگا تو اسے عطا کیا گیا ساتوں زمینوں کا زور مانگا تو اسے عطا کیا گیا۔ اور پہاڑوں کی قوت مانگی تو اسے دی گئی اور اس نے سب درندوں کی قوت مانگی تو اسے دی گی، اور اس نے جن وانس کے برابر زور مانگا تو اسے عطا کیا گیا اور اس کے بازو ہیں اور قدموں سے سر تک زعفران کے بال ہیں اور ایک بال میں ہزار ہزار (دس لاکھ) چہرے ہیں اور ہر چہرے میں ہزار ہزار (دس لاکھ) منہ ہیں اور ہر منہ میں ہزار ہزار (دس لاکھ) زبانیں ہیں اور سب منہ اور سب زبانیں بالوں میں پوشیدہ ہیں۔

مُغطَاۃٌ بِالْاَجْنِحَةِ يُسَبِّحُ اللّٰهَ تَعَالٰى بِكُلِّ لِسَانٍ بِاَلْفِ اَلْفِ لُغَةٍ وَّيَخْلُقُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ كُلِّ نَفْسٍ مَلَكًا يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمُ الْمَلٰئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ وَحَمَلَةُ الْعَرْشِ وَكِرَامُ الْكَاتِبِيْنَ وَهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ اِسْرَافِيْلَ وَيَنْظُرُ اِسْرَافِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اِلٰى جَهَنَّمَ فَيَذُوْبُ جِسْمُهٗ وَيَصِيْرُ كَوَتَرِ الْقَوْسِ وَيَبْكِيْ وَيَتَضَرَّعُ وَلَوْ لَآ اَنَّ اللّٰهَ مَنَعَ بُكَاؤَهٗ وَدُمُوْعَهٗ لَامْتَلَاَتِ الْاَرْضُ بِدُمُوْعِهٖ وَيَصِيْرُ الدُّنْيَا كَطُوْفَانِ نُوْحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَوْ اَنَّ دُمُوْعَهٗ اُرْسِلَتْ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا لَغَرِقَتْ اَهْلُ الدُّنْيَا كَمَا غَرِقُوْا فِي الطُّوْفَانِ وَمِنْ عَظْمَتِهٖ اَنَّهٗ لَوْصُبَّ مَآءُ جَمِيْعِ الْبُحُوْرِ وَالْاَنْهَارِ عَلٰى رَاْسِهٖ مَاوَقَعَتْ قَطْرَةٌ عَلَى الْاَرْضِ وَاَمَّا مِيْكَآئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَخَلَقَهُ اللّٰهُ

تَعَالٰی بَعْدَ اِسْرَافِیْلَ بِخَمْسَمِائَۃِ عَامٍ وَّمِنْ رَّاْسِہٖ اِلٰی قَدَمِہٖ شُعُوْرٌ "
مِّنَ الزَّعْفَرَانِ وَاَجْنِحَۃٌ" مِّنَ الزَّبَرْجَدِ وَعَلٰی کُلِّ شَعْرٍ اَلْفُ اَلْفُ
وَجْہٍ وَّفِیْ کُلِّ وَجْہٍ اَلْفُ اَلْفِ عَیْنٍ وَّفَمٍ وَفِیْ کُلِّ فَمٍ اَلْفُ اَلْفِ لِسَانٍ
وَّعَلٰی کُلِّ لِسَانٍ اَلْفُ اَلْفِ لُغَۃٍ وَ

وہ ہر زبان سے ہزار ہزار لغات میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اسرافیل کے ہر سانس سے فرشتہ پیدا فرماتا ہے وہ فرشتے قیامت تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے رہیں گے اور وہ مقرب ملائکہ عرش اٹھانے والے اور کرام الکاتبین ہیں اور وہ سب اسرافیل کی صورت پر ہیں **(اسرافیل علیہ السلام کا جہنم کے خوف سے پگھلنا)** اور اسرافیل علیہ السلام ہر دن تین بار جہنم کی جانب دیکھتا ہے۔ جس کے سبب اس کا جسم پگھلتا ہے اور کمان کی تانت کے مانند ہو جاتا ہے اور وہ روتا اور زاری کرتا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ اس کے رونے اور آنسوؤں کو نہ روکے تو روئے زمین اس کے آنسوؤں سے بھر جائے اور دنیا پر نوح علیہ السلام کے طوفان جیسا طوفان آ جائے اور اگر آنسو دنیا پر چھوڑے جائیں تو اہل دنیا اس میں غرق ہو جائیں جس طرح نوح علیہ السلام کے طوفان میں غرق ہوئے تھے اور اسرافیل علیہ السلام کا جسم اس قدر بڑا ہے کہ اگر سب دریاؤں اور نہروں کا پانی اس کے سر پر ڈالا جائے تو ایک قطرہ بھی زمین پر نہ گرے اور اسرافیل کے بعد پانچ سو برس اللہ تعالیٰ نے میکائیل کو پیدا فرمایا اور اس کے سر سے قدموں تک زعفران کے بال ہیں اور اس کے پر زبر

جد کے ہیں اور ہر بال پر ہزار ہزار چہرے ہیں اور ہر چہرہ میں ہزار ہزار آنکھیں اور منہ ہیں اور ہر چہرہ میں ہزار ہزار زبانیں ہیں اور ہر زبان سے ہزار ہزار لغات بول سکتا ہے۔

بِكُلِّ عَيْنٍ يَبْكِيْ رَحْمَةً عَلَى الْمُذْنِبِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَبِكُلِّ لِسَانٍ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ تَعَالٰى وَيَقْطُرُ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ قَطْرَةٍ فَيَخْلُقُ اللّٰهُ مِنْ كُلِّ قَطْرَةٍ مَّلَكًا عَلٰى صُوْرَةِ مِيْكَآئِيْلَ يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَاَسْمَاؤُ هُمْ رُوْحَانِيُّوْنَ وَاَمَّا صُوْرَةُ مَلَكِ الْمَوْتِ فَمِثْلُ صُوْرَةِ اِسْرَافِيْلَ فِي الْوُجُوْهِ وَالْاَلْسِنَةِ وَالْاَجْنِحَةِ بَاب" فِيْ تَخْلِيْقِ الْمَوْتِ قَدْ جَآءَ فِي الْخَبْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالَى الْمَوْةَ حَجَبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الْخَلَآئِقِ بِاَلْفِ اَلْفِ حِجَابٍ وَّعَظَمَتُهٗ اَكْبَرُ مِنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِيْنَ وَلَقَدْ شُدَّ بِسَبْعِيْنَ اَلْفَ سِلْسِلَةٍ طُوْلُ كُلِّ سِلْسِلَةٍ مَّيْسَرَةُ اَلْفِ عَامٍ لَا يُقَرِّبُوْنَهُ الْمَلٰئِكَةُ وَلَا يَعْلَمُوْنَ مَكَانَهٗ وَيَسْمَعُوْنَ صَوْتَهٗ مِنْ كُلِّ حَوْلٍ وَّلَا يَدْرُوْنَ مَاهُوَ اِلٰى وَقْتِ اٰدَمَ فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰدَمَ وَسَلَّطَ مَلَكَ الْمَوْتِ عَلَيْهِ فَقَالَ مَلَكُ الْمَوْتِ يَارَبِّ مَاالْمَوْتُ فَامَرَ اللّٰهُ تَعَالَى الْحُجُبَ اَنْ تَنْكَشِفَتْ فَانْكَشَفَتْ حَتّٰى رَاٰهُ مَلَكُ الْمَوْةِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اور وہ ہر آنکھ سے گنہگار مؤمنین پر رحمت کے سبب روتا ہے اور ہر زبان کے

ساتھ وہ ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہے اور ہر آنکھ سے ستر ہزار آنسوؤں کے قطرے بہاتا ہے اللہ تعالیٰ ہر قطرہ سے ایک فرشتہ میکائیل کی صورت پر پیدا فرماتا ہے۔ وہ سب فرشتے قیامت تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے رہیں گے۔ اور ان کے نام روحانیوں ہے اور بہر حال ملک الموت کی صورت چہروں اور زبانون اور پروں کے اعتبار سے اسرافیل جیسی ہے۔ **باب نمبر 4 (موت کی تخلیق میں)** حدیث مرفوع میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب موت کو پیدا فرمایا تو اسے ہزار ہزار (دس لاکھ) پردوں میں مخلوق سے پوشیدہ رکھا اور ہر پردے کی موٹائی سب آسمانوں اور زمینوں سے بڑی تھی اور موت کو ستر ہزار زنجیروں سے باندھ رکھا ہر زنجیر کی لمبائی ایک ہزار سال چلنے کی مسافت تھی۔ ملائکہ اس کے قریب نہ جا سکتے اور نہ اس کی جگہ جانتے اور اس کی آواز ہر طرف سے سنتے تھے اور یہ نہیں جانتے تھے کہ وہ کیا چیز ہے آدم علیہ السلام کی پیدائش تک یوں ہی رہا پھر جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور ملک الموت کے ذمہ اس کی موت کی تو ملک الموت نے عرض کیا اے پروردگار موت کیا ہے؟ **(اللہ تعالیٰ کا موت سے پردوں کو ہٹانا)** پس اللہ تعالیٰ نے پردوں کو موت سے کھلنے کا حکم دیا پردے کھل گئے یہاں تک کہ ملک الموت نے موت کو دیکھ لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ اور موت کی طرف دیکھو تو سب کے سب فرشتوں نے کھڑے ہو کر موت کو دیکھا۔

للملٰئکة قفوا وانظرُ وا الی المَوت فوقفت المَلٰئکةُ کُلُّهُمْ اجمعُوْن وقال للموْت طرْ علیهِم بالاجنحة کُلِّها وافتح اعیُنک کُلّها فلمّا

طَارَ الْـمَوْتُ وَ نَظَرَتِ الْمَلٰئِکَۃُ فَخَرَّتْ کُلُّھُمْ مَّغْشِیًّا عَلَیْہِ اَلْفَیْ عَامٍ فَلَمَّا اَفَاقُوْا قَالُوْا رَبَّنَا اَخَلَقْتَ اَعْظَمَ مِنْ ھٰذَا خَلْقًا فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا خَلَقْتُہٗ وَاَنَا اَعْظَمُ مِنْہُ وَقَدْ یَذُوْقُ مِنْہُ کُلُّ خَلْقٍ وَّقَالَ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی یَا عَزْرَائِیْلُ قَدْ سَلَّطْتُکَ عَلَیْہِ فَقَالَ یَااِلٰھِیْ بِاَیِّ قُوَّۃٍ اٰخُذُہٗ فَاِنَّہٗ عَظِیْمٌ '' فَاَعْطَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی قُوَّۃً ثُمَّ اَخَذَہٗ مَلَکُ الْمَوْتِ فَسَکَنَ الْمَوْتُ فَقَالَ الْمَوْتُ یَارَبِّ ائْذَنْ لِّیْ حَتّٰی اُنَادِیَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ مَرَّۃً ثُمَّ اَذِنَ لَہٗ فَنَادَی الْمَوْتُ بِاَعْلٰی صَوْتٍ اَنَا الْمَوْتُ الَّذِیْ اُفَرِّقُ بَیْنَ کُلِّ حَبِیْبٍ اَنَا الْمَوْتُ الَّذِیْ اُفَرِّقُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجَتِہٖ اَنَا الْمَوْتُ الَّذِیْ اُفَرِّقُ بَیْنَ الْبَنَاتِ وَالْاُمَّھَاتِ اَنَا الْمَوْتُ الَّذِیْ اُفَرِّقُ بَیْنَ الْاَبْنَآءِ وَالْاٰبَآءِ اَنَا الْمَوْتُ الَّذِیْ اُفَرِّقُ بَیْنَ الْقَوِیِّ وَالضَّعِیْفِ مِنْ بَنِیْ آدَمَ اَنَا الْمَوْتُ الَّذِیْ اُفَرِّقُ بَیْنَ الْاَخَوَاتِ وَالْاِخْوَانِ اَنَا الْمَوْتُ الَّذِیْ اُخَرِّبُ الدُّوْرَ وَالْقُصُوْرَ اَنَا الْمَوْتُ

اور اللہ نے موت کو حکم دیا کہ ان فرشتوں پر اپنے تمام پروں کے ساتھ اڑ اور آنکھوں کو پوری طرح کھول پس جب موت نے پوری قوت کے ساتھ پرواز کی اور ملائکہ نے اسے دیکھا تو سب بے ہوش ہو کر گر پڑے دو ہزار برس تک ان پر غشی طاری رہی پھر جب انہیں افاقہ ہوا تو عرض کی اے ہمارے پروردگار کیا تو نے کوئی چیز اس موت سے بڑی بھی پیدا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے اسے پیدا کیا اور میں اس سے بہت بڑا ہوں اور مخلوق سے ہر ایک نے اس موت کا ذائقہ چکھنا ہے اور اللہ سبحانہ تعالیٰ نے

فرمایا اے عزرائیل میں نے تجھے اس موت پر قدرت دی تب اس نے عرض کی یاالٰہی کس قوت سے میں اس پر قابو پاؤں گا پس بے شک وہ تو بہت ہی بڑی ہے پھر جب اللہ تعالیٰ نے اسے قوت عطا کی اور ملک الموت نے موت پر قابو پالیا تو ساکن ہوگئی تب موت نے عرض کی اے پروردگار مجھے اذن دے تاکہ میں آسمان اور زمین میں ایک بار نداء کرلوں پھر اللہ تعالیٰ نے اسے اذن دیا (**موت کا آسمان اور زمین میں ندا کرنا**) تو موت نے بآواز بلند ندا دی کہ میں وہ موت ہوں کہ پیاروں کے درمیان جدائی کر دیتی ہوں اور میں وہ موت ہوں کہ شوہر اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی کر دیتی ہوں اور میں وہ موت ہوں جو بیٹیوں اور ماؤں کے درمیان جدائی کر دیتی ہوں اور میں وہ موت ہوں جو بیٹوں اور باپوں کے درمیان جدائی کر دیتی ہوں اور میں وہ موت ہوں جو بنی آدم کے قوی اور ضعیف کسی سے نہیں ٹلتی ہوں اور میں وہ موت ہوں کہ بنی آدم کے بھائیوں کے بھائی چارے توڑ دیتی ہوں اور میں گھروں اور شہروں کو ویران کر دیتی ہوں۔

اَلَّذِیْ اُھْلِکُکُمْ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ ط وَلَمْ یَبْقَ مَخْلُوْق " اِلَّا یَذُوْقُ مِنِّیْ فَاِذَا نَزَلَ الْمَوْتُ عَلٰی اَحَدٍ قَامَ بَیْنَ یَدَیْہِ عَلٰی صُوْرَتِہٖ ثُمَّ تَقُوْلُ النَّفْسُ مَنْ اَنْتَ وَمَا تُرِیْدُ قَالَ اَنَا الْمَوْتُ الَّذِیْ اُخْرِجُکَ مِنَ الدُّنْیَا وَاَجْعَلُ اَوْلَادَکَ یَتِیْمًا وَّ زَوْجَتَکَ اَرْمَلَۃً وَّمَا لُکَ مَوْرُوْثًا بَیْنَ وَرَثَتِکَ الَّتِیْ لَا تُحِبُّھُمْ وَلَا یُحِبُّوْنَکَ فِیْ حَالِ حَیٰوتِکَ فَاِنْ تَقَدَّمَ لِنَفْسِکَ خَیْرًا الْیَوْمَ جَآءَ تْ اِلَیْکَ وَلَمْ یَنْفَعْکَ الْخَیْرُ

بَعْدَکَ فَاِنْ سَمِعَتِ النَّفسُ مِنَ الْمَوْۃِ حَوَّلَ وَجْھَه' اِلَی الْحَآئِطِ فَتَرٰی الْمَوْۃَ قَآئِمًا بَیْنَ یَدَیْھَا فَتُحَوِّلُ وَجْھَھَا اِلَی الْجَانِبِ الْاُخْرٰی فَتَرٰی الْمَوْۃَ قَآئِمًا بَیْنَ یَدَیْھَا فَقَالَ الْمَوْۃُ اَلَمْ تَعْرِفُنِیْ اَنَا الْمَوْۃُ الَّذِیْ قَبَضْتُ رُوْحَ وَالِدَیْکَ وَاَنْتَ تَنْظُرُ اِلَیْھِمَا وَلَمْ تَنْفَعُھُمَا اَلْیَوْمَ اٰخُذُ رُوْحَکَ حَتّٰی یَنْظُرَ اَوْلَادُکَ اِلَیْکَ وَلَمْ یَنْفَعُوْنَکَ وَاَنَا الْمَوْۃُ الَّذِیْ قَدْ اَفْنَیْتُ الْقُرُوْنَ الْمَاضِیَۃَ قَدْ کَانَتْ اَکْثَرُ قُوَّۃً مِّنْکَ ثُمَّ یَقُوْلُ لَهُ الْمَوْتُ وَکَیْفَ رَاَیْتَھَا الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ رَاَیْتُھَا غَدَّارَۃً مَّکَّارَۃً ثُمَّ یَخْلُقُ اللّٰهُ تَعَالٰی الدُّنْیَا

اور میں وہ موت ہوں کہ تمہیں ہلاک کر دیتی ہوں اگر چہ تم مضبوط قلعوں میں ہو اور مخلوق میں سے کوئی بھی میرا ذائقہ چکھنے سے نہیں بچتا (**مرنے والے کو ہر طرف سے موت کا نظر آنا**) پس جب کسی کی موت کا وقت ہو تو اپنی صورت میں اس کے سامنے کھڑی ہو جاتی ہے پھر وہ جان پوچھتی ہے تو کون ہے اور کیا چاہتی ہے تب وہ کہتی ہے میں وہ موت ہوں کہ تجھے دنیا سے نکال لوں گی اور تیری اولاد کو یتیم کر دوں گی اور تیری بیوی کو بیوہ کر دوں گی اور تیرا مال تیرے ورثا کے درمیان میراث کر دوں گی۔ جن کو تو دنیا کی زندگی میں پسند نہیں کرتا تھا اور نہ وہ تجھے پسند کرتے تھے پس اگر تو نے اپنے لئے کچھ آگے بھیجا تو آج تجھے پہنچے گا اور پیچھے چھوڑا ہوا تیرے بعد تجھے فائدہ نہ دے گا پس جب قریب المرگ جان موت کا کلام سنتی ہے تو اپنا چہرہ اس سے موڑ کر دیوار کی طرف کر لیتی ہے تو موت کو اس جانب اپنے سامنے پاتی ہے اور اپنا رخ

دوسری جانب کرتی ہے پس موت کو اس طرف اپنے سامنے کھڑی دیکھتی ہے پھر موت اسے کہتی ہے کیا تو مجھے پہچانتا نہیں میں وہی موت ہوں جس نے تیرے والدین کی روح تیری آنکھوں کے سامنے قبض کی اور تو انہیں بچا نہ سکا آج میں تیری روح قبض کرتی ہوں دریں حال کہ تیری اولاد تجھے دیکھتی ہو گی اور تجھے کچھ فائدہ نہ دیگی اور میں وہ موت ہوں جس نے گذشتہ زمانے کے لوگوں کو نہ چھوڑا حالانکہ وہ تجھ سے قوی تھے پھر موت اس سے پوچھتی ہے تو نے دنیا کو کیسا پایا وہ شخص کہتا ہے میں نے اسے غدارہ اور مکارہ پایا ہے (**دنیا بوڑھی عورت کی صورت میں**) پھر اللہ تعالیٰ دنیا کو بوڑھی عورت کی صورت میں اس مرنے والے کے سامنے پیش کرتا ہے۔

عَلٰی صُوْرَةٍ عَجُوزَةٍ فَتَقُوْلُ الدُّنیا یَاعَاصِیُ اَمَا تَسْتَحْیِیِ اَنْتَ اَذْنَبْتَ فِیَّی وَ لَمْ تَمْنَعْ عَنِ الْمَعَاصِیُ اِنَّکَ طَلَبْتَنِیُ وَاَنَا مَا طَلَبْتُکَ حَتّٰی اِنَّکَ لاَ تُفَرِّقُ الْحَلاَلَ مِنَ الْحَرَامِ ظَنَنْتَ اِنَّکَ لاَ تُفَارِقُ الدُّنْیَا فَاَنَا بَرِیْی''ء مِّنْکَ وَمِنْ عَمِلِکَ وَیَرٰی مَالَہ' قَدْ وَقَعَ فِیُ یَدِغَیْرِہٖ فَیَقُوْلُ الْمَالُ یَاعَاصِیُ اِنَّکَ قَدْ کَسَبْتَنِیُ بِغَیْرِ حَقٍّ وَّلاَ تَصَدَّقْتَنِیُ عَلَی الْفُقَرَاءِ وَالْمَسٰکِیْنَ الْیَوْمَ وَقَعْتُ فِیُ یَدِ غَیْرِکَ وَھُوَ قَوْلُہ' تَعَالٰی یَوْمَ لاَ یَنْفَعُ مَال'' وَّلاَ بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍط فَیَقُوْلُ یَارَبِّ اَرْجِعْنِیُ لَعَلِّیُ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَکْتُ فَیَقُوْلُ تَعَالٰی اِذَا جَآءَ اَجَلُھُمْ لاَ یَسْتَاخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلاَ یَسْتَقْدِمُوْنَ وَلَنْ یُؤَخِّرَ اللّٰہُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُھَا ثُمَّ اَخَذَ رُوْحَہ' اِنْ کَانَ مُؤْمِنًا فَعَلَی السَّعَادَةِ

وَاِنْ كَانَ مُنَافِقًا فَعَلَى الشَّقَاوَةِ وَهُوَ قَوْلُه' تَعَالٰى كَلَّااِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ كَلَّا اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ بَاب''۵فِيْ ذِكْرِ مَلَكِ الْمَوْةِ اِنَّه' كَيْفَ يَاْخُذُ الْاَرْوَاحَ ذُكِرَ فِيْ كِتٰبِ السَّلْوٰى عَنْ مُقَاتِلِ ابْنِ

اور وہ اسے کہتی ہے اے عاصی تو شرم نہیں کرتا تھا تو میری طلب میں گناہ میں مبتلا ہو جاتا تھا اور گناہوں سے باز نہیں رہتا تھا تو نے مجھے طلب کیا میں نے تجھے طلب نہ کیا یہاں تک کہ تو حلال وحرام میں تمیز نہ کرتا تیرا گمان تھا کہ تو دنیا سے جدا نہ ہوگا پس اب میں تجھ سے اور تیرے عمل سے بیزار ہوں اور وہ اپنے مال کو دوسروں کے ہاتھوں جاتا دیکھتا ہے تب اس کا مال اسے کہتا ہے اے گناہ میں مبتلا ہونے والے تو نے مجھے ناجائز طریقہ سے حاصل کیا اور فقیروں مسکینوں پر خرچ نہ کیا آج میں تیرے غیر کے ہاتھ جا رہا ہوں اس پر اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد شاہد ہے۔ یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم ۔آج کے دن نہ نفع دے گا مال اور نہ اولاد مگر وہ جو کہ (بدعقیدگی اور گناہ سے) محفوظ دل کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا بدکاروں کا دوبارہ دنیا میں آنے کی آرزو کرنا پھر وہ شخص کہے گا اے میرے پروردگار مجھے دنیا میں ایک بار پھر لوٹا شاید میں اچھے کام کرلوں جو پہلے نہ کر سکا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب انسانوں کی موت کا وقت آتا ہے تو وہ ایک گھڑی بھی اس کو پیچھے یا آگے نہیں کر سکتے اور اللہ ہرگز کسی جان کو مہلت نہیں دیتا جب اس کی موت کا معینہ وقت آجائے پھر ملک الموت اس کی روح قبض کرتا ہے اگر مرنے والا مومن ہو تو خوشخبری پر مرتا ہے اور اگر

منافق ہوتو بدبختی پر جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے ۔ کلا ان کتب الا برابر لفی علیین ط کلاان کتب الفجارلفی سجین حق ہے کہ تحقیق نیکوں کا اعمال نامہ میں علیین ہے حق ہے کہ بدکاروں کا اعمالنامہ سجین میں ہے۔ **باب نمبر ۵ (ملک الموت کے روح نکالنے میں)** مقاتل بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب سلوی میں ہے کہ

سُلَیْمَانَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ اِنَّ مَلَکَ الْمَوْةِ كَانَ لَهٗ سَرِیْر'' فِی السَّمَآءِ السَّابِعَةِ وَیُقَالُ فِیْ السَّمَآءِ الرَّابِعَةِ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْ نُوْرٍ وَّلَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ قَآئِمَةٍ وَلَهٗ اَرْبَعَةُ اَجْنِحَةٍ مَّمْلُوْ''جَمِیْعُ جَسَدِه بِالْعُیُوْنِ وَالْاَلْسِنَةِ بِقَدْرِ خَلْقِهٖ مِنَ الْاٰدَمِیِّ وَالطُّیُوْرِ وَالسِّبَاعِ وَلَیْسَ اَحَدٍمِّنْ هٰذِهِ الْمَخْلُوْقَاتِ مِّنَ الْاٰدَمِیِّ وَالطُّیُوْرِ وَالْوُحُوْشِ وَكُلِّ ذِیْ رُوْحٍ اِلَّاوَلَهٗ فِیْ جَسَدِهٖ وَجْه''وَّعَیْن'' وَّیَد''بَعْدَ دِهِمْ فَیَاْخُذُ رُوْحَهٗ بِذٰلِکَ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَلَکَ الْمَوْةِ لَهٗ سِتَّةُ اَوْجُهٍ وَّجْه''بَیْنَ یَدَیْهِ وَوَجْه''وَّرَآءَ ظَهْرِهٖ وَوَجْه''عَنْ یَمِیْنِهٖ وَوَجْه''عَنْ یَّسَارِهٖ وَوَجْه''عَلٰی رَاْسِهٖ وَوَجْه''تَحْتَ قَدَمَیْهِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ تِلْکَ الْوُجُوْهُ فقار صلی اللّٰهُ تعالٰی عَلَیْهِ وَسَلَمَ اَمَّاالْوَجْهُ الَّذِیْ عَنْ یَمِیْنِهٖ فَیَقْبِضُ بِهٖ اَرْوَاحَ اَهْلِ الْمَشْرِقِ وَاَمَّا الْوَجْهُ الَّذِیْ عَنْ یَسَارِهٖ فَیَقْبِضُ بِهٖ اَرْوَاحَ اَهْلِ الْمَشْرِقِ وَاَمَّا الْوَجْهُ الَّذِیْ عَنْ یَسَارِهٖ فَیَقْبِضُ بِهٖ اَرْوَاحَ اَهْلِ الْمَغْرِبِ وَاَمَّا الْوَجْهُ الَّذِیْ

وَرَآءَ ظَهْرِهٖ فَيَقْبِضُ بِهٖ اَرْوَاحَ اَهْلِ الْكَبَآئِرِ وَاَهْلِ النَّارِ وَاَمَّا الْوَجْهُ الَّذِیْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيَقْبِضُ بِهٖ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ مِنْ اُمَّتِیْ وَاَمَّا الْوَجْهُ الَّذِیْ

بے شک ملک الموت کے لئے ساتویں آسمان میں تخت ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ چوتھے آسمان میں ہے جسے اللہ تعالیٰ نے نور سے بنایا ہے جس کے ستر ہزار پائے ہیں اور ملک الموت کے چار پر ہیں اور اس کا تمام جسم پروں سے بھرا ہوا ہے اور اس کی زبانیں بقدر تمام مخلوق آدمیوں اور پرندوں اور درندوں کے ہیں اور نہیں کوئی ایک بھی اس مخلوقات میں سے آدمیوں اور پرندوں اور وحشیوں سے اور تمام ذی روح سے مگر ان سب کے بقدر ملک الموت کے جسم میں چہرے آنکھیں اور ہاتھ ہیں تو ان کی روح ان کے ساتھ قبض کرتا ہے اور نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تحقیق ملک الموت کے چھ چہرے ہیں ایک چہرہ اس کے سامنے ہے اور ایک چہرہ اس کی پیٹھ کی طرف ہے اور ایک چہرہ اس کے سر پر ہے اور ایک چہرہ اس کے قدموں کے نیچے ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ملک الموت کے اتنے چہرے کس لئے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ چہرہ جو دائیں طرف ہے اس سے وہ اہل مشرق کی روح قبض کرنے پر متوجہ ہوتا ہے اور وہ چہرہ جو بائیں جانب ہے اس سے وہ اہل مغرب کی ارواح قبض کرنے کو متوجہ ہوتا ہے اور جو چہرہ اس کی پیٹھ پیچھے ہے اس سے اہل کبائر اور اہل دوزخ کی روحیں نکالنے کو متوجہ ہوتا ہے اور وہ چہرہ جو سامنے کی طرف ہے اس سے وہ میری امت کے مومنین و مومنات کی روحیں نکالنے کو متوجہ ہوتا ہے اور وہ چہرہ

عَلٰی رَاْسِہٖ فَیَقْبِضُ بِہٖ اَرْوَاحَ اَھْلِ السَّمَآءِ وَاَمَّا اَلْوَجْہُ الَّذِیْ تَحْتَ قَدَمَیْہِ فَیَقْبِضُ اَرْوَاحَ الْجِنِّ وَقَالَ فَیَاْخُذُ بِتِلْکَ الْیَدِرُوْحَہٗ وَیَنْظُرُبِالْوَجْہِ الَّذِیْ یُحَاذِیْہِ وَکَذٰلِکَ یَقْبِضُ بِہٖ اَرْوَاحَ الْمَخْلُوْقِیْنَ فِیْ کُلِّ مَکَانٍ فَاِذَا مَاتَتْ نَفْسُ اَحَدٍ فِی الدُّنْیَا ذَھَبَ عَیْنٌ ''مِّنْ جَسَدِہٖ وَیُقَالُ اِنَّ لَہٗ اَرْبَعَۃَ اَوْجُہٍ اَلْاَوَّلُ مِنْ قُدَّامِہٖ وَالثَّانِیْ عَلٰی رَاْسِہٖ وَالثَّالِثُ عَلٰی ظَھْرِہٖ وَالرَّابِعُ تَحْتَ قَدَمَیْہِ فَیَاْخُذُ اَرْوَاحَ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ مِنَ الْوَجْہِ الَّذِیْ عَلٰی رَاْسِہٖ وَالْاَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنَ الْوَجْہِ الَّذِیْ مِنْ قُدَّامِہٖ وَاَرْوَاحَ الْکٰفِرِیْنَ مِنَ الْوَجْہِ الَّذِیْ وَرَآءَ ظَھْرِہٖ وَاَرْوَاحَ الشَّیٰطِیْنِ وَالْجِنِّ مِنَ الْوَجْہِ الَّذِیْ تَحْتَ قَدَمَیْہِ وَاِحْدٰی رِجْلَیْہِ عَلٰی جِسْرِ جَھَنَّمَ وَالْاُخْرٰی عَلٰی سَرِیْرِا لْجَنَّۃِ وَیُقَالُ مِنْ عَظْمَتِہٖ لَوْ صُبَّ مَآءُ جَمِیْعِ الْبُحُوْرِوَالْاَنْھَارِ عَلٰی رَاْسِ مَلَکِ الْمَوْتِ مَا وَقَعَتْ قَطْرَۃٌ''عَلَی الْاَرْضِ وَیُقَالُ اِنَّ الدُّنْیَا بِاَسْرِھَا فِیْ جَنْبِ مَلَکِ الْمَوْتِ کَخِوَانٍ قَدْوُضِعَ عَلَیْہِ کُلُّ شَیْءٍ وَوُضِعَ بَیْنَ یَدَیْ رَجُلٍ لِیَاْکُلَہٗ فَیَاْکُلُ مَآشَاءَ فَکَذٰلِکَ مَلَکُ الْمَوْتِ فِی الْخَلَآئِقِ وَیُقَلِّبُ مَلَکُ الْمَوْتِ الدُّنْیَا

جو اس کے سر پر ہے اس سے وہ آسمان والوں کی روحیں قبض کرنے کو متوجہ ہوتا ہے اور وہ چہرہ جو اس کے قدموں کی طرف ہے اس جنات کی روحیں نکالنے کو رخ کرتا ہے۔ اور حضور ﷺ نے فرمایا ملک الموت اس ہاتھ سے روح قبض کرتا ہے اور اس پہر سے

سے دیکھتا ہے جو روح کے محاذی ہو اور ایسے ہی مخلوق کی ارواح ہر جگہ قبض کرتا ہے تو مخلوق میں سے جب کوئی دنیا سے فوت ہو جائے تو ملک الموت کی بھی ایک آنکھ جسم سے چلی جاتی ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ملک الموت کے چار چہرے ہیں ایک اس کے سامنے اور دوسرا اس کے سر پر اور تیسرا اس کی پیٹھ کی طرف اور چوتھا اس کے قدموں کے نیچے۔ پس انبیاء علیہم السلام اور ملائکہ کی روحیں قبض کرتے ہوئے اس چہرہ سے متوجہ ہوتا ہے جو اس کے سر پر ہے اور مومنین کی ارواح قبض کرتے ہوئے اس چہرہ سے متوجہ ہوتا ہے جو اس کے سامنے ہے اور جب کفار کی روحیں نکالتا ہے تو اس چہرہ سے دیکھتا ہے جو اس کی پیٹھ کی طرف ہے اور جب شیطانوں اور سرکش جنوں کی روحیں نکالتا ہے تو اس چہرے سے دیکھتا ہے جو اس کے قدموں کے نیچے ہے اور موت کے فرشتے کا ایک پاؤں دوزخ کے پل پر ہے اور دوسرا جنت کے تخت پر (**ملک الموت کی جسامت کی وسعت**) اور ملک الموت کی جسامت اس قدر بڑی ہے کہ اگر تمام دریاؤں اور نہروں کا پانی اس کے سر پر ڈالا جائے تو ایک قطرہ بھی زمین پر نہ گر سکے۔ اور بیان کیا گیا ہے کہ تمام دنیا ملک الموت کے پہلو میں اس دستر خوان کی طرح ہے جس پر ہر قسم کے کھانے رکھے جائیں اور وہ دستر خوان ایک شخص کے آگے رکھا جائے تاکہ وہ اس سے کھائے تو اس نے کھایا جو چاہا پس ایسے ہی ملک الموت کی مثال تمام مخلوق میں ہے اور ملک الموت دنیا کو اپنی ہتھیلی میں ایسے گھماتا ہے جیسے کوئی آدمی درہم کو اپنی ہتھیلی میں گھماتا ہے اور کہا گیا ہے کہ ملک الموت

فِیْ رَاحَتِہٖ کَمَا یُقَلِّبُ الرَّجُلُ دِرْھَمًا وَّیُقَالُ لَا یَنْزِلُ مَلَکُ الْمَوْتِ اِلَّا

اِلَی الْاَنْبِیَآءِ وَالرُّسُلِ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ وَلَہٗ لِقَبْضِ اَرْوَاحِ السِّبَاعِ وَالْبَھَآئِمِ اَعْوَان" وَّیُقَالُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اِذَا اَفْنَی الْخَلْقَ کُلَّہٗ مِنَ النَّاسِ وَغَیْرِہٖ یَطْمِسُ الْعُیُوْنُ الَّتِیْ عَلٰی جَسَدِ مَلَکِ الْمَوْتِ کُلَّھَا وَیَبْقٰی ثَمَانِیَۃ" لِثَمَانِیَۃٍ یُقَالُ ھِیَ جِبْرَائِیْلُ وَاِسْرَافِیْلُ وَعِزْرَائِیْلُ وَمِیْکَائِیْلُ وَاَرْبَعَۃٍ مِنْ حَمَلَۃِ الْعَرْشِ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ وَاَمَّا مَعْرِفَۃُ اِنْتِھَآءِ الْاٰجَالِ فَیُقَالُ اَنَّ مَلَکَ الْمَوْتِ اِذَارُفِعَ اِلَیْہِ نُسْخَۃُ الْمَوْتِ وَالْمَرَضِ یَقُوْلُ اِلٰھِیْ وَسَیِّدِیْ مَتٰی اَقْبِضُ رُوْحَ الْعَبْدِ وَعَلٰی اَیِّ حَالٍ وَھَیْئَۃٍ اَرْفَعُ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا مَلَکَ الْمَوْتِ ھٰذَا عِلْمٌ غَیْبِیٌّ لَا یَطَّلِعُ عَلَیْہِ اَحَد" غَیْرِیْ وَلٰکِنْ اُعَلِّمُکَ اِذَا جَآءَ وَقْتُہٗ وَاَجْعَلُ لَکَ عَلَامَاتٍ تَقِفُ عَلَیْہِ ھِیَ وَاَنَّ الْمَلَکَ الَّذِیْ ھُوَ مُوَکَّل" عَلَی الْاَنْفَاسِ یَاتِیْ اِلَیْکَ فَیَقُوْلُ تَمَّتْ اَنْفَاسُ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ وَالْمَلَکُ الَّذِیْ ھُوَ مُوَکَّل" عَلَی الْاَرْزَاقِ وَالْاَعْمَالِ یَقُوْلُ تَمَّ رِزْقُہٗ وَعَمَلُہٗ فَاِنْ کَانَ مِنَ السُّعَدَآءِ یَتَبَیَّنُ عَلٰی اِسْمِہِ الَّذِیْ ھُوَ مَکْتُوْب"

انبیاء اور رسل علیہم السلام کے سوا کسی کی طرف نہیں اترتا اور درندوں اور چوپائیوں کی ارواح قبض کرنے کو اس کے نائب ہیں اور بیان ہوا ہے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ جب سب مخلوق انسانوں وغیرہ ہم کو فنا کر دیگا تو ملک الموت کے جسم سے تمام آنکھیں محو ہو جائیں گی سوا آٹھ آنکھوں کے جو آٹھ فرشتوں کے لئے ہیں کہا گیا ہے کہ وہ جبرائیل اور اسرافیل و عزرائیل و میکائیل اور چار فرشتے حاملین عرش ہیں علیہم السلام اور

اجلوں کا وقت پورا ہونے کی پہچان پس کہا گیا ہے کہ تحقیق ملک الموت کی طرف جب موت اور مرض اٹھائی جائے گی تو عرض کرے گا الٰہی وسیدی میں تیرے بندہ کی روح کب اور کس حال اور ہیئت پر قبض کروں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے ملک الموت یہ غیبی علم ہے۔ جس پر میرے بتائے سوا کوئی مطلع نہیں ہوتا لیکن جب اس کا وقت آئے گا تو میں تجھے بتا دونگا۔ اور تیرے لیے نشانیاں کر دونگا کہ ان کے ذریعے تو اس پر آگاہ ہو جائے گا اور وہ یہ کہ بے شک آئیگا تیرے پاس وہ فرشتہ جو مقرر ہے سانسوں پر پس وہ کہے گا فلاں بن فلاں کے سانس پورے ہو گئے اور آئے گا وہ فرشتہ جو مقرر ہے رزقوں اور اعمالوں پر کہے گا فلاں بن فلاں کا رزق اور عمل پورا ہو گیا پس اگر نیک بختوں سے ہو گا تو اس کا وہ نام ظاہر کرے گا جو لکھا ہوا ہے۔

فِیْ صَحِیْفَةِ الَّتِیْ عِنْدَ مَلَکِ الْمَوْةِ خطٌ ''مِنَ النُّوْرِ حَوْلَ اِسْمِهٖ وَاِنْ کَانَ مِنَ الْاَشْقِیَآءِ تَبَیَّنَ خطٌ ''مِنَ السَّوَادِ ثُمَّ لَا یَتِمُّ لِمَلَکِ الْمَوْةِ عِلْمٌ ''بِذٰلِکَ حَتّٰی یَسْقُطَ عَلَیْهِ وَرَقَةٌ ''مِنَ الشَّجَرَةِ الَّتِیْ تَحْتَ الْعَرْشِ مَکْتُوْبٌ ''عَلَیْهَا اِسْمُهٗ'' فَحِیْنَئِذٍ یَقْبِضُ رُوْحَهٗ وَرُوِیَ عَنْ کَعْبِ الْاَحْبَارِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقَ شَجَرَةً تَحْتَ الْعَرْشِ عَلَیْهَا اَوْرَاقٌ ''بِعَدَدِ کُلِّ الْخَلَائِقِ فَاِذَا انْقَضٰی اَجَلُ الْعَبْدِ وَبَقِیَ لَهٗ مِنْ عُمْرِهٖ اَرْبَعُوْنَ یَوْمًا سَقَطَتْ وَرَقَةٌ ''فَیَقَعُ عَلٰی حُجْرِ عِزْرَآئِیْلَ فَیَطَّلِعُ بِذٰلِکَ فَاَمَرَ بِقَبْضِ رُوْحِ صَاحِبِهَا وَبَعْدَ ذٰلِکَ یُسَمُّوْنَهٗ مَیِّتًا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ حَیٌّ ''عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ اَرْبَعُوْنَ یَوْمًا وَّیُقَالُ اِنَّ

مَیکَآئِیل عَلَیْہِ السَّلَامُ یَاْتِیْ عَلٰی مَلَکِ الْمَوْۃِ بِصَحِیْفَۃٍ مِّنْ عِنْدَ اللّٰہِ فِیْھَا اِسْمُ مَنْ اُمِرَ بِقَبْضِ رُوْحِہٖ وَالْمَوْضِعُ الَّذِیْ یُقْبَضُ فِیْہِ وَالسَّبَبُ الَّذِیْ یَقْبِضُ رُوْحُہٗ عَلَیْہِ وِذَکَر اَبُوْ اللَّیْثِ السَّمَرقَندِیْ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ تَنْزِلُ قَطْرَتَانِ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ عَلٰی اِسْمِ صَاحِبِہٖ اَحَدُ ھُمَا خَضْرَآءُ وَالْاُ خْرٰی

(**ملک الموت کو کسی کی موت کے وقت کا علم ہونا**) اس صحیفہ میں جو ملک الموت کے پاس ہے کہ اس اسم کے اردگرد نور کا دائرہ ہے اور اگر وہ آدمی بدبختوں سے ہوگا تو اس کا نام سیاہ دائرہ میں ظاہر ہوگا پھر ملک الموت کے لئے ان علامتوں کے ساتھ علم پورا نہ ہوگا یہاں تک کہ ملک الموت پر اس درخت کا ایک پتہ گرے گا جو عرش کے نیچے ہے اس پر جسے موت آنی ہے اس کا نام لکھا ہوگا پس اس وقت موت کا فرشتہ اس کی روح قبض کرے گا اور حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے عرش کے نیچے ایک درخت پیدا کیا ہے اس پر تمام مخلوق کی تعداد کے برابر پتے ہیں تو جب کسی کے اجل قریب آتی ہے اور اس کی عمر کے چالیس روز باقی رہ جاتے ہیں تو اس درخت کا ایک پتہ گرتا ہے تو عزرائیل علیہ السلام کے پہلو پر لگتا ہے پس وہ مطلع ہوتا ہے اس کے ساتھ تو اس کے بعد اپنے نائب کو حکم دیتا ہے روح قبض کرنے کا اس کی جس کے نام کا پتہ گرا ہے اسی وقت آسمان پر اس کا نام مردہ شمار ہوتا ہے۔ حالانکہ زمین پر وہ ابھی زندہ ہوتا ہے چالیس دن تک اور یہ بھی بیان ہوا ہے کہ ملک الموت کے پاس میکائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک صحیفہ

لیکر آتا ہے جس میں اس کا نام شمار ہوتا ہے جس کی روح قبض کرنے کا حکم دیا گیا ہو اور اس جگہ کا نام جس میں اس کی روح قبض ہو اور اس سبب کا ذکر ہوتا ہے جس سے وہ مرے اور ابو اللیث سمرقندی رحمتہ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ عرش کے نیچے سے دو قطرے گرتے ہیں ایک قطرہ سبز رنگ کا اور دوسرا سفید۔

بَیْضَآءُ فَاِذَا وَقَعَتِ الْخَضْرَآءُ عَلٰی اَیِّ اِسْمٍ کَانَ عُرِفَ اَنَّهٗ شَقِیٌّ" وَّاِذَ وَقَعَتِ الْبَیْضَآءُ عَلٰی اَیِّ اِسْمٍ کَانَ عُرِفَ اَنَّهٗ سَعِیْدٌ" وَّاَمَّا مَعْرِفَةُ الْمَوْضِعِ الَّذِیْ یَمُوْتُ فِیْهِ فَیُقَالُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقَ مَلَکًا مُّوَکَّلًا بِکُلِّ مَوْلُوْدٍ یُّقَالُ لَهٗ مَلَکُ الْاَرْحَامِ فَاِذَا وُلِدَ مَوْلُوْدٌ" اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ یُّدْرَجَ فِی النُّطْفَةِ الَّتِیْ فِیْ رَحِمِ اُمِّهٖ مِنْ تُرَابِ الْاَرْضِ الَّتِیْ یَمُوْتُ عَلَیْهَا فَیَدُوْرُ الْعَبْدُ حَیْثُ مَا یَدُوْرُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلٰی مَوْضِعٍ رُفِعَ تُرْبَةُ تِلْکَ النُّطْفَةِ مِنْهُ فَیَمُوْتُ فِیْهَا وَعَلٰی هٰذَا یَدُلُّ قَوْلُهٗ تَعَالٰی قُلْ لَّوْ کُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ لَبَرَزَ الَّذِیْنَ کُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰی مَضَاجِعِهِمْ وَعَلٰی هٰذَا حُکِیَ اَنَّ مَلَکَ الْمَوْتِ کَانَ یَظْهَرُ فِی الزَّمَنِ الْاَوَّلِ فَدَخَلَ یَوْمًا عَلٰی سُلَیْمَانَ ابْنِ دَاوٗدَ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ فَاَحَدَ النَّظْرَ فِیْ شَآبٍّ عِنْدَهٗ فَارْتَعَدَ الشَّآبُّ مِنْهُ فَلَمَّا غَابَ مَلَکُ الْمَوْتِ قَالَ الشَّآبُّ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اُرِیْدُ اَنْ تَاْمُرَ الرِّیْحَ لِتَحْمِلَنِیْ اِلَی الصِّیْنِ فَاَمَرَ سُلَیْمَانُ الرِّیْحَ فَحَمَلَتْهُ اِلَی الصِّیْنِ فَجَاءَ مَلَکُ الْمَوْتِ اِلٰی سُلَیْمَانَ فَسَالَهٗ

پس جب کسی کے نام پر سبز قطرہ پڑے تو اس کے بد بخت ہونے کی علامت ہوتا ہے اور جب کسی کے نام پر سفید قطرہ پڑے تو اس کے نیک ہونے کی علامت ہوتا ہے اور بہر حال اس جگہ کی پہچان جس میں کسی کی موت واقع ہونی ہو پس کہا گیا ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے فرشتہ پیدا کیا ہے جو کہ ہر پیدا ہونے والے کے ساتھ موکل ہے اسے ملک الارحام کہا جاتا ہے جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے فرشتے کو اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ ملایا جائے اس نطفہ میں جو کہ اس کی ماں کے رحم میں ہے اس مٹی سے جس پر اس کی موت آئے گی پھر وہ گھومتا ہے جہاں گھومنا چاہے آخر اسی جگہ لوٹتا ہے جہاں سے نطفہ میں ملانے کو مٹی لی گئی تھی تو اس جگہ وہ مرتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد دلالت کرتا ہے کہ اے میرے محبوب فرما دیجئے اگر تم اپنے گھروں میں ہوا اللہ ضرور ان کو جن کا قتل ہونا لکھا جا چکا ہے ان کی قتل گاہوں کی طرف لیجائے گا۔ اسی طرح جس جگہ سے بندہ کے خمیر کے لئے مٹی لی گئی وہاں اس کی موت آتی ہے حکایت کی گئی ہے کہ تحقیق ملک الموت پہلے زمانے میں نظر آتا تھا تو ایک دن سلیمان بن داوٗد علیہما السلام کے دربار میں داخل ہوا وہاں بیٹھے ایک نوجوان کو تیز نظروں سے دیکھنے لگا جس سے نوجوان کانپنے لگا پس جب ملک الموت غائب ہوا تو وہ نوجوان سلیمان سے عرض کرنے لگا کہ اے اللہ کے نبی میں چاہتا ہوں کہ آپ ہوا کو حکم کریں کہ وہ مجھے چین لے جائے سلیمان علیہ السلام نے ہوا کو حکم دیا وہ اسے اٹھا کر چین لے گئی پھر ملک الموت سلیمان علیہ السلام کے پاس آیا تو سلیمان علیہ السلام نے اس سے پوچھا کہ

عَنْ سَبَبِ نَظْرِهِ اِلَى الشَّابِّ فَقَالَ اِنِّيْ اُمِرْتُ اَنْ اَقْبِضَ رُوْحَهُ فِيْ

ذٰلِکَ الْیَوْمِ بِالصِّیْنِ فَرَاَیْتُهٗ عِنْدَکَ فَعَجِبْتُ مِنْ ذٰلِکَ فَاَخْبَرَهٗ

سُلَیْمَانُ بِقِصَّتِهٖ کَیْفَ سَاَلَنِیْ اَنْ اٰمُرَ الرِّیْحَ لِتَحْمِلَهٗ اِلَی الصِّیْنِ

فَقَالَ مَلَکُ الْمَوْتِ اَنَا قَدْ قَبَضْتُ رُوْحَهٗ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ بِالصِّیْنِ

وَفِیْ خَبَرٍ آخَرَ یُقَالُ اِنَّ لِمَلَکِ الْمَوْتِ اَعْوَانًا یَّقُوْمُوْنَ بِقَبْضِ

الْاَرْوَاحِ اَلَا تَرٰی اَنَّهٗ رُوِیَ اَنَّ رَجُلًا اُلْقِیَ عَلٰی لِسَانِهٖ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ

وَالْمَلَکِ الشَّمْسِ فَاسْتَاْذَنَ هٰذَا الْمَلَکُ رَبَّهٗ فِیْ زِیَارَتِهٖ فَلَمَّا نَزَلَ

عَلَیْهِ قَالَ لَهٗ اِنَّکَ تُکْثِرُ الدُّعَآءَ لِیْ فَمَا حَاجَتُکَ قَالَ حَاجَتِیْ

اِلَیْکَ اَنْ تَحْمِلَنِیْ اِلٰی مَکَانِکَ وَتَسْاَلُ عَنْ مَّلَکِ الْمَوْتِ اَنْ

یُّخْبِرَنِیْ بِاقْتِرَابِ اَجَلِیْ فَحَمَلَهٗ وَاَقْعَدَهٗ فِیْ مَقْعَدِهٖ مِنَ الشَّمْسِ ثُمَّ

صَعِدَ اِلٰی مَلَکِ الْمَوْتِ وَذَکَرَ لَهٗ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ آدَمَ اُلْقِیَ عَلٰی

لِسَانِهٖ اَنْ یَّقُوْلَ کُلَّمَا صَلّٰی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِمَلَکِ الشَّمْسِ وَقَدْ

طَلَبَ مِنِّیْ اَنْ اَطْلُبَ مِنْکَ اَنْ تُعْلِمَهٗ اَجَلَهٗ قَرُبَ لِیَسْتَعِدَّ لَهٗ فَنَظَرَ

مَلَکُ

نوجوان کو ہیبت کی نظر دیکھنے کا کیا سبب تھا اس نے کہا کہ مجھے اس دن اس کی چین سے روح قبض کرنے کا حکم تھا جب میں نے اسے آپ کے پاس دیکھا تو مجھے اس سے تعجب ہوا پھر سلیمان علیہ السلام نے اس کا واقعہ بیان کیا کہ اس نے مجھ سے کس طرح سوال کیا کہ میں ہوا کو حکم دوں تا کہ اسے اٹھا کر چین لے جائے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ تحقیق ملک الموت کے کچھ معاون ہیں جن میں ہر ایک ارواح قبض کرنے پر تیار

رہتا ہے کیا تو نے نہیں دیکھا جو کہ روایت میں آیا کہ بے شک ایک شخص کی زبان پر جاری ہوا اے اللہ مجھے بخش دے اور اس فرشتے کو جو سورج پر مامور ہے۔ تو اس فرشتے نے اپنے رب سے اس شخص کو ملنے کا اذن چاہا پس جب اس پر اترا تو اسے کہا تو نے میرے لئے بہت دعا کی اب بتا تیری کیا چاہت ہے اس نے کہا میری حاجت تجھ سے یہ ہے کہ تو مجھے اپنی جگہ اٹھا کے لیجا اور ملک الموت سے کہے کہ مجھے میری موت کے قریب ہونے کا وقت بتائے پس اس نے اسے اٹھالیا اور اسے وہاں جا بیٹھایا جو سورج سے اس کے بیٹھنے کی جگہ ہے پھر وہ اوپر کو ملک الموت کے پاس گیا اور اسے بتایا کہ بنی آدم سے ایک شخص جس کی زبان پر جاری ہوتا ہے جب کہ وہ نماز پڑھتا ہے مجھے اور سورج کے فرشتے کو بخش دے مجھ سے سوال کیا کہ میں تجھ سے پوچھوں اس کی موت کا وقت کب ہے تا کہ وہ اس کی تیاری کرے تو ملک الموت نے اپنی کتاب کو دیکھا۔

الْـمَوْۃِ فِیْ کِتَابِہٖ فَقَالَ ھَیْھَاتَ اِنَّ لِصَاحِبِکَ شَا ناً عَظِیْماً وھُوَ اَنَّہٗ لاَ یَـمُـوْتُ حَتّٰـی یَـجْلِـسَ مَجْلَسَکَ مِنَ الشَّمْسِ فَقَالَ قَدْ جَلَسَ مَـجْـلَسِیْ مِنْھا فَقَالَ مَلَکُ الْمَوْۃِ تَوَفَّتْہُ رُسُلُنَا عَلٰی ذٰلِکَ وھُمْ لاَ یُفَـرِّ طُـوْن وَامَّـا اِنْتِھَآءُ اٰجَالِ الْبَھآئِم وَالطُّیُوْرِ فَفِی الْخَبَرِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اٰجَالُ الْبَھآئِم کُلِّھا فِیْ ذِکْرِ اللّٰہِ تَعَـالٰـی فَـاِذَا تَـرَکُـوْا ذِکْـرَ الـلّٰـہِ تَعَالٰی قَبَضَ اللّٰہُ اَرْوَاحَھُمْ وَلَیْسَ لِـمَـلَکِ الْـمَوْۃِ مِنْ ذٰلِکَ شَیْءٌ" وَقَدْ قِیْلَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی ھُوَ قَابِضُ الْاَرْوَاحِ وَاِنَّـمَـا اُضِیْفَ اِلٰـی مَـلَکِ الْـمَوْۃِ کَمَا اُضِیْفَ الْقَتْلُ اِلٰی

الْقَاتِلِ وَالْمَوْةُ اِلَى الْاَمْرَاضِ وَعَلٰى هٰذَا يَدُلُّ قَوْلُهٗ تَعَالٰى اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِىْ لَمْ تَمُتْ فِىْ مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِىْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْةَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰى اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُوْنَ ط بَابٌ فِىْ ذِكْرِ جَوَابِ الرُّوْحِ وَفِى الْخَبَرِ اَنَّ مَلَكَ الْمَوْةِ اِذَا اَرَادَ قَبْضَ الرُّوْحِ يَقُوْلُ الرُّوْحُ لَا اُطِيْعُكَ مَا لَمْ

پھر کہا بے شک تیرے صاحب کی بڑی شان ہے وہ نہیں مریگا جب تک وہ اس جگہ نہ بیٹھے جو سورج سے تیرے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ پس اس نے کہا تحقیق وہ میری جگہ بیٹھا ہے پھر ملک الموت نے کہا پس یہی اس کی موت کا وقت ہے ہمارے بھیجے ہوئے اسی جگہ اسے موت دینگے اور وہ اپنے کام میں کوتاہی نہیں کرتے اور بہر حال چوپائیوں اور پرندوں کی اجلوں کا پورا ہونا پس نبی کریم ﷺ سے (**اللہ کا ذکر چوپائیوں کے زندہ رہنے کا باعث ہے**) مرفوع حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ آپ نے فرمایا چوپائیوں کی آجال اللہ تعالیٰ کے ذکر پر موقوف ہیں جب وہ اللہ کا ذکر چھوڑ دینگے اللہ تعالیٰ ان کی روحوں کو قبض کر لیگا۔ ملک الموت کو ان کی ارواح سے کچھ سروکار نہیں اور تحقیق کہا گیا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ ارواح کو قبض کرنے والا ہے اور ملک الموت کی طرف قبض ارواح کی صرف اس طرح نسبت کی جاتی ہے جس طرح قتل کی نسبت قاتل کی طرف اور موت کی نسبت امراض کی طرف، اور اس پر ہی اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد دلالت کرتا ہے

اللہ جانوں کو وفات دیتا ہے ان کی موت کے وقت اور جو نہ مریں انہیں ان کے سونے میں پھر جس پر موت کا حکم فرما دیا اسے روک رکھتا ہے اور دوسری معیاد مقرر تک چھوڑ دیتا ہے بیشک اس میں ضرور نشانیاں ہیں۔ سوچنے والوں کے لئے **باب نمبر 6 (روح کے جواب کے بیان میں)** حدیث میں آیا ہے کہ تحقیق ملک الموت جب روح قبض کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو روح کہتی ہے میں تیری نہیں مانوں گی جب تک مجھے اللہ حکم نہیں دیتا تو ملک الموت کہتا ہے۔

یأمرُ اللّٰہُ تعالیٰ بِذٰلِکَ فیقُولُ مَلکُ الْمَوْۃِ اَمرَ نِی اللّٰہُ تعالیٰ بذٰلکَ فیطْلُبُ الرُّوْحُ مِنہُ الْعلا مۃَ والبُرْ ھانَ فیقُولُ الرُّوْحُ اِنَّ ربِّیْ خلقنِیْ وَاَدْخلنِیْ فِیْ جَسدِیْ وَلَمْ تکُنْ عِنْدَ ذٰلِکَ فَا لاَ نَ ترِیْدُ اَنْ تأخُذ نِیْ فیرْ جِعُ مَلکُ الْموْۃِ اِلَی اللّٰہِ تعالیٰ وَیقُوْلُ اِنَّ عبْدَ کَ یقُوْلُ کَذَا وَ کذَا وَیطْلُبُ الْبُرْ ھانَ فیقُوْلُ اللّٰہُ تعالیٰ صَدَق رُوْحُ عبْدِیْ یا مَلکَ الْموْۃِ اِذْھبْ اِلَی الْجنَّۃِ وَخُذْتفَاحَۃً وَعلَیْھَا اِسْمِیْ مکْتُوْب'' وَارھا رُوْح عبْدِیْ فیذْھبُ مَلکُ الْموْتِ فیاخُذْ ھاوَ علیْھا مکْتُوْب'' بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط وَیُرِیْہِ فَا ذا اَراہُ رُوْحِ الْعبدِ یخْرُجُ مع النَّشاط باب'' فِیْ ذِکْرِ جواب الْاَعْضاء وفِیْ الْخبر اذا اراد اللّٰہُ تعالیٰ قبْض رُوْح عبْدِہٖ یجیْ ءُ ملکُ الْموْت منْ قبلِ الْفم لیقْبض رُوْحہٗ منْہُ فیخْرُجُ الذِّکْرُ منْ فمہٖ وَیقُوْلُ لا

سَبِیْلَ لَکَ فِی هٰذِهِ الْجِهَةِ وَاِنَّمَا فِیْهِ ذِکْرُ رَبِّیْ فَیَرْجِعُ مَلَکُ الْمَوْتِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی.

مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے پھر روح اس سے علامت اور دلیل مانگتی ہے روح کہتی ہے کہ بے شک میرے رب نے مجھے پیدا کیا اور جسم میں مجھے داخل کیا اور تو اس وقت موجود نہ تھا تو اب تو مجھے نکالنا چاہتا ہے پس ملک الموت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لوٹ جاتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ بے شک تیرا بندہ ایسا ایسا کہتا ہے اور دلیل مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ملک الموت میرے بندے کی روح نے سچ کہا اب جنت کی طرف جا اور ایک سیب لیکر آ جس پر میرا نام لکھا ہے اور وہ سیب میرے بندے کی روح کو دیکھا پھر ملک الموت جاتا ہے پس سیب لاتا ہے اور اس پر لکھا ہوتا ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: ملک الموت روح کو دکھاتا ہے جب بندے کی روح وہ سیب دیکھتی ہے تو بخوشی نکلنے پر آمادہ ہو جاتی ہے۔**باب نمبر 7 (اعضاء کے جواب میں)** حدیث میں آیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ بندے کی روح نکالنا چاہتا ہے تو ملک الموت منہ کی طرف سے آتا ہے تاکہ روح کو اس سے قبض کرے پس اس کے منہ سے ذکر آتا ہے اور ملک الموت سے کہتا ہے اس طرف سے روح نکالنے پر تجھے قابو نہیں اس میں تو میرے رب کا ذکر جاری ہے پھر ملک الموت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لوٹ جاتا ہے۔

وَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اِنَّ عَبْدَکَ یَقُوْلُ وَکَیْتَ وَکَیْتَ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی

اِقْبِضْ رُوْحَهُ مِنْ جِهَةٍ اُخْرٰی فَیَجِیْءُ مَلَکُ الْمَوْتِ مِنْ قِبَلِ الْیَدِ لِیُخْرِجَهُ مِنْهُ فَیَقُوْلُ الْیَدُ لِمَلَکِ الْمَوْتِ لَا سَبِیْلَ لَکَ اِلَیَّ فَاِنِّیْ تَصَدَّقْتُ کَثِیْراً وَّمَسَحْتُ رَاْسَ الْیَتِیْمِ وَکَتَبْتُ الْعِلْمَ وَضَرَبْتُ السَّیْفَ عَلٰی عُنُقِ الْکُفَّارِ ثُمَّ یَجِیْءُ اِلَی الرِّجْلِ فَیَقُوْلُ لَا سَبِیْلَ لَکَ مِنْ قِبَلِیْ فَاِنَّهُ مَشٰی بِیْ اِلَی الْجُمْعَةِ وَالْجَمَاعَةِ وَعِیَادَةِ الْمَرْضِ وَمَجْلِسِ الْعِلْمِ وَالْعُلَمَاءِ ثُمَّ یَجِیْءُ اِلَی الْاُذُنَیْنِ فَیَقُوْلَانِ لَاسَبِیْلَ لَکَ مِنْ قِبَلِنَا فَاِنَّهُ یَسْمَعُ بِنَا الْقُرْآنَ وَالذِّکْرَ فَیَجِیْءُ اِلَی الْعَیْنَیْنِ فَیَقُوْلَانِ لَا سَبِیْلَ لَکَ مِنْ قِبَلِنَا فَاِنَّهُ نَظَرَ بِنَا اِلَی الْمَصَاحِفِ وَوُجُوْهِ الْعُلَمَاءِ ثُمَّ یَنْصَرِفُ مَلَکُ الْمَوْتِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی وَیَقُوْلُ یَا رَبِّ غَلَبَنِیْ اَعْضَآءُ الْعَبْدِ بِالْحُجَّةِ وَیَقُوْلُ کَذَا وَکَذَا فَکَیْفَ اَقْبِضُ رُوْحَهُ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اُکْتُبْ اِسْمِیْ عَلٰی کَفِّکَ وَاَرِهٖ عَبْدِی الْمُؤْمِنَ حَتّٰی یَرٰنَهُ فَیَکْتُبُ مَلَکُ الْمَوْتِ اِسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلٰی کَفِّهٖ وَیُرِیْهِ رُوْحَ الْعَبْدِفَیُجِیْبُهُ فَیَخْرُجُ

اور عرض کرتا ہے اے میرے پروردگار بے شک تیرا بندہ ایسے ایسے کہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کی روح کسی دوسری طرف سے قبض کرلو تو ملک الموت ہاتھ کی طرف سے آتا ہے تاکہ روح کو اس طرف سے نکالے پس ہاتھ ملک الموت سے کہتا ہے تجھے مجھ پر کچھ قابو نہیں کیونکہ میں بکثرت خیرات کرتا ہوں اور یتیم کے سر پر پھرتا اور علم کا ہار لکھتا ہوں اور اللہ کی راہ میں کفار کی گردنوں پر تلوار چلاتا ہوں پھر ملک الموت پیر

کی طرف سے روح نکالنے آتا ہے تو پیر کہتا ہے تیرا میری طرف سے کچھ زور نہیں چلے گا کیونکہ میرے ساتھ وہ جمعہ اور جماعت اور مریض کی عیادت اور مجلس علم وعلماء کو چل کر جاتا ہے پھر وہ کانوں کی جانب آتا ہے تو وہ کہتے ہیں تجھے ہم پر کچھ قابو نہیں اس لئے وہ ہمارے ساتھ قرآن اور ذکر سنتا ہے پھر فرشتہ آنکھوں کی طرف سے آتا ہے تو آنکھیں کہتی ہیں تیرے لئے ہماری طرف سے کوئی راستہ نہیں اس لئے کہ وہ ہمارے ساتھ قرآن وعلماء کی زیارت کرتا ہے پھر ملک الموت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لوٹ جاتا ہے اور عرض کرتا ہے اے میرے پروردگار تیرے بندہ کے اعضاء حجت کے ساتھ مجھ پر غالب آ گئے اور وہ ایسے ایسے کہتا ہے اب میں اس کی روح کیسے قبض کروں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا نام اپنی ہتھیلی پر لکھ لو اور میرے مومن بندے کو دکھاؤ تا کہ وہ اسے دیکھے پس ملک الموت اللہ تعالیٰ کا نام اپنی ہتھیلی پر لکھ لیتا ہے اور بندہ مومن کی روح کو دکھاتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا حکم مان کر بندہ مومن کے جسم سے نکل آتی ہے۔

رُوحُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ فَمَنْ اُنْسِ اِسْمِهٖ يَنْصَرِفُ عَنْهُ مِرَارَةُ النَّزْعِ فَيَخْرُجُ مَعَ النَّشَاطِ فَكَيْفَ لَا يَنْصَرِفُ عَنْهُ الْعَذَابُ وَالْقَطِيْعَةُ وَالْفَضِيْحَةُ وَلِذٰلِكَ كَتَبَ اللّٰهُ عَلٰى صُدُوْرِكُمْ اِسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالدَّلِيْلُ عَلَيْهِ قَوْلُهٗ تَعَالٰى اُولٰئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُ الْعَذَابُ وَاَهْوَالُ الْقِيَامَةِ وَفِي الْخَبَرِ اِذَا وَقَعَ الْعَبْدُ فِي النَّزْعِ يُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنْ قِبَلِ الرَّحْمٰنِ دَعْهُ حَتّٰى يَسْتَرِيْحَ فَاِذَا بَلَغَ اِلَى

الصَّدْرِ يُنَادِيْ مُنَادٍ حَتّٰى يَسْتَرِيْحَ وَ كَذٰلِكَ اِذَا بَلَغَ اِلَى الرُّكْبَتَيْنِ وَالسُّرَّةِ فَاِذَا بَلَغَ اِلَى الْحُلْقُوْمِ يُنَادِيْ مُنَادٍ دَعْهُ حَتّٰى يُوَدِّعَ الْاَعْضَآءُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيُوَدِّعُ الْعَيْنَانِ وَيَقُوْلَانِ السَّلَامُ عَلَيْكَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَكَذٰلِكَ الْاُذُنَانِ وَالْيَدَانِ وَالرِّجْلَانِ وَيُوَدِّعُ الرُّوْحُ وَالنَّفْسُ فَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ وِدَاعِ الْاِيْمَانِ عَنِ اللِّسَانِ وَوِدَاعِ الْقَلْبِ عَنْ مَّعْرِفَةِ الرَّحْمٰنِ فَيَبْقَى الْيَدَانِ بِلَا حَرَكَةٍ وَّالرِّجْلَانِ بِلَا حَرَكَةٍ وَّالْحَدَقَتَانِ

پس اللہ سبحانہ تعالیٰ کے نام سے محبت کے سبب نزع کی سختی اس سے ٹل جاتی ہے اور روح بخوشی قبض ہو جاتی ہے۔ تو پھر آخرت کا عذاب کیسے نہ ٹلے گا اور اللہ تعالیٰ سے انقطاع اور شرمندگی کیونکہ ہوگی اور اسی لئے اللہ نے ان کے دلوں پر اپنا نام لکھا ہے۔ دلیل اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ وہی ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان لکھا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے پس جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا وہ اپنے رب کے نور پر ہے۔ تو اسی طرح عذاب اور قیامت کے خوف ٹل جائینگے اور حدیث میں ہے کہ جب بندہ نزع میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ کی طرف سے ندا دینے والا ندا دیتا ہے کہ اس کے بندہ کو چھوڑ دو تا کہ آرام پائے پس جب روح اس کے سینہ کو پہنچتی ہے پھر جب روح حلق کو پہنچتی ہے تو منادی ندا کرتا ہے کہ اسے چھوڑ و تا کہ اعضاء ایک دوسرے کو الوداع کریں پس آنکھیں الوداع کرتی ہوئی کہتی ہیں تجھ پر قیامت تک سلامتی ہو اور اسی طرح کان و ہاتھ اور پاؤں الوداع کرتے ہیں اور روح و نفس الوداع

کہتے ہیں پس ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں ایمان کے وداع زبان سے اور دل کے وداع اللہ تعالیٰ کی معرفت سے پس پھر ہاتھ اور پاؤں بلا حرکت رہ جاتے ہیں اور آنکھیں بلا بینائی رہ جاتی ہیں۔

لَا بَصَرَ لَهُمَا وَالْاُذُنَانِ لَا سَمْعَ لَهُمَا وَالْبَدَنُ لَا رُوْحَ لَهُ فَلَوْ يَبْقَى اللِّسَانُ بِلَا شَهَادَةٍ وَّالْقَلْبُ بِلَا مَعْرِفَةٍ فَكَيْفَ حَالُ الْعَبْدِ فِى اللَّحْدِ لَا يَرٰى اَحَدًا لَا اَبًا وَّ لَا اُمًّا وَّلَا اَوْلَادًا وَّلَا اِخْوَانًا وَّلَا اَصْحَابًا وَّلَا فِرَاشًا وَّلَا حِجَابًا فَلَوْ لَمْ يَرْحَمْ رَبُّهُ الْكَرِيْمُ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا عَظِيْمًا قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ اَكْثَرُ مَا لَمْ يُسْلَبِ الْاِيْمَانُ مِنَ الْعَبْدِ فِىْ وَقْتِ النَّزْعِ اَعَاذَنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ مِّنْ سَلْبِ الْاِيْمَانِ بَابٌ" فِىْ ذِكْرِ الشَّيْطَانِ كَيْفَ يُسْلَبُ الْاِيْمَانُ فِى الْخَبَرِ يَجِيْءُ الشَّيْطَانُ اِلَيْهِ فَيَجْلِسُ عِنْدَ يَسَارِهٖ وَهُوَ فِى النَّزْعِ فَيَقُوْلُ لَهُ اُتْرُكْ هٰذَا الدِّيْنَ وَقُلِ الْهَيْنِ اثْنَيْنِ حَتّٰى تَنْجُوْ مِنْ هٰذِهِ الشِّدَّةِ فَاِذَا كَانَ الْاَمْرُ كَذٰلِكَ فَالْخَطْرُ عَظِيْمٌ" فَعَلَيْكَ بِالْبُكَآءِ وَالتَّضَرُّعِ وَاِحْيَاءِ اللَّيْلَةِ وَكَثْرَةِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ حَتّٰى تَنْجُوْا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَسُئِلَ عَنْ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَىُّ ذَنْبٍ اَخْوَفُ لِسَلْبِ الْاِيْمَانِ قَالَ تَرْكُ الشُّكْرِ عَلَى الْاِيْمَانِ وَتَرْكُ خَوْفِ الْخَاتِمَةِ وَالظُّلْمُ عَلَى الْعِبَادِ وَ

اور کانوں میں قوت سماعت نہیں رہتی اور بدن بغیر روح ہو جاتا ہے۔ پھر اگر زبان بلا

شہادت اور دل بلا معرفت ہو جائے تو بندے کا قبر میں کیا حال ہوگا وہاں تو کسی کو نہیں دیکھے گا نہ باپ کو نہ ماں نہ اولاد نہ بھائی اور نہ دوستوں کو اور نہ فرش اور نہ پردہ پس اگر اس کا رب کریم رحم نہ کرے تو بلا شبہ وہ بہت بڑے نقصان میں پڑ جائے اور امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ وقت نزع جو بندے کے ایمان کو سب سے زیادہ بچاتا ہے وہ اللہ کی پناہ مانگنا ہے اور اپنے ایمان کو سلب سے بچاؤ۔

باب نمبر 8 (اس بیان میں کہ شیطان ایمان کیسے چھینتا ہے)

حدیث شریف میں ہے کہ شیطان بندے کے پاس نزع کے وقت آ کر اس کی بائیں جانب بیٹھ جاتا ہے اور اسے کہتا ہے اس دین کو چھوڑ دے اور کہہ دو خدا ہیں تا کہ تو اس سختی سے خلاصی پائے پس جب معاملہ اس طرح ہے یعنی ایمان کے سلب کو خوف بہت ہے تو تجھے گریہ وزاری اور رات کو بیدار رہنا اور رکوع وسجود کی کثرت کرنا ضروری ہے تا کہ تو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات پائے **(ایمان کے سلب ہونے کے اسباب)** اور امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ کونسے گناہ سے ایمان کے سلب کا زیادہ خطرہ ہے فرمایا ایمان پر شکر نہ کرنا اور برے خاتمہ سے بے خوف ہونا اور بندوں پر ظلم کرنا اور امام صاحب رحمتہ اللہ علیہ

قَالَ ابوْ حنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه انَّ مَنْ كَانَ فِيْه هٰذِهِ الْخِصَالُ الثَّلٰثُ فَا لَاغْلَبُ انْ يَخْرُجَ من الدُّنيا كا فِرًا نَعُوْذُ باللّٰه منْهُ الَّا مَنْ اذركَتْهُ السَّعا دةُ الا زليَةُ ويُقالُ اشدُّ الْحال على الْميّت عنْد النّزْع

الْعَطْشُ وَاحْتِرَاقُ الْكَبِدِ فَفِیْ ذٰلِکَ الْوَقْتِ یَجِدُ الشَّیْطَانُ عَلَیْهِ فُرْصَةً مِنْ نَزْعِ الْاِیْمَانِ لِاَنَّ الْمُؤْمِنَ یَعْطِشُ فِیْ ذٰلِکَ الْوَقْتِ فَیَجِیْءُ الشَّیْطَانُ عِنْدَ رَاْسِهٖ مَعَ الْقَدَحِ مِنَ الْمَآءِ جَمَدٍ فَیُحَرِّکُ الْقَدَحَ لَهٗ فَیَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ اَعْطِنِیْ مِنَ الْمَآءِ وَلَا یَدْرِیْ اَنَّهٗ شَیْطَانٌ'' فَیَقُوْلُ لَهٗ قُلْ لَا صَانِعَ لِلْعَالَمِ حَتّٰی اُعْطِیَکَ الْمَآءَ فَاِنْ لَّمْ یَجِبْهُ الْمُؤْمِنُ یَجِیْءُ اِلٰی مَوْضِعِ قَدَمَیْهِ فَیُحَرِّکُ الْقَدَحَ فَیَقُوْلُ اَعْطِنِیْ مِنَ الْمَآءِ فَیَقُوْلُ لَهٗ قُلْ کَذَبَ الرُّسُلُ حَتّٰی اُعْطِیَکَ الْمَآءَ فَمَنْ اَدْرَکَتْهُ الشَّقَاوَةُ یَجِیْبُ اِلَیْهِ لِاَنَّهٗ لَا یُطِیْقُ عَلَی الْعَطْشِ فَیَخْرُجُ مِنَ الدُّنْیَا کَافِرًا وَّ مَنْ اَدْرَکَتْهُ السَّعَادَةُ یَرُدُّ کَلَامَهٗ وَیَتَفَکَّرُ مَا اَمَامَهٗ کَمَا حُکِیَ اَنَّ اَبَا زَکَرِیَّا الزَّاهِدَ لَمَّا حَضَرَتْهُ

نے فرمایا کہ جس میں یہ تینوں عادتیں ہوں اندیشہ ہے کہ وہ دنیا سے کافر مرے ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں ہاں مگر جس کسی کی دستگیری سعادت ازلیہ کرے اور کہا گیا ہے کہ سخت تر تکلیف میت کو نزع کے وقت پیاس اور جگر سوزی کی ہوتی ہے تو اس وقت شیطان اس پر موقع پا کر ایمان چھیننے کی کوشش کرتا ہے اس لئے کہ مومن اس وقت پیاسا ہوتا ہے پس شیطان اس کے سر کے پاس ٹھنڈے پانی کا پیالہ لاتا ہے اور اس کی طرف بڑھاتا ہے تو مومن اس سے پانی مانگتا ہے اس کے فریب میں نہ آئے تو شیطان اس کے قدموں کی طرف سے آتا ہے اور پانی کا پیالہ اس کے سامنے چھلکاتا ہے تو مومن اس سے پانی مانگتا ہے۔ شیطان اسے کہتا ہے کہ نبیوں کو جھوٹا کہے (نعوذ

باللہ من ذلک) تب میں تجھے پانی دوں گا پھر جس کو ازلی بدبختی نے گھیر لیا وہ اس کی مان لے گا کیونکہ وہ پیاس پر تاب نہ لا سکے گا تو دنیا سے کافر جائے گا اور جس کی ازلی سعادت نے دستگیری کی وہ شیطان کی بات کو رد کرے گا اور اپنی آخرت کی فکر کرے گا

(موت کے وقت ایمان چھیننے کے لئے شیطان کے حیلے) حکایت ہے کہ ابوزکریا زاہد کی جب موت کا وقت قریب آیا۔

الْوَفَاةُ فَاتَاهُ صَدِيْق'' لَهٗ وَهُوَ فِيْ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ فَلَقَّنَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّد'' رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ الزَّاهِدُ بِوَجْهِهٖ وَلَمْ يَقُلْ فَقَالَ لَهٗ ثَانِياً فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ لَهٗ ثَالِثًا فَقَالَ لَآ اَقُوْلُ فَخَشِيَ صَدِيْقُهٗ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ سَاعَةٍ وَّجَدَ اَبُوْ زَكَرِيَّا خِفَّةً وَّفَتَحَ عَيْنَيْهِ وَقَالَ هَلْ قُلْتُمْ لِيْ شَيْئاً قَالُوْا نَعَمْ عَرَضْنَا عَلَيْكَ الشَّهَادَةَ ثَلٰثاً فَاَعْرَضْتَ مَرَّتَيْنِ وَقُلْتَ فِي الثَّالِثَةِ لَا اَقُوْلُ فَقَالَ اَتَانِيْ اِبْلِيْسُ وَمَعَهٗ قَدَح'' مِّنَ الْمَآءِ وَ وَقَفَ عَنْ يَمِيْنِيْ وَحَرَّكَ الْقَدَحَ وَقَالَ لِيْ اَتَحْتَاجُ اِلَى الْمَآءِ قُلْتُ بَلٰى فَقَالَ لِي قُلْ عِيْسٰے ابْنُ اللّٰهِ فَاَعْرَضْتُ عَنْهُ ثُمَّ اَتَانِيْ مِنْ قِبَلِ الرِّجْلِ فَقَالَ لِيْ كَذٰلِكَ فَاَعْرَضْتُ عَنْهُ وَفِي الْمَرَّةِ الثَّالِثَةِ قَالَ لِيْ قُلْ لَآ اِلٰهَ قُلْتُ لَا اَقُوْلُ فَضَرَبَ الْقَدَحَ عَلَى الْاَرْضِ وَوَلّٰى نَادِماً فَاَنَا رَدَدْتُّ عَلٰى اِبْلِيْسَ لَا عَلَيْكُمْ فَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وعلى هذا الخبر رُوِىَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ عَمَّارٍ رضى اللّٰهُ تعالٰى عنهُ

تو سکرات موت کے عالم میں ان کے پاس اس کا ایک دوست آیا اور اسے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے کی تلقین کی تو زاہد نے اس کی طرف سے اپنا چہرہ پھیر لیا اور نہ پڑھا پھر اس نے اسے پڑھنے کو کہا اس نے منہ پھیر لیا پھر جب اس نے تیسری بار کہا تو اس نے کہا میں نہیں پڑھتا تب اس کا دوست ناراض ہو گیا پھر جب کچھ وقت بعد ابو زکریا کو افاقہ ہوا اور اپنی آنکھوں کو کھولا اور پوچھا کیا تم نے مجھے کچھ کہا تھا لوگوں نے کہا ہاں ہم نے تم کو تین بار کلمہ پڑھنے کو کہا پس تو نے دو بار تو اپنا چہرہ پھیر لیا اور تیسری بار کہا کہ میں نہیں پڑھتا تب اس نے بتایا کہ میرے پاس اس وقت ابلیس آیا اور اس کے پاس پانی کا بھرا پیالہ تھا اور میری دائیں جانب کھڑا ہو گیا اور پیالے کو حرکت دی اور مجھ سے کہا کیا تجھے پانی کی حاجت ہے میں نے کہا ہاں تو اس نے کہا پھر عیسیٰ کو اللہ کا بیٹا کہو پس میں نے اس سے انکار کیا پھر وہ میرے پاؤں کی طرف سے آیا تو مجھے وہی کہا میں نے پھر اس کا انکار کیا اور اس نے تیسری بار مجھے کہا کہو کوئی بھی معبود نہیں میں نے کہا میں ایسا نہیں کہونگا تب اس نے پیالہ زمین پر پھینک دیا اور نادم ہو کر چل دیا تو میں نے اس وقت شیطان کی بات کو رد کیا تھا تمہاری بات کا انکار نہیں کیا تھا پس میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کا خاص بندہ اور رسول ہے اور اس حدیث کی بناء پر حضرت منصور بن عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا

انہ قَالَ اذا اَدنٰی مَوْتُ الْعَبْد قُسِم حَالُهُ عَلٰی خَمْسَهِ اَوْجهِ اَلْمَالُ لِلْوارث والرُّوْحُ لِملكِ الْموْة وللَحْمُ لِلدِّيْدَانِ وَالْعَظْمُ لِلتُّراب

وَالْحَسَنَاتُ لِلْخُصَمَآءِ فَذَهَبَ الْوَارِثُ بِالْمَالِ وَذَهَبَ الدُّوْدُ بِاللَّحْمِ وَذَهَبَ التُّرَابُ بِالْعَظْمِ وَذَهَبَ الْخُصَمَآءُ بِالْحَسَنَاتِ وَيَالَيْتَ الشَّيْطَانُ لَا يَذْهَبُ بِالْاِيْمَانِ عِنْدَ الْمَوْتِ فَاِنَّهُ يَكُوْنُ فِرَاقًا مِّنَ الرَّبِّ فَاِنَّ فِرَاقَ الرُّوْحِ مِنَ الْجَسَدِ غَيْرُ فِرَاقِ الرَّبِّ فَاِنَّهُ فِرَاقٌ لَا بَدَلَ مِنْهَا بَابٌ فِیْ ذِكْرِ الرُّوْحِ فِی الْخَبَرِ اِذَا فَارَقَ الرُّوْحُ مِنَ الْبَدَنِ نُوْدِیَ مِنَ السَّمَآءِ ثَلٰثُ صَيْحَاتٍ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَتَرَكْتَ الدُّنْيَا اَمِ الدُّنْيَا تَرَكَتْكَ اَجَمَعْتَ الدُّنْيَا اَمِ الدُّنْيَا جَمَعَتْكَ اَقَبَلْتَ الدُّنْيَا اَمِ الدُّنْيَا قَبِلَتْكَ وَاِذَا وُضِعَ عَلَى الْمُغْتَسَلِ نُوْدِیَ مِنَ السَّمَآءِ بِثَلٰثِ صَيْحَاتٍ يَا ابْنَ آدَمَ اَيْنَ الْقَوِیُّ فَمَا اَضْعَفَكَ وَاَيْنَ لِسَانُكَ لُفَصِيْحُ فَمَا اَسْكَنَكَ وَاَيْنَ اُذُنُكَ السَّامِعُ فَمَا اَصَمَّكَ وَاَيْنَ اَحِبَّاؤُكَ

(مرنے کے بعد آدمی کا حال پانچ طرح کا ہے) جب بندہ کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو اس کا حال پانچ طرح پر تقسیم ہوتا ہے مال ورثاء کے لئے روح ملک الموت کے لئے گوشت کیڑوں کے لئے ہڈیاں مٹی کے لئے اور نیکیاں حقوق طلب کرنے والوں کے لئے تو بعد از موت مال ورثاء لیجاتے ہیں اور روح ملک الموت لیجاتا ہے اور گوشت کیڑے کھا جاتے ہیں اور ہڈیاں مٹی کھا جاتی ہے اور نیکیاں حقوق مانگنے والے لیجاتے ہیں اور کاشکہ شیطان ایمان کو بوقت موت نہ لیجائے کیونکہ ایمان کا جانا رب سے جدائی ہے اور بیشک روح کی جسم سے جدائی رب سے جدائی

نہیں رب سے جدائی تو وہ چیز ہے جس کا کوئی بدل نہیں ہوسکتا۔ باب نمبر 9 (روح

کے بیان میں) حدیث میں ہے کہ جب روح بدن سے جدا ہوتی ہے تو

آسمان سے تین بار آواز آتی ہے کہ اے ابن آدم کیا تو نے دنیا چھوڑ دی یا دنیا نے تجھے

چھوڑ کیا تو نے دنیا جمع کی یا دنیا نے تجھے جمع کیا؟ کیا تو نے دنیا قبول کی یا دنیا نے

تجھے قبول کیا اور جب اسے تختہ غسل پر رکھا جاتا ہے تو آسمان سے تین بار آواز دی جاتی

ہیں کہ اے ابن آدم تیرا قوی بدن کہاں ہے اب کس چیز نے اسے ضعیف کر دیا ہے اور

تیری فصیح زبان کہاں ہے اسے کس چیز نے خاموش کر دیا اور تیرے سننے والے کان

کہاں ہیں تو اب انہیں کس نے بہرا کر دیا اور تیرے پیارے دوست کہاں ہیں۔

فمن اوحشک اذ وُضع فی الکفن نُودِیَ بثلثِ صیحاتٍ یا بن

ادم طوبی لک ان کانَ مَا واکَ الجنانُ وَالوَیلُ لک اِنْ کان مَا

واک النیران یا بن آدم طُوبی لکَ انْ کانَ صَاحبُک رضوان

اللہ والویل لک انْ کان صاحبک سخط اللّٰہِ یا بن آدم قد

تذھبُ اِلی سفرٍ طویلٍ بغیرِ زادٍ وَتُخرجُ مِنْ مَنْزِلکَ فلا ترْجع

الیہ ابدا وتصیرُ اِلی بَیت الا ھُوال وَاذا وُضِعَ علَی الْجنازۃِ نُودی

بثلث صیحات یا بن آدم طوبی لکَ اِنْ کانَ عملُک خیرا

وَالویل لک ان کان عملک شرًا وَطوبٰی لکَ اِنْ کُنت تآ نبا

وَصاحبک رضوان اللہ والویل لک ان کانَ صَاحِبُک سخط

اللّٰہ واذا وُضعتُ للصّلٰوۃ نوُدی بثلث صیحات یا بن آدم کلّ عمل عملتہ تراہ فی ھذہ السّاعۃ فان کان عملک خیرا تراہ خیرا وان کان عملک شرا تراہ شرا طوبی لک ان کُنت اصلحت عمرک والویل لک ان کُنت ضیعت عُمرک واذ وُضعت الجنازۃ

اب کس نے تجھے تنہا کر دیا اور جب اسے کفن میں لپیٹا جاتا ہے تو تین آوازیں آتی ہیں کہ ابن آدم خوشی ہے تیرے لئے اگر تیرا ٹھکانہ جنت ہے اور خرابی ہے تیرے لئے اگر تیرا ٹھکانہ آگ ہے اور اے ابن آدم تیری خوش بختی ہے اگر تیرا ساتھی اللہ کی رضا ہو اور بربادی ہے تیرے لئے اگر تجھ پر اللہ کی ناراضگی ہے۔ اے ابن آدم تحقیق تو طویل سفر کی طرف بغیر زادراہ کے جا رہا ہے اور تو جس گھر سے نکل رہا ہے اس کی طرف نہیں آئے گا اور تو خوف ناک گھر کی طرف چلا جائے گا اور جب اسے قبرستان لے جانے کو چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو تین بار آوازیں دی جاتی ہیں کہ اے ابن آدم تیرے لئے خوشی ہے اگر تیرے عمل اچھے تھے اور تیری خرابی ہے اگر تیرے عمل برے تھے اور تیرے لئے خوشی ہے اگر تو توبہ کرنے والا ہے کہ تیرے لئے اللہ کی رضا ہے اور تیرے لئے خرابی ہے اگر تجھ پر اللہ کی ناراضگی ہے اور جب جنازہ کے لئے رکھا جاتا ہے تو تین بار ندا آتی ہے کہ اے ابن آدم ہر عمل جو تو نے کیا اسے اب دیکھ لیا اگر اچھا تھا تو اچھا دیکھا اور برا تھا تو برا دیکھا خوشی ہے تیرے لئے اگر تو نے اپنی زندگی اصلاح و نیکی میں گزاری اور خرابی ہے تیرے لئے اگر تو نے اپنی زندگی کو ضائع کیا اور جب میت کی

چار پائی قبر کے کنارے رکھی جاتی ہے تو اسے زمین تین بار آواز دیتی ہے کہ اے ابن آدم جب تو میری پشت پر تھا تو ہنستا تھا اب میرے پیٹ میں روتا ہوا جائے گا۔

عَلٰي شَفِيرَةِ الْقَبْرِ نُودِیَ بِثَلٰثِ صَيْحَاتٍ يَابْنَ آدَمَ كُنْتَ عَلٰى ظَهْرِیْ ضَاحِكًا وَّصِرْتَ فِیْ بَطْنِیْ بَاكِيًا وَّكُنْتَ عَلٰى ظَهْرِیْ فَرِحًا وَّفَصِرْتَ فِیْ بَطْنِیْ حَزِيْنًا وَّكُنْتَ عَلٰى ظَهْرِیْ نَاطِقًا وَّصِرْتَ فِیْ بَطْنِیْ سَاكِتًا وَّاِذَا اَدْبَرَ النَّاسُ عَنْهُ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَا عَبْدِیْ بَقِيْتَ وَحِيْدًا فَرِيْدًا وَّتَرَكُوْكَ فِیْ ظُلْمَةِ الْقَبْرِ وَقَدْ عَصَيْتَنِیْ لِاَجْلِهِمْ فَاِنَّهٗ اَرْحَمُ عَلَيْكَ الْيَوْمَ رَحْمَةً يَّتَعَجَّبُ مِنْهَا الْخَلَائِقُ وَاَنَا اَشْفَقُ عَلَيْكَ مِنَ الْوَالِدَةِ بِوَلَدِهَا بَاب" فِیْ ذِكْرِ نِدَآءِ الْاَرْضِ وَالْقَبْرِ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ الْاَرْضَ يُنَادِیْ كُلَّ يَوْمٍ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ يَقُوْلُ يَابْنَ آدَمَ تَسْعٰى عَلٰى ظَهْرِیْ وَمَصِيْرُكَ فِیْ بَطْنِیْ وَتَعْصِیْ عَلَیَّ وَتُعَذَّبُ فِیْ بَطْنِیْ وَتَضْحَكُ عَلٰى ظَهْرِیْ وَتَبْكِیْ فِیْ بَطْنِیْ وَتَاكُلُ الْحَرَامَ عَلٰى ظَهْرِیْ وَتَاكُلُ الدُّوْدُ لَحْمَكَ فِیْ بَطْنِیْ وَتَفْرَحُ عَلٰى ظَهْرِیْ وَتَحْزَنُ فِیْ بَطْنِیْ وَتَسْمَنُ بِالْحَرَامِ عَلٰى ظَهْرِیْ وَتَذُوْبُ فِیْ بَطْنِیْ وَتَخْتَالُ عَلٰى ظَهْرِیْ

اور جب تو میری پشت پر تھا تو خوش تھا اب تو میرے پیٹ میں غمناک ہوکر جائے گا تو میری پشت پر ناطق تھا اب مجھ میں خاموش رہیگا اور جب لوگ اسے دفنا کر پلٹتے ہیں تو

اللہ عزوجل فرماتا ہے اے میرے بندے اب تو تنہا رہیگا تیرے پیارے تجھے اندھیری قبر میں چھوڑ گئے جن کے لئے تو نے میری نافرمانی کی پس آج تجھ پر رحمت کرتا ہوں جس پر مخلوق حیران رہے گی اور میں اس سے بڑھ کر تجھ پر شفیق ہوں کہ جتنی شفقت باپ کو اپنی اولاد پر ہوتی ہے۔

باب نمبر 10 (زمین اور قبر کے ندا کرنے میں) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہر دن زمین دس کلموں کے ساتھ ندا کرتی ہے کہ اے ابن آدم اب تو میرے پیٹھ پر بھاگتا ہے آخر تیرا ٹھکانہ میرا پیٹ ہوگا اور میری پیٹھ پر نافرمانی کرتا ہے آخر میرے پیٹ میں تجھے عذاب ہوگا اور میری پیٹھ پر ہنستا ہے پھر میرے پیٹ میں روتا آئے گا اور اب میری پشت پر حرام کھاتا ہے میرے پیٹ کے اندر تیرا گوشت کیڑوں کی غذا ہوگا اور اب تو میری پشت پر خوش ہے اور پھر میرے پیٹ میں غم کرے گا اور اب تو میری پشت پر پلتا ہے۔ پھر میرے پیٹ میں پگھلے گا اور اب میری پشت پر اتراکر چلتا ہے پھر میرے میں عاجز بن کے آئے گا۔

تَذِلُّ فِيْ بَطْنِيْ وَتَمْشِيْ سُرُوْرًا عَلٰى ظَهْرِيْ وَتَقَعُ حَزِيْنًا فِيْ بَطْنِيْ وتَمْشِيْ فِيْ النُّوْرِ عَلٰى ظَهْرِيْ وَتَقَعُ فِيْ الظُّلُمٰتِ فِيْ بَطْنِيْ وَتَمْشِيْ مع الجماعة عَلٰى ظَهْرِيْ وتَقَعُ وحِيْدًا فِيْ بطْنِيْ و فِيْ الْخبر اَنَّ الْقبْر يُنادِىْ كُلَّ يوْمٍ بِثلٰث مرّاتٍ بِثلٰثِ كلِمٰتٍ يَقُوْلُ انا بَيْتُ الْوحْدة و انا بَيْتُ الظُّلْمةِ وَانا بيْتُ الدُّوْدِ فما ذا اَعْددْتَ لِىْ وَيُقَالُ انّ الْقبْر يُنادِىْ كُلَّ يوْمٍ خمس مرّاتٍ يَقُوْلُ انا بيْتُ الْوحْدة

فَـاحْـمِـلْ مُوْنِسًا وَّهُوَ قِرَآءَ ةُ الْـقُـرْآنِ وَاَنَـا بَيْـتُ الظُّلْمَةِ فَاحْمِلْ سِرَاجًا وَّهُوَ الصَّلوٰةُ فِي اللَّيْلِ وَ اَنَا بَيْتُ التُّرَابِ فَاحْمِلْ اِلَيَّ فِرَاشًا وَّهُـوَ الْـعَمَلُ الصَّالِحُ وَاَنَا بَيْتُ الْاَفَاعِيْ وَالْعَقَارِبِ فَاحْمِلْ التِّرْيَاقَ وَهُـوَ الصَّدَقَةُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاهْرَاقُ الدُّمُوْعِ وَاَنَا بَيْتُ سُؤَالِ مُنْكَرٍ وَنَكِيْرٍ فَاَكْثِرْ عَلٰى ظَهْرِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ'' رَّسُوْلُ الـلّٰهِ بابٌ'' فِيْ ذِكْرِ نِدَآءِ الرُّوْحِ بَعْدَ الْخُرُوْجِ وَفِي الْخَبْرِ رُوِيَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ قَاعِدَةً مُّرَبَّعَةً فِيْ

اور آج تو مجھ پر خوشی سے چلتا ہے پھر تو مجھ میں غمناک ہوگا اور آج تو میرے اوپر روشنی میں چلتا ہے کل تو میرے اندر اندھیرے میں رہے گا آج تو میرے پر پیاروں کے ساتھ ہے کل تو میرے اندر تنہا رہے گا اور حدیث مبارکہ میں ہے کہ قبر ہر دن تین بار تین کلموں کے ساتھ ندا دیتی ہے کہتی ہے کہ میں وحشت کا گھر ہوں اور میں کیڑوں کا گھر ہوں اور میں اندھیرا گھر ہوں تو نے میرے لئے کیا تیاری کی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ قبر ہر دن پانچ بار ندا کرتی ہے کہتی ہے میں تنہائی کا گھر ہوں اپنے ساتھ ساتھی لا اور وہ قراءت قرآن ہے اور میں اندھیرا گھر ہوں اپنے ساتھ چراغ لا اور وہ تہجد کی نماز ہے اور میں مٹی کا گھر ہوں اپنے ساتھ بچھونا لا اور وہ نیک عمل ہیں اور میں سانپوں اور بچھوؤں کا گھر ہوں اپنے ساتھ تریاق لا اور وہ صدقہ اور بسم اللہ پڑھنا اور خوف خدا میں اشکبار ہونا ہے اور میں منکر ونکیر کے سوال کی جگہ ہوں تو میری پشت پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے کی کثرت کر۔

باب نمبر 11 (روح کے نکلنے کے بعد کی ندا کے بیان میں)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ فرمایا میں گھر میں چارزانوں ہو کر بیٹھی تھی کہ

اَلْبَیْتِ اِذْ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَقُوْدَ لَہٗ کَمَا کَانَ عَادَتِیْ عِنْدَ مَجِیْئِہٖ اِلَیَّ فَقَالَ اجْلِسِیْ مَکَانَکِ یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ فَقَعَدْتُّ فَوَضَعَ رَاْسَہٗ فِیْ حُجْرِیْ وَنَامَ مُسْتَلْقِیًا عَلٰی قَفَاہُ فَطَلَبْتُ شَیْبَۃً فِیْ لِحْیَتِہٖ فَرَاَیْتُ فِیْھَا تِسْعَۃَ عَشَرَ شَعْرَۃً بَیْضَاءَ فَتَفَکَّرْتُ فِیْ نَفْسِیْ فَقُلْتُ اِنَّہٗ یَخْرُجُ مِنَ الدُّنْیَا وَیُبْقٰی اُمَّتُہٗ بِلَا نَبِیَ فَبَکَیْتُ حَتّٰی سَالَ دَمْعِیْ عَلٰی خَدِّیْ وَتَقَاطَرَتْ مِنْہُ عَلٰی وَجْہِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَانْتَبَہَ مِنَ النَّوْمِ وَقَالَ مَا الَّذِیْ اَبْکَاکِ یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ فَقَصَصْتُ عَلَیْہِ الْقِصَّۃَ ثُمَّ قَالَ یَآ اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَیُّ حَالٍ اَشَدُّ عَلَی الْمَیِّتِ فَقُلْتُ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَقَالَ بَلٰی قُوْلِیْ اَنْتِ فَقُلْتُ لَا یَکُوْنُ الْحَالُ اَشَدُّ مِنْ وَّقْتِ خُرُوْجِہٖ مِنْ دَارِہٖ یَعْدُوْنَہٗ اَوْلَادُہٗ خَلْفَہٗ وَیَقُوْلُوْنَ یَا وَالِدَہٗ وَیَا اُمَّاہُ وَیَقُوْلُ الْوَالِدُ وَوَابْنَاہُ فَقَالَ ھٰذَا شَدِیْدٌ'' عَلَیْہِ وَاِنَّہٗ لَا شَدُّ مِنْہُ ثُمَّ قَالَ اَیُّ حَالٍ اَشَدُّ عَلَی الْمَیِّتِ قُلْتُ لَا یَکُوْنُ الْحَالُ اَشَدَّ عَلَی الْمَیِّتِ مِنْ اَنْ یُّوْضَعَ فِیْ لَحْدِہٖ وَیُھَالُ عَلَیْہِ التُّرَابُ

رسول اللہ ﷺ تشریف لائے پس میں نے چاہا کہ آپ کی تعظیم کو کھڑی ہو جاؤں جیسا کہ آپ کی آمد پر کھڑا ہونا میری عادت تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا اے ام المومنین اپنی جگہ بیٹھی رہے پس میں بیٹھ گئی تو آنحضرت ﷺ میری گود میں اپنا سر رکھ کر پشت کے بل محو خواب ہو گئے تو میں آپ کی ریش مبارک کے سفید بال ڈھونڈنے لگی تو میں نے انیس سفید بال دیکھے پس میں اپنے دل میں فکر کرنے لگی اور جی میں کہنے لگی کہ آپ تو دنیا سے تشریف لے جائیں گے اور امت نبی سے محروم ہو جائے گی تو میں رونے لگی حتی کہ میرے آنسو میرے رخساروں پر بہنے لگے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے پر ٹپکنے لگے تو آپ نیند سے بیدار ہوئے اور فرمایا اے ام المومنین تمہارے آنسو ٹپکنے کا کیا سبب ہے تو میں نے آپ کو اپنا واقعہ سنا دیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے ام المومنین کونسا حال میت پر زیادہ سخت ہوتا ہے میں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانیں تو فرمایا اری کچھ تو بتاؤ تو میں نے عرض کی سب سے زیادہ اس کا اپنے گھر سے نکلتے وقت کا حال سخت ہوتا ہے جب کہ اس کی اولاد اس کا جنازہ کے پیچھے بھاگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے باپ اے ہماری والدہ اور اگر بیٹے کا جنازہ ہو تو باپ روتا ہے کہتا ہے اے میرے بیٹے پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا واقعی یہ حال اس پر بہت دشوار ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی حال سخت نہیں پھر پوچھا اس کے علاوہ میت پر کونسا دشوار حال ہوتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا اس وقت حال میت پر زیادہ مشکل ہوتا ہے جب اسے قبر میں اتار کر اس پر مٹی ڈالتے ہیں۔

وَيَرْجِعُ عَنْهُ اَقْرِبَاؤُهُ وَاَوْلَادُهُ وَاَحِبَّاؤُهُ وَيُسَلِّمُوْنَهُ اِلَى اللّٰهِ

تَعَالٰی مَعَ عَمَلِہٖ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ ھٰذَا شَدِیْدٌ'' عَلَیْہِ وَاَنَّہٗ لَا شَدُّ مِنْہُ ثُمَّ قَالَ اَیُّ حَالٍ اَشَدُّ عَلَی الْمَیِّتِ قُلْتُ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَقَالَ اِعْلَمِیْ یَا عَائِشَۃُ اِنَّ اَشَدَّ الْحَالِ عَلَی الْمَیِّتِ حِیْنَ یَدْخُلُ الْغَسَّالُ دَارَہٗ لِیُغَسِّلَہٗ' وَیُخْرِجُ الثِّیَابَ مِنْ بَدَنِہٖ وَیُخْرِجُ خَاتِمَ الشَّبَابِ مِنْ اَصَابِعِہٖ وَیَنْزِعُ قَمِیْصَ الْعُرُوْسِ مِنْ بَدَنِہٖ وَیَرْفَعُ عَمَامَۃَ الشَّیْخِ وَالْفَقِیْہِ وَالْقَاضِیْ مِنْ رَّاْسِہٖ فَعِنْدَ ذٰلِکَ یُنَادِیْ رُوْحُہٗ' حِیْنَ یَرٰی نَفْسَہٗ' عَارِیًا بِصَوْتٍ حَزِیْنٍ یَسْمَعُہٗ' کُلُّ الْخَلَآئِقِ اِلَّا الثَّقَلَیْنِ فَیُنَادِیْ یَا غَسَّالُ بِاللّٰہِ عَلَیْکَ اَنْ تَنْزِعَ ثِیَابِیْ بِرِفْقٍ فَاِنِّیْ اَلْآنَ اِسْتَرَحْتُ مِنْ مُّخَالِبِ مَلَکِ الْمَوْتِ فَاِذَا اَصَبَّ عَلَیْہِ الْمَآءَ صَاحَتِ الرُّوْحُ کَذٰلِکَ یَقُوْلُ یَا غَسَّالُ لَا تَجْعَلِ الْمَآءَ حَارًّا وَّلَا بَارِدًا وَّلَا تَصُبَّ عَلَیَّ الْمَآءَ حَارًّا وَلَا بَارِدًا فَاِنَّ جَسَدِیْ مَجْرُوْحٌ'' بِنَزْعِ الرُّوْحِ

اور اس کے اقارب و اولاد اور دوست اسے اللہ کو سونپ کر اس کے پاس سے واپس لوٹتے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا اے ام المومنین یہ حال اس پر سخت ہوتا ہے مگر اس سے بھی کوئی حال اس پر زیادہ مشکل ہوتا ہے پھر فرمایا وہ کونسا وقت ہے جو اس پر سب سے زیادہ مشکل آتا ہے تو میں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانیں تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جان لے کہ تحقیق سب سے زیادہ مشکل وقت میت پر وہ آتا ہے۔ جب کہ اس کے گھر میں غسل دینے والا داخل ہوتا ہے اور اس کے جسم سے

کپڑے اتارتا ہے اور اس کی جوانی کے وقت کی انگوٹھی اس کی انگلی سے نکالتا ہے اور سہاگ کے کپڑے اس کے جسم سے اتارتا ہے اور شیخ وفقیہ وقاضی کی دستار اس کے سر سے اتار دیتا ہے پس اس وقت اس کی روح ندا دیتی ہے جب کہ وہ اپنے کو برہنہ دیکھتا ہے درد بھری آواز سے اسے تمام مخلوق سنتی ہے سوائے جن وانس کے پس وہ ندا کرتا ہے اے غسل دینے والے! تجھے اللہ کی قسم میرے کپڑے نرمی کے ساتھ اتار پس بے شک میں نے ابھی ملک الموت کے چنگل سے آرام پایا پھر جب اس پر پانی ڈالتا ہے تو روح فریاد کرتی ہے کہتی ہے اے غسل دینے والے پانی کو زیادہ گرم اور زیادہ ٹھنڈا نہ کر اور مجھ پر پانی زیادہ گرم اور نہ زیادہ ٹھنڈا نہ ڈال پس بے شک میرا جسم روح نکلنے کی وجہ سے زخمی ہے۔

فَاِذَا غَسَّلَه‘ یَقُوْلُ بِاللّٰہِ عَلَیْکَ یَا غَسَّالُ لَاتَمَسَّنِیْ بِقُوَّتِکَ فَاِنَّ جَسَدِیْ مَجْرُوْحٌ بِخُرُوْجِ الرُّوْحِ فَاِذَا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ وَوَضَعَه‘ فِیْ کَفْنِهٖ وَ شُدَّ مَوْضِعُ قَدَمَیْهِ نَادَاهُ بِاللّٰہِ عَلَیْکَ یَا غَسَّالُ لَا تَشُدُّ الْکَفَنَ عَلٰی رَاْسِیْ حَتّٰی یَرٰی وَجْهِیْ اَهْلِیْ وَاَوْلَادِیْ وَاَقْرِبَآءِ یْ فَاِنَّ هٰذَا اٰخِرُ رُؤْیَتِیْ لَهُمْ فَاِنِّیْ لِیَوْمَ اُفَارِقُهُمْ وَلَا اَرَاهُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَاِذَا اَخْرَجُوْ الْمَیِّتَ مِنْ دَارِهٖ نَادٰی بِاللّٰہِ یَا جَمَاعَتِیْ لَا تُعَجِّلُوْنِیْ حَتّٰی اُوَدِّعَ دَرِیْ وَاَهْلِیْ وَمَا لِیْ ثُمَّ یُنَادِیْ بِاللّٰہِ تَرَکْتُ امْرَاَتِیْ اَرْمَلَةً فَعَلَیْکُمْ اَنْ لَّا تُؤْذُوْهَا وَاَوْلَادِیْ یَتِیْماً فَعَلَیْکُمْ اَنْ لَّا تُؤْذُوْهُمْ فَاِنِّی الْیَوْمَ اُخْرِجُ مِنْ دَارِیْ وَلَا اَرْجِعُ اِلَیْهِمْ اَبَدًا

فَاِذَاحَمَلُوْہُ عَلَى الْجَنَازَۃِ یَقُوْلُ بِا للّٰہِ یَا جَمَا عَتِیْ لَا تُعْجِلُوْ نِیْ حَتّٰی
اَسْمَعَ صَوْتَ اَھْلِیْ وَاَوْلَادِیْ وَاَقْرِ بَـآءِ یْ فَـاِ نِّی الْیُوْمَ اُخْرِجُ
اُفَارِقُھُمْ اِلٰی یَوْمَ الْقِیٰـمَۃِ وَاِذَ اوُضِعَ عَلٰی سَرِیْرِالْجَنَازَۃِ وَخَطُوْا
بِھَاثَلٰثَ خُطُوٰتٍ یُّنَا دِیْ بِصَوْۃٍ یَسْمَعُہٗ کُلُ شَئیٍ اِلَاَّ الثَّقَلَیْنِ یَا

پھر جب اس کو غسل دیتا ہے تو میت کہتی ہے اے غسل دینے والے تجھے اللہ کی قسم مجھے زور سے مت چھو پس بے شک میرا جسم روح نکلنے کے سبب زخمی ہے پس جب اس کے غسل سے فارغ ہوتا ہے اور اس کو اس کے کفن میں لپیٹتا ہے اور اس کے قدموں کی طرف سے کفن کو باندھتا ہے تو میت اسے پکار کر کہتی ہے تجھے اللہ کی قسم اے غسل دینے والے کفن کو میرے سر کی طرف سے نہ باندھ جب تک کہ میرے چہرے کو میرے اہل وعیال اور اقارب نہ دیکھ لیں۔ پس بے شک ان کے دیکھنے کا آخری دن اور اخری وقت ہے بے شک آج میں ان سے بچھڑنے والا ہوں اور پھر میں ان کو قیامت تک نہ دیکھ سکوں گا اور جب میت کو لوگ اس کے گھر سے نکالتے ہیں تو وہ پکار کر کہتی ہے کہ اے لوگو مجھے لے جانے میں جلدی نہ کرو جب تک کہ میں اپنے گھر اور اہل خانہ کو اور مال کو الوداع نہ کہہ لوں۔ پھر ندا دیتی ہے کہ اللہ کی قسم میں نے اپنی بیوی کو بیوہ چھوڑا ہے پس تم پر لازم ہے کہ اسے تکلیف نہ پہنچاؤ اور میں نے اپنی اولاد کو یتیم چھوڑا ہے پس تم پر لازم ہے کہ انہیں اذیت نہ دو پس بے شک میں آج اپنے گھر سے نکالا جارہا ہوں پھر ان کی طرف کبھی نہیں لوٹوں گا پھر جب اس کو چار پائی پر اٹھاتے ہیں تو میت کہتی ہے اے اٹھانے والو تمہیں اللہ کی قسم مجھے جلدی نہ لے جاؤ یہاں تک کہ میں اپنی

آواز اہل وعیال اور اقارب کو سنا نہ لوں پس بے شک میں آج کے دن ان سے قیامت تک جدا ہو رہا ہوں پھر جب اس کو جنازے کی چار پائی پر لٹا کر چلتے ہیں تو ان کے تین قدم چلنے کے بعد میت بلند آواز سے ندا کرتی ہے کہ اس کی آواز کو سوائے جن و انس کے ہر چیز سنتی ہے۔

اَحِبَّا ئِــیْ وَیـآ اِخْـوَانِی وَیآ اَوْلَادِيْ لَاتغرَّ نَّکُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیا کَمَا غرَّ تْـنِـيْ وَلَا تَـلْـعَـبُ بِـکُـمُ الدُّنْیا کَمَا لَعِبَتْنِیْ فَاعْتَبِرُوْا یَآ وِلِی الاَ بْصَارِ لَـعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ فَاِ نِّیْ خَلَفْتُ مَاجَمَعْتُ لِوَ رَثَتِیْ وَاَنْتُمْ تَعِیْشُوْنَ مِنْ وَّرَآئِیْ وَلَا تَـحْـمِـلُـوْنَ مِـنْ خَطَایَآئِیْ شَئْیاً وَّلَدَّیَانُ یُحَاسِبُنِي وَاَنْتُمْ تَـنْـسَوْ نِنِیْ وَتَدْ عَوْنِیْ ثُمَّ لَا تَبْتَغُوْ نِیْ فَاِذَا صَلُّوْ اعَلَی الْجَنَازَۃِ وَرَجَعَ بَـعْضُ اَھْلِہٖ وَاَصْدِقَآئِہٖ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ یَقُوْلُ بِاللّٰہِ یَآ اِخْوَانِیْ اِنِّی کُنْتُ اَعْـلَـمُ اَنَّ الْمَیِّتَ تُنْسٰی لٰکِنْ لَّا تَنْسَوْ نِیْ بِھٰذِہِ السُّرْ عَۃِ رَجَعْتُمْ قَبْلَ اَنْ دَفَـنْـتُـمُـوْ نِـیْ فَاِذَا وَضَعُوْا فِیْ لَحْدِہٖ یَقُوْلُ بِا للّٰہِ یَا وُرَّاثِیْ اِنِّیْ قَدْ جَـمَـعْـتُ مَـا لاً کَثِیْـراً فِی الدُّنْیَا وَتَرَکْتُ لَکُمْ فَلَا تَنْسَوْنِیْ بِکَسْرَۃِ خُبْـزِ کُـمْ وَعَـلَّـمْتُکُمُ الْقُرْآنَ وَالْاَ دَبَ فَلَا تَنْسَوْ نِیْ بِدُعَآئِکُمْ وَاِذَا رَجَـعُـوْا بَـعْـدَ دَفْنِہٖ یَقُوْلُ یَا اِخْوَانِیْ اِنِّیْ کُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّ الْمَیِّتَ اَبْرَ دُ مِـنَ الـزَّمْھَرِیْرِ فِیْ قُلُوْبِ الْاَ حْیَآءِ وَلٰکِنْ لَّا تَنْسَوْ نِیْ بِھٰذِہِ السُّرْ عَۃِ وَعَلٰی ھٰذَا حُکِيَ عَنْ اَبِیْ قُلَا بَۃَ اَنَّہٗ رَاٰی

کہ اے میرے دوستوں اور اے میرے بھائیوں اور اے میری اولاد تم کو

دنیا کی زندگی دھوکہ نہ دے جیسے اس نے مجھے دھوکہ دیا اور تم سے دنیا نہ کھیلے جیسے وہ مجھ سے کھیلی پس اے آنکھوں والوں عبرت حاصل کرو تا کہ تم فلاح پاؤ پس تحقیق میں پیچھے چھوڑ چلا جو کچھ جمع کیا اپنے وارثوں کے لئے تو تم اے وارثو! تم میرے بعد عیش کرو اور میرے گناہوں سے تم کچھ بوجھ نہ اٹھاؤ قرض خواہ مجھ سے حساب مانگتے ہیں اور تم مجھے بھولتے ہو اب چھوڑو مجھے خاک میں پھر نہ بلانا پھر جب وہ اس پر نماز جنازہ پڑھتے ہیں اور نمازیوں میں سے کچھ اس کے گھر والے اور دوست واپس لوٹتے ہیں تو میت کہتی ہے اللہ کی قسم اے میرے بھائیوں تحقیق میں جانتا ہوں کہ بے شک میت کو لوگ بھول جاتے ہیں لیکن مجھے نہ بھولنا اس جلدی کے ساتھ کہ لوٹ جاؤ تم مجھے دفن کرنے سے پہلے تو جب وہ اسے لحد میں اتارتے ہیں تو میت کہتی ہے کہ اللہ کی قسم اے میرے وارثوں بے شک میں دنیا میں مال کثیر جمع کیا اور تمہارے لئے چھوڑ آیا پس مجھے نہ بھولنا تم کھانا کھاتے وقت مجھے یاد رکھنا میں نے تمہیں قرآن اور ادب سکھایا پس مجھے تم اپنی دعا میں نہ بھولنا اور جب وہ اس کے دفن کے بعد واپس لوٹتے ہیں تو میت کہتی ہے اے میرے بھائیوں بے شک میں جانتا ہوں کہ تحقیق میت دوستوں کے دلوں میں زمہریر سے بھی ٹھنڈی ہوتی ہے لیکن تم مجھے اس جلدی سے نہ بھولنا (**حضرت ابو قلابہ کا خواب میں مقبرہ دیکھنا**) اور اسی کے متعلق حضرت ابو قلابہ سے ہے کہ تحقیق انہوں نے خواب میں

فی المنام مقبرۃ کان قبورھا قد انشقت وخرج منھا امواتھا وقعدوا علی شفیرۃ لقبور وکان بین یدی کل واحد منھم طبق

مِنْ نُوْرٍ وَّرَاٰی فِیْمَا بَیْنَھُمْ رَجُلًا مِّنْ جِیْرَانِھِمْ وَلَمْ یَرَ بَیْنَ یَدَیْہِ طَبَقًا

مِّنْ نُوْرٍ وَّسَاَ لَہٗ وَقَالَ مَا لِیْ لَا اَرٰی بَیْنَ یَدَیْکَ طَبَقَ النُّوْرِ فَقَالَ اِنَّ

لِھٰٓؤُلَاءِ اَوْلَادًا وَّاَصْدِقَآءَ یَدْعُوْنَ لَھُمْ وَیَتَصَدَّقُوْنَ لِاَ جْلِھِمْ وَ ھٰذَا

النُّوْرُ مِمَّا بَعَثُوْا اِلَیْھِمْ وَکَانَ لِیْ اِبْنٌ '' غَیْرُ صَالِحٍ لَّا یَدْ عُوْ وَلَا

یَتَصَدَّقُ لِاَ جْلِیْ وَلِھٰذَا لَا النُّوْرَ لِیْ وَاَنَاا خَجِلُ بَیْنَ جِیْرَ انِیْ فَلَمَّا

اَنْتَبَہَ اَبُوْ قَلَا بَۃَ دَعَا اِبْنَہٗ وَاَخْبَرَہٗ بِمَا رَاٰی فَقَالَ اُلِابْنُ اِنِّیْ قَدْ تُبْتُ

عَلٰی یَدَیْکَ وَلَا اَرْجَعُ اِلٰی مَا کُنْتُ عَلَیْہِ اَبَدًا وَّاَنَا لَا اَغْفَلُ مِنْہُ مَا

کُنْتُ حَیًّا فَاشْتَغَلَ فِی الطَّاعَاتِ وَالدُّعَآءِ لِاَ بِیْہِ وَالصَّدَقَۃِ لِاَجْلِہٖ

فَلَمَّا مَضٰی عَلَیْہِ مُدَّۃٌ '' رَاٰی اَبُوْ قَلَا بَۃَ فِیْ مَنَا مِہٖ ذٰلِکَ الْمَقْبَرَ ۃَ عَلٰی

حَالِھَا وَرَاٰی نُوْرًا اَضْوَءَ مِنَ الشَّمْسِ وَاَکْثَرَ مِنْ نُوْرِ اَصْحَابِہٖ فَقَالَ یَااَ

بَا قُلَا بَۃَ جَزَاکَ اللّٰہُ تَعَالٰی

ایک مقبرہ کو دیکھا کہ اس کی سب قبریں پھٹ گئیں ہیں اور ان سے مردے باہر نکل کر قبروں کے کنارے بیٹھ گئے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کے سامنے نور کا طبق تھا تو ابو قلابہ نے ان کے درمیان ان کے ہمسایوں میں سے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کے سامنے نور کا طبق نہیں تو اس نے اسے پوچھا کہ اے شخص کیا وجہ ہے کہ میں تیرے سامنے نور کا طبق نہیں دیکھتا ہوں پس اس نے کہا بے شک ان لوگوں کے اولاد اور دوست ہیں جو ان کے لئے دعا کرتے ہیں اور ان کے ایصال ثواب کو صدقہ کرتے ہیں اور یہ نور اس سے ہے جو ان کی طرف ایصال ثواب کرتے ہیں۔ اور میرا ایک بیٹا غیر صالح

ہے جو کہ نہ میرے لئے دعا کرتا ہے اور نہ صدقہ تو اس لئے میرے پاس نور نہیں ہے
میں اپنے ہمسایوں کے درمیان شرمندہ ہوں تو جب ابوقلابہ رحمتہ اللہ علیہ بیدار ہوئے تو
اس کے بیٹے کو بلا کر اپنے خواب کی خبر دی پس اس نے عرض کیا آج سے میں تیرے
ہاتھ پر تائب ہوتا ہوں اور جو میں پہلے کرتا تھا اب ایسا کبھی نہیں کروں گا۔ اور اپنے باپ کو
نہ بھولوں گا جب تک میں زندہ ہوں۔ پس پھر وہ عبادات اور اپنے باپ کے لئے دعا
میں مشغول ہو گیا اور اس کے ایصال ثواب کے لئے صدقہ کیا پھر جب کچھ مدت گزری
تو ابوقلابہ نے اسی مقبرہ کو خواب میں دیکھا اس کے پہلے حال پر دیکھا اور اس شخص کے
سامنے نور دیکھا جو سورج سے بھی زیادہ روشن ہے اور اس کے ساتھ والوں کے نور سے
زیادہ روشن ہے پس اس نے کہا اے ابوقلابہ اللہ تعالیٰ تجھے میری طرف سے جزا خیر
دے کہ میں تیرے کہنے پر آگ سے اور ہمسایوں کی شرمندگی سے نجات پا گیا۔

عَنِّیْ خَیْرًا بِقَوْلِکَ نَجَوْتُ مِنَ النِّیْرَانِ وَخِجَالَةِ الْجِیْرَانِ وَفِی الْخَبَرِ اَنَّ مَلَکَ الْمَوْتِ دَخَلَ عَلٰی رَجُلٍ بِالْاِسْکَنْدَرِیَّةِ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ مَنْ اَنْتَ فَقَالَ اَنَا مَلَکُ الْمَوْتِ فَاِذَا هُوَ یَرْتَعِدُ فَرَآئِضُهُ هِیَ اللَّحْمُ الَّتِیْ بَیْنَ الْجَنْبِ وَالْکَتِف فَقَالَ لَهٗ مَلَکُ الْمَوْتِ مَا هٰذَا الَّذِیْ اَرٰی مِنْکَ قَالَ خَوْفًا مِنَ النَّارِ فَقَالَ مَلَکُ الْمَوْتِ اُکْتُبُ لَکَ کِتَابًا حَتّٰی تَنْجُوَ مِنَ النَّارِ بِهٖ قَالَ بَلٰی فَدَعَا مَلَکُ الْمَوْتِ بِصَحِیْفَةٍ وَکَتَبَ فِیْهَا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط وَقَالَ هٰذَا بَرَآءَ ةٌ" مِنَ النَّارِ وَفِی الْخَبَرِ سَمِعَ رَجُلٌ" عَارِفٌ" مِنْ رَجُلٍ یَقْرَءُ بِسْمِ

اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم ط فَصاحَ فَقَالَ اِذا کَانَ اسمُ الحَبِیبِ ھٰذَا فَکَیفَ رُؤیَتَہٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ النَّاس یَقُولُون اَنَّ الدُّنیا مَعَ مَلَکِ المَوۃِ لاَ تُساوِیُ بِدَانِقٍ وَّاِذُ اَقُولُ اِنَا الدُّنیَا بِلاَ مَلَکِ المَوۃِ لاَ تُسَاوِیُ بِدَانِقٍ لِاَنَّ مَلَکَ المَوۃِ یُوصِلُ الحَبِیبَ اِلَی الحَبِیبِ بَاب" فِیُ ذِکرِ المُصِیبَۃِ وَالنَّوحِ

(ملک الموت کو دیکھ کر کپکپی طاری ہونا) اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ بے شک ملک الموت سکندریہ میں ایک آدمی کے پاس داخل ہوا پس اس سے اس شخص نے پوچھا تو کون ہے کہا میں ملک الموت ہوں پس جبھی اس کے پٹھے کانپنے لگے فرائض سے مراد وہ گوشت ہے جو پہلو اور شانہ کے درمیان ہوتا ہے پس اس کو ملک الموت نے کہا یہ کیا حال ہے جو میں تجھ سے دیکھ رہا ہوں اس شخص نے کہا جہنم کے خوف سے پھر ملک الموت نے کہا میں تجھے ایک تحریر لکھ دیتا ہوں یہاں تک تو اس کے سبب جہنم سے نجات پائے جائے گا اس نے کہا کہ ہاں لکھ دو پس ملک الموت نے کاغذ منگوا کر اس میں لکھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور کہا یہ تیرے لئے جہنم سے نجات ہے اور ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک مرد عارف نے ایک آدمی سے سنا کہ وہ بسم اللہ شریف پڑھتا ہے تو اس نے کہا جب پیارے کا نام اس شان کا ہے تو اسے دیکھنے کا کیا عالم ہوگا۔ پھر بیان کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ بیشک دنیا مع الملک الموت ایک دانگ کے برابر نہیں میں یوں کہتا ہوں بیشک دنیا ملک الموت کے بغیر درہم کے چھٹے حصے کے برابر بھی نہیں اس لئے کہ بیشک ملک الموت تو دوست سے ملاتا ہے۔

باب نمبر 12 (مصیبت کے وقت اور میت پر رونے کے بیان میں) حدیث میں مروی ہے۔

عَلَى الْمَيِّتِ رُوِيَ فِي الْخَبَرِ اَنَّ مَنْ اُصِيْبَ بِمُصِيْبَةٍ فَخَرَّقَ ثَوْبًا اَوْضَرَبَ صَدْرًا فَكَاَنَّمَآ اَخَذَ الرُّمْحَ وحارَبَ رَبَّه، وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّه، قَالَ مَنْ سَوَّدَ بَابًا عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ اَوْ ثِيَابًا اَوْ خَرَّقَ ثَوْبًااَوْ خَرَّبَ دُكَّانًا اَوْ كَسَرَ شَجَرَةً اَوْ نَتَفَ شَعْرَةً بَنَى اللّٰهُ له، بِكُلِّ شَعْرَةٍ وَّورقٍ بَيْتًا فِي النَّارِ وَكَاَنَّمَا اَشْرَكَ بِاللّٰهِ وَاَرَاقَ دَمَ سَبْعِيْنَ نَبِيًّا وَّلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا وَلَا صَدَقَةً وَّلَا دُعَآءً مَّا دَامَ ذٰلِكَ السَّوَادُ عَلٰى بَابِهٖ وَثِيَابِهٖ وَضَيَّقَ اللّٰهُ قَبْرَه، وَشَدَّدَ عَلَيْهِ حِسَابَه، وَلَعَنَه، كُلُّ شَيْءٍ وَّكُلُّ مَلَكٍ مَّا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَكُتِبَ عَلَيْهِ اَلْفُ خَطِيْئَةٍ وَّقَامَ مِنْ قَبْرِهٖ عُرْيَانًا وَّمَنْ خَرَّقَ عَلٰى مُصِيْبَةٍ جَيْبَهُ خَرَّقَ اللّٰهُ دِيْنَه، وَمَنْ لَطَمَ خَدَّاهُ وَخَدَشَ وَّجْهَه، حَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ النَّظْرُ اِلٰى وَجْهِ الْكَرِيْمِ وَفِيْ خَبَرٍ اِذَا مَاتَ ابْنُ آدَمَ رَاجْتَمَعَتِ الصَّيَاحُ فِيْ دَارِهٖ وَيَقُوْمُ مَلَكُ الْمَوْةِ عَلٰى بَابِ

(مصیبت کے وقت سینہ کوبھی اور نوحہ کرنا عذاب کا باعث ہے) پس بے شک جسے مصیبت پہنچی تو اس نے کپڑے کو پھاڑا یا سینہ پیٹا پس وہ ایسا ہی ہے جیسے کہ اس نے نیزہ اٹھایا اور اپنے رب سے جنگ کی اور نبی کریم ﷺ سے روایت ہے

کہ آپ نے فرمایا جس نے اپنے دروازے کو سیاہ کیا مصیبت کے وقت یا کپڑوں کو یا اس نے کپڑوں کو پھاڑا۔ یا مکان کو خراب کیا یا درخت کو توڑا یا بال نوچے تو اللہ تعالی اس کے لئے ہر بال کے بدلے اور ہر پتے کے بدلے جہنم میں گھر بنائے گا اور اس کا گناہ اس پر ایسا ہے جیسا کہ اس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا اور ستر نبیوں کا خون بہایا اور نہیں قبول کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے نفل اور نہ فرض اور نہ صدقہ اور دعا جب تک یہ سیاہی اس کے دروازہ پر یا کپڑوں پر موجود ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو تنگ کر دیتا ہے اور اس کا حساب اس پر مشکل کر دیتا ہے اور ہر چیز اور سب فرشتے جو درمیان آسمان وزمین کے ہیں اس پر لعنت کرتے ہیں۔ اور اس کے اعمال نامہ میں ایک ہزار برائی لکھی جاتی ہے اور قیامت کے روز وہ اپنی قبر سے برہنہ اٹھے گا اور جس نے مصیبت کے وقت اپنا گریبان پھاڑا تو اللہ تعالیٰ اس کے اعمال ضائع کر دے گا۔ اور جس نے اپنے رخسار کو پیٹا اور چہرہ چھیلا۔ اللہ تعالیٰ روز قیامت اس پر اپنی زیارت حرام فرما دے گا۔ (**ملک الموت کا میت پر رونے والوں سے سوال**) اور حدیث میں آیا ہے کہ جب ابن آدم فوت ہوا اور رونے والیاں اس کے گھر جمع ہوں تو ملک الموت اس کے گھر کے دروازہ پر کھڑا ہو کر کہتا ہے

دَارِہٖ وَیَقُوْلُ مَا ھٰذِہِ الصِّیَاحُ فَوَ اللّٰہِ مَا نَقَصْتُ مِنْ اَحَدٍ مِنْکُمْ عُمْرًا وَّلَا رِزْقًا وَّمَا ظَلَمْتُ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْکُمْ فَاِنْ کَانَ صِیَا حُکُمْ مِنِّیْ فَاِنِّیْ عَبْدٌ' مَّاْمُوْرٌ' وَّاِنْ کَانَ مِنَ الْمَیِّتِ فَھُوَ مَقْھُوْرٌ' وَّاِنْ کَانَ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی فَاَنْتُمْ کَفِرُوْنَ بِاللّٰہِ فَوَاللّٰہِ اِنَّ لِیْ فِیْکُمْ عَوْدًا ثُمَّ عَوْدً حَتّٰی

لَا بَیْنِی مِنکُمْ اَحَد'' قَالَ اَلْفَقِیْهُ اَلنَّوْحُ حَرَام'' وَّلَا بَأْسَ بِالْبُکَآءِ عَلَی الْـمَیِّتِ وَالصَّبْرُ اَفْضَلُ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ اِنَّمَا یُوَ فَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَ هُـمْ بِغَیْرُ حِسَابٍ وَرُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّـهٗ قَالَ اَلنَّائِحَةُ وَمَنْ حَوْلَهَا وَمَنْ یُعِیْنُهَا وَمُسْتَمِعُهَا فَعَلَیْهِنَّ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْـمَلٰـئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ وَیُقَالُ لَمَّا مَاۃَ حَسَنُ ابْنُ عَلِیٍّ سَلَامُ اللّٰهِ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِمَا اعْتَکَفَتْ اِمْرَاتُهٗ عَلٰی قَبْرِهٖ سَنَةً وَّاحِدَةً فَلَمَّا کَانَ رَاْسُ الْـحَوْلِ رَفَعَتِ الْفُسْطَاطَ فَسَمِعَتْ صَوْتًا مِّنْ جَانِبِ الْقَبْرِ هَلْ وَجَدْتَ مَا فَقَدْتَ وَرُوِیَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ لَمَّا مَاتَ ابْنُهٗ

کیا ہیں یہ رونے والیاں پس اللہ کی قسم نہیں کم کیا میں نے تم میں سے کسی ایک کی عمر کو اور نہ رزق اور نہیں ظلم کیا میں نے تم میں سے کسی ایک پر اور اگر ہے تمہارا رونا چیخنا میری وجہ سے پس میں تو حکم کا بندہ ہوں۔ اور اگر میت کے سبب سے ہے تو وہ مجبور ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ہے تو تم اللہ کی ناشکری کرتے ہو۔ پس اللہ کی قسم مجھے تو تم میں بار بار آنا ہے یہاں تک کہ تم میں سے کوئی نہ رہے اور فقیہ ابو اللیث سمرقندی نے فرمایا کہ نوحہ کرنا حرام ہے اور میت پر رونے میں حرج نہیں اور صبر افضل ہے۔ پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا سوا اس کے نہیں کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو بغیر حساب اجر دینا ہے اور نبی کریم ﷺ سے منقول ہے کہ فرمایا نوحہ کرنے والی اور جو اس کے گرد جمع ہوں اور جو اس کی مدد کرے اور اس کے نوحہ کو سنے ان سب پر اللہ تعالیٰ کی اور

فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔اور بیان کیا گیا ہے کہ جب حضرت حسن بن حضرت علی سلام اللہ علی نبینا وعلیہما کا وصال ہوا۔تو آپ کی بیوی آپ کی قبر پر اکیلی بیٹھی رہیں۔پس جب سال کا آخر ہوا تو خیمہ کو اٹھایا پس قبر کی طرف سے ایک آواز سنی کہ کیا تو نے پالیا جسے تو نے گم کیا تھا۔اور رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے

اِبـرا هيـم الـمَعْصُوْمُ رَضِیَ اللّٰہ تَعالٰی عنہُ دمعتْ عَيناہُ فَقالَ لَہٗ عَبْدُ الـرَّحْـمٰـنِ ابـنِ عـوْفٍ يا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَيسَ هٰذا قَدْ نَهَيْتَنا مِنَ الْبُكَآءِ فـقالَ انَّما نَهَيْتُكُمْ عَنْ صَوْتَيْنِ فاجِرِيْنِ وَعَنْ فِعْلَيْنِ اَحْمَقَيْنِ صَوْتَ الـنِّيـاحةِ وصوْتِ الْغناَءِ وَعَنْ خدْ شِ الْوجُوْهِ وَشقِّ الْجُيُوْبِ وَلٰكِنْ هٰـذِہٖ رَحْـمَةٌ'' جَعلَهَا اللّٰہُ فِيْ قُلُوْبِ الرُّحَماَءِ ثُمَّ قَالَ الْقَلْبُ يَحْزَنُ وَالْعِيـنُ تَـدْ مَعُ بِفراقِكَ يا اِبراهِيْمُ وَرَوٰی وَاهِبُ ابْنُ كَيْسانَ عَنْ اَبِیْ هُـرَيْـرَةَ رَضِـیَ الـلّٰـہُ عَـنْـہُ انَّ اَبا حَفْصٍ رَاٰی اِمْرَاَةً تَبْكِیْ عَلٰی الْـمَيّتِ فنهٰها وَقالَ لا تبيْكِنَّ فقالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَآلِہٖ وَسلَّمَ دَعْـهـا يـآ اَبـا حَفْصٍ رَضِیَ اللّٰـہُ عَنْہُ فاِنَّ الْعَيْنَ باكِيةٌ'' وَّالنَّفْسُ مُصَابَةٌ'' وَالْـعَهْدُ حَدِيْثٌ'' باب'' فِیْ ذِكْرِ الصَّبْرِ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ رُوِیَ عَنْ اِبْـنِ عَبَّـاسٍ رَضِـیَ الـلّٰہُ عَنْہُ اَنَہٗ قالَ قالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَآلِہٖ وَسلَّمَ اَوَّلُ ما كَتَبَ الْقَلَمْ فِی اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ بِاَ مْرِ اللّٰہِ تَعالٰی اِنِّیْ اَنا اللّٰہُ لا اِلٰہَ اِلَّا اَنا وَمُحَمَّدٌ'' عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ وَخَيْرُ خَلْقِیْ مَنْ

موت پر رونا رحمت ہے اور بین کرنا منع ہے جب کہ آپ کے فرزند ابراہیم رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کا کم عمری میں وصال ہوا تو آپ ﷺ کی آنکھیں اشکبار ہوئیں تو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ نے ہمیں رونے سے منع نہیں فرمایا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے تمہیں دو گندی آوازوں اور دو حماقت کے کاموں سے منع کیا تھا ایک نوحہ کرنے والی آواز سے اور دوسری گانے کی آواز سے اور چہرہ چھیلنے سے اور گریبان پھاڑنے سے اور لیکن یہ رونا تو رحمت ہے اللہ نے اس رحمت کو رحم دل والوں کے دلوں میں رکھا ہے پھر فرمایا اے ابراہیم تیری جدائی سے دل غم میں ہے اور آنکھ آنسو برساتی ہے اور حضرت وھب بن کیسان نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو میت پر روتے دیکھا تو اسے منع کیا اور فرمایا کہ مت رو پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے عمر اسے اپنے حال پر چھوڑ دو پس بے شک آنکھ روتی اور

جان مصیبت رسیدہ ہے اور وقت پریشانی کا ہے۔ باب نمبر 13 (**مصیبت کے وقت صبر کرنے میں**) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی گئی ہے کہ کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے جو قلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے لوح محفوظ پر لکھا وہ یہ تھا کہ بے شک میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ میرا بندہ خاص اور رسول ہیں اور میری سب مخلوق سے بہتر ہے۔

اِسْتَسْلَمَ لِقَضَآئِیْ وَصَبَرَ علی بَلَآئِیْ وَشَکَرَ علی نَعْمَآئِیْ اُکْتُبُہٗ صِدِّیْقًا وَابْعَثُہٗ مع الصِّدِّیْقِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ومَنْ لَمْ یَسْتَسْلِمْ لِقَضَآئِیْ وَلَمْ یَصْبِرْ علی بَلَآئِیْ وَلَمْ یَشْکُرْ علی نَعْمَآئِیْ فَلْیَخْرُجْ مِنْ تَحْتِ

سـمآ ئـیْ ولْیطْلُبْ رَبًّا سِوٰآئیْ قال الْفقیْهُ رحمہ اللّٰہ تعالٰی الصّبْرُ علی الْبلآء وَذِکْرُ اللہ عِنْدَ الْمصآئب مِمَّا یجبُ علی الْا نْسان لِاَنَّہٗ اذا ذکر اللّٰہ تعالٰی فِیْ ذٰلک الْمکان کَا نَ رِضًا مِّنْہُ لقضآءِ اللّٰہ تعالٰی وترْ غیْما اَللشّیْطان قال علِیُّ ابْنُ ابیْ طالِبٍ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْهَهٗ الصّبْرُ علی ثلثۃ اوْجُہٍ صَبْرٌ علی الطّاعۃِ وصَبْرٌ علی الْمصِیْبۃِ وصبْرٌ علی الْبلاءِ فمنْ صبر علی الطّاعۃ اَعْطاہُ اللّٰہُ یوْمَ الْقیٰمۃِ ثلث مائۃ درجۃٍ مَا بیْنَ کُلِّ درجتیْنِ کما بیْنَ السَّمآءِ وَالْا رْضِ وَمنْ صبر علی الْمصِیْبۃِ اَعْطاہُ اللّٰہُ یوْمَ الْقیٰمۃِ سِتَّمِا ئۃ درجۃٍ مَا بیْن کُلِّ درجتیْنِ کما بیْنَ السّمآءِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ صبرَ علی الْبلآءِ اَعْطاہُ اللّٰہُ یوْمَ الْقیٰمۃِ

(صبر کا فائدہ) اور جس نے میری قضا کو تسلیم کیا اور میری بلاؤں پر صبر کیا اور میری نعمتوں کا شکر کیا میں اسے صدیق لکھوں گا اور قیامت کو اسے صدیقوں کے ساتھ اٹھاؤں گا اور جس نے میری قضاء کو نہ مانا اور میری بلاؤں پر صبر نہ کیا اور میری نعمتوں کا شکر نہ کیا پس اسے چاہیے کہ میرے آسمان کے نیچے سے کہیں اور جگہ چلا جائے اور میرے سوا کوئی اور رب ڈھونڈ لے۔ فقیہ ابواللیث سمرقندی نے کہا کہ بلاؤں پر صبر اور مصیبتوں کے وقت اللہ کا ذکر کرنا انسان پر واجبات سے ہے اس لئے کہ اس وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی قضا پر اس کی رضا ہے اور شیطان کو ذلیل کرنا ہے حضرت علی بن ابوطالب کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ صبر تین طرح کا ہے عبادت پر اور مصیبت پر صبر اور بلاء پر صبر تو جس نے عبادت پر

صبر کیا اللہ اسے روز قیامت تین سو درجے عطا کرے گا ہر دو درجوں کے درمیان اس قدر وسعت ہوگی جس قدر آسمان وزمین کے درمیان اور جس نے مصیبت پر صبر کیا اللہ اسے روز قیامت سات سو درجے عطا کرے گا ہر دو درجوں کی درمیانی وسعت آسمان وزمین کی درمیانی وسعت کے برابر ہوگی اور جس نے بلاء پر صبر کیا اللہ اسے قیامت کے دن نو سو درجے عطا فرمائے گا۔

تِسْعَمِائَةِ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ الْعَرْشِ وَالثَّرٰى

باب " فِیْ ذِکْرِ خُرُوْجِ الرُّوْحِ مِنَ الْبَدَنِ وَفِی الْخَبَرِ اِذَا وَقَعَ الْعَبْدُ فِی النَّزْعِ وَحُبِسَ لِسَانُہٗ یَدْخُلُ عَلَیْہِ خَمْسَۃُ اَمْلَاکٍ فَجَآءَ الْاَوَّلُ وَیَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ اَنَا مُوَکَّلٌ " بِاَرْزَقِکَ فَطَلَبْتُ فِی الْاَرْضِ شَرْقًا وَّ غَرْبًا فَمَا وَجَدْتُ مِنْ رِزْقِکَ لُقْمَۃً حَتّٰی دَخَلَتِ السَّاعَۃُ ثُمَّ یَدْخُلُ الثَّانِیْ وَیَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ اَنَا مُوَکَّلٌ " بِشَرَابِکَ مِنَ الْمَآءِ وَغَیْرِہٖ فَطَلَبْتُ فِی الْاَرْضِ شَرْقًا وَ غَرْبًا فَمَا وَجَدْتُ لَکَ شَرْبَتَہٗ مِنَ الْمَآءِ وَغَیْرِہٖ حَتّٰی دَخَلَتِ السَّاعَۃُ ثُمَّ یَدْخُلُ الثَّالِثُ فَیَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ اَنَا مُوَکَّلٌ " بِاَقْدَامِکَ فَطَلَبْتُ شَرْقًا وَّ غَرْبًا فَمَا وَجَدْتُ لَکَ قَدَمًا مِّنْ اَقْدَامِکَ ثُمَّ یَدْخُلُ الرَّابِعُ فَیَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ اَنَا مُوَکَّلٌ " بِاَنْفَاسِکَ فَطَلَبْتُ شَرْقًا وَّ غَرْبًا فَمَا وَجَدْتُ لَکَ نَفَسًا وَّاحِدًا مِّنْ اَنْفَاسِکَ حَتّٰی دَخَلَتِ السَّاعَۃُ ثُمَّ

عطا فرمائے گا جن میں ہر دو درجوں کے درمیان مسافت عرش وتحت الثریٰ کی مسافت کے برابر ہوگی۔ باب نمبر 14

(روح کا بدن سے نکلنے کے بیان میں)

۔اور حدیث میں ہے کہ جب بندے پر نزع کا وقت آتا ہے تو اس کی زبان بند ہو جاتی ہے اور پانچ فرشتے اس کے پاس آتے ہیں پس پہلا آتا ہے اور کہتا ہے اے اللہ کے بندے تجھ پر سلام ہو میں تیرے رزق پر مقرر ہوں تو اب میں نے تیرا رزق شرقاً غرباً تلاش کیا ہے ایک لقمہ تک نہیں پایا یہاں تک کہ میں تیرے پاس آیا ہوں پھر دوسرا داخل ہوتا ہے اور کہتا ہے اے اللہ کے بندے تجھ پر سلامتی ہو میں تیرے پلانے پر مقرر ہوں تو اب میں نے زمین کو شرقاً غرباً تلاش کیا تو تیرے پینے کو پانی وغیرہ ایک گھونٹ بھی نہیں پایا یہاں تک کہ میں تیرے پاس آیا۔ پھر تیسرا آتا ہے تو کہتا ہے اے بندہ خدا تجھ پر سلامتی ہو میں تیرے قدموں میں جو تو چلتا ہے مقرر تھا پس اب میں نے زمین کو مشرق تا مغرب تلاش کیا ہے تیرے قدم رکھنے سے ایک قدم کی جگہ بھی نہیں پائی حتیٰ کہ میں تیرے پاس پہنچا پھر چوتھا آتا ہے اور کہتا ہے اے بندہ خدا میں تیرے سانسوں پر موکل ہوں اب میں نے زمین کو مشرق تا مغرب دیکھا تو تیرے سانسوں سے ایک سانس بھی نہ پایا یہاں تک کہ میں تیرے پاس آیا پھر پانچواں فرشتہ

يَدْخُلُ الْخَامِسُ فَيَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَنَا مُوَكَّلٌ" بِاٰجَالِكَ وَاَعْمَارِكَ فَطَلَبْتُ شَرْقًا وَغَرْبًا فَمَا وَجَدْتُّ لَكَ سَاعَةً مِّنْ عُمُرِكَ ثُمَّ يَدْخُلُ عَلَيْهِ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ فَيَقُوْلَانِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَنَا مُوَكَّلَانِ بِحَسَنَاتِكَ وَسَيِّاٰتِكَ وَطَلَبْنَا

هُـمـا شَـرْ قًـا وَّ غَـرْ بًـا فَما وجدْ نا مِنْ حسناتک وسيّاً تک شيئًا فيُـخـْبِر جان لَهُ صَحِيْفَةَ سوْ دآء ويعْرِضان عليْه ويقُوْلان لَهُ اُنْظُرْ فِىْ ذٰلِكَ فعِنْدَ ذٰلِكَ يسِيْلُ عرقُهُ ثُمَّ يَنْظُرُ يمِيْنًا وَّشما لا مِّنْ خوْفِ قِرَآءَةِ الصَّحِيْفَةِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ الْمَلَكَان يَعْنِىْ كِرامًا كاتِبِيْن فيدْ خلُ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ ملٰئِكَةُ الرَّحْمَةِ وعَنْ يساره ملٰئِكَةُ الْعَذابِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّجْذُبُ الرَّوْحَ جَذْبًا وَّمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْزِعُ الرَّوْحَ نَزْعًا وَّمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْشِطُ الرَّوْحَ نَشطًا فَاِ ذَا بلَغتِ الرُّوْحُ الْحُلْقُوْمَ فَحِيْنَئِذٍ يَّاْخُذُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَا دَةِ نُوْدِىَ اِلٰى مَلٰئِكَةِ الرَّحْمَةِ وَاِنْ

آتا ہے تو کہتا ہے اے اللہ کے بندے تجھ پر سلام ہو میں تیری اجل اور زندگی پر معین ہوں۔ پس اب میں نے زمین کو شرقاً غرباً دیکھا تو تیری عمر کی ایک گھڑی باقی نہ پائی پھر اس کے پاس کراما کاتبین آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے اللہ کے بندے تجھ پر سلامتی ہو ہم تیری نیکیاں اور بدیاں لکھنے پر مقرر تھے اور ہم نے انہیں زمین کے مشرق و مغرب میں ڈھونڈا پس تیری نیکیوں اور بدیوں سے کچھ نہ پایا پھر وہ ایک سیاہ کاغذ اس کے سامنے رکھتے ہیں اور اسے کہتے ہیں اس میں دیکھو تو اس وقت اس کا پسینہ بہنے لگتا ہے پھر وہ اعمال نامہ پڑھنے کے خوف سے دائیں بائیں دیکھنے لگتا ہے۔ اس کے بعد کراما کاتبین چلے جاتے ہیں تو ملک الموت اس کے پاس آجاتا ہے اور اس کی دائیں طرف رحمت کے فرشتے اور بائیں طرف عذاب کے فرشتے ہوتے ہیں بعض ان میں سے روح کو سختی سے کھینچتے ہیں اور بعض ان میں سے روح کو نرمی سے نکالتے ہیں۔ پس جب روح حلق تک پہنچتی ہے تو ملک الموت قبض کر

لیتا ہے۔ پھر اگر وہ روح اہل سعادت میں سے ہو تو رحمت کے ملائکہ کو بلایا جاتا ہے اور اگر وہ بد بختوں میں سے ہو تو عذاب کے ملائکہ کو بلایا جاتا ہے۔

كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ نُوْدِى اِلٰى مَلٰئِكَةِ الْعَذَابِ فَيَاْخُذُ الْمَلٰئِكَةُ الرَّوْحَ وَتَعْرُجُ بِهٖ ثُمَّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَرْجِعُوْهُ اِلٰى بَدَنِهٖ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ مِنْ جَسَدِهٖ ثُمَّ يُهْبِطُ الْمَلٰئِكَةُ وَالرُّوْحُ مَعَهُمْ فَيَضَعُوْنَهٗ وَسْطَ الدَّارِ فَيَنْظُرُ مَنْ يَّحْزَنُ عَلَيْهِ وَمَنْ لَّا يَحْزَنُ وَهُوَ لَا يُطِيْقُ الْكَلَامَ ثُمَّ يُشَيِّعُ الْجَنَازَةَ اِلَى الْقَبْرِ فَاللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يُعِيْدُ الرَّوْحَ فِىْ جَسَدِهٖ وَاخْتَلَفَتِ الرِّوَايَاتُ فِيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ يَدْخُلُ الرَّوْحُ فِىْ جَسَدِهٖ كَمَا كَانَ فِى الدُّنْيَا وَيَجْلِسُ وَيُسْاَلُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَدْخُلُ الرُّوْحُ فِىْ جَسَدِهٖ وَالْبَاقِىْ غَيْرُ مَعْلُوْمٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَكُوْنُ السُّوَالُ لِلرُّوْحِ دُوْنَ الْجَسَدِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَدْخُلُ الرُّوْحُ فِىْ جَسَدِهٖ اِلٰى صَدْرِهٖ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَكُوْنُ الرُّوْحُ بَيْنَ جَسَدِهٖ وَكَفْنِهٖ فَفِىْ كُلِّ ذٰلِكَ جَآءَةِ الْاٰثَارُ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَالصَّحِيْحُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يُّقِرَّ الْعَبْدُ بِعَذَابِ الْقَبْرِ وَلَا يَشْتَغِلُ

پس وہ فرشتے روح کو لے لیتے ہیں اور اوپر کو چڑھ جاتے ہیں اور اگر روح سعادت مند ہو تو اللہ عزوجل فرماتا ہے اے فرشتو اسے اس کے بدن کی طرف ہی لوٹا دو تا کہ اپنے متعلقہ جسم کا حال دیکھے پھر فرشتے روح لیکر نیچے اتر آتے ہیں اور اسے اس کے گھر کے

درمیان رکھ دیتے ہیں تو وہ دیکھتی ہے کہ کون اس پر غم کرتا ہے اور کون نہیں کرتا اور وہ کلام نہیں کر سکتا۔

پھر لوگ میت کو اٹھا کر قبرستان کی طرف لے جاتے ہیں پس اللہ عزوجل روح کو اس کے جسم کی طرف لوٹا دیتا ہے اور روایات اس میں مختلف ہیں بعض حضرات فرماتے ہیں کہ روح اپنے جسم میں ایسے ہی داخل ہو جاتی ہے جیسے کہ وہ دنیا میں تھی اور اسے قبر میں بیٹھایا جاتا ہے اور سوال کیا جاتا ہے اور کچھ فرماتے ہیں کہ روح جسم میں داخل ہوتی ہے مگر باقی قبر کے احوال معلوم نہیں اور بعض نے کہا کہ سوال روح سے بلا جسم ہوتا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ روح میت کے جسم میں سینہ تک داخل ہوتی ہے اور کچھ نے کہا کہ روح میت کے جسم اور کفن کے درمیان رہتی ہے تو ان میں سے ہر ایک میں حضور ﷺ سے حدیثیں منقول ہوئی ہیں اور اہل علم کے نزدیک صحیح ہے کہ گنہگار بندہ قبر کے عذاب وغم میں مبتلاء رہتا ہے اور اپنی کسی کیفیت میں مشغول نہیں ہوتا۔

بِكَيْفِيَّتِهٖ قَالَ الْفَقِيْهُ مَنْ اَرَادَ اَنْ تَنْجُوْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَعَلَيْهِ اَنْ يُلَازِمَهٗ بِاَرْبَعَةِ اَشْيَآءَ وَيَجْتَنِبُ عَنْ اَرْبَعَةِ اَشْيَآءَ اَمَّا الْاَرْبَعَةُ الَّتِىْ يُلَازِمُهَا فِىْ عُمْرِهٖ فَمُحَافَظَةُ الصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةُ وَقِرَآءَةُ الْقُرْآنِ وَكَثْرَةَ التَّسْبِيْحِ فَاِنَّ هٰذِهِ الْاَشْيَآءُ تُضِيْءُ الْقَبْرَ وَتُوَسِّعُهٗ وَاَمَّا الْاَرْبَعَةَ الَّتِىْ يَجْتَنِبُ عَنْهَا فَالْكِذْبُ وَالْغِيْبَةُ وَالنَّمِيْمَةُ وَالْبَوْلُ وَقَدْ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِسْتَنْزِهُوْا مِنَ الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ ثُمَّ يَهْبِطُ الْمَلَكَانِ الْغَلِيْظَانِ الْاَسْوَدَانِ الْاَزْرَقَانِ اَصْوَاتُهُمَا كَالرَّعْدِ الْقَاصِفِ وَاَبْصَارُهُمَا كَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ

يُخرِقانِ الْاَرْضَ بُمخا لِبهما وَهُما مُنكَر'' وَّنكِير'' فيُزعجابه وَيُقعدانِهِ وَيقوُلانِ لَهُ مَنْ رَّبُّكَ وَ مَنْ نَّبِيُّكَ وَمَا دِيْنُكَ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعادةِ يَقُولُ رَبِّيَ اللّٰهُ اَحَد'' وَّنَبِيِّ مُحَمَّد'' وَّدِيْنِي الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلَانِ لَهُ نَمْ كَنوْمَةِ الْعَرُوْسِ الَّذِیْ لَا يُوْقِظُهُ اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِه وَيَفْتَحَانِ

فقیہہ ابواللیث رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو چاہتا ہے کہ عذاب قبر سے نجات پائے اسے چاہیے کہ چار چیزوں کو اپنے پر لازم کر لے اور چار چیزوں سے بچتا رہے اور وہ چار چیزیں جن کو اس نے اپنے اوپر عمر بھر لازم رکھنا ہے نماز کی پابندی اور صدقہ اور تلاوت قرآن اور ذکر ہے پس بے شک یہ چیزیں اس کی قبر کو روشنی اور وسعت دیں گی اور وہ چار چیزیں جن سے بچنا ہے جھوٹ اور غیبت اور چغلی اور پیشاب کے چھینٹے ہیں اور تحقیق رسول ﷺ نے فرمایا کہ پیشاب سے بچو پس بے شک اکثر قبر کا عذاب اس کے سبب ہوتا ہے پھر قبر میں دو سخت سیاہ نیلی آنکھوں والے فرشتے جن کی آوازیں سخت کڑک کی مانند آنکھیں اچک لے جانے والی بجلی کی طرح ہوتی ہیں زمین چیرتے آتے ہیں ان میں ایک کا نام منکر اور دوسرے کا نام نکیر ہے وہ مردے کو جنبش سے بٹھا دیتے ہیں اور اسے پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے اور تیرا نبی کون ہے اور تیرا دین کونسا ہے۔ اگر مردہ مومن ہو تو کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور میرا نبی محمد ﷺ ہے اور میرا دین اسلام ہے پس وہ اسے کہتے ہیں دلہن کی طرح سو جا جسے نہیں کوئی جگا تا مگر اس کے اہل میں سے زیادہ پیارا پھر اس کے سر کی جانب سے قبر کا ایک روشندان کھول

دیتے ہیں۔

لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ کُوَّۃٌ عِنْدَ رَاْسِہٖ فَیَنْظُرُ مِنْھَا اِلٰی مَنْزِلِہٖ وَمَقْعَدِہٖ فِی الْجَنَّۃِ حِیْنَ یَبْعَثُہُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ مَضْجَعِہٖ ذٰلِکَ ثُمَّ یَخْرُجُ الْمَلَکَانِ مِنْ قَبْرِہٖ مَعَ الرُّوْحِ وَیَجْعَلُ فِیْ قَنَادِیْلَ مُعَلَّقَۃٍ بِالْعَرْشِ وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی لَا اُخْرِجُ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِیْ مِنَ الدُّنْیَا وَاَنَا اُرِیْدُ اَنْ اَغْفِرَ لَہٗ اِلَّا اَقْبَضْتُ مِنْہُ کُلَّ سَیِّئَۃٍ عَمِلَھَا بِسَقَمٍ فِیْ جَسَدِہٖ اَوْ ضِیْقٍ فِیْ مَعَاشِہٖ اَوْ بِمَا یُصِیْبُہٗ مِنْ غَمٍّ فَاِنْ بَقِیَ عَلَیْہِ شَیْءٌ مِّنْ سَیِّاٰتِہٖ شَدَّدْتُّ عَلَیْہِ عِنْدَ الْمَوْتِ حَتّٰی یَلْقَانِیْ وَلَا سَیِّئَۃَ عَلَیْہِ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَا اُخْرِجُ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِیْ مِنَ الدُّنْیَا وَاَنَا اُرِیْدُ اَنْ لَّا اَغْفِرَ لَہٗ اِلَّا وَفَّیْتُ مِنْہُ کُلَّ حَسَنَۃٍ عَمِلَھَا بِصِحَّۃٍ فِیْ جَسَدِہٖ اَوْ فَرَحٍ یُصِیْبُہٗ اَوْ سَعَۃٍ فِیْ رِزْقِہٖ فَاِنْ بَقِیَ عَلَیْہِ مِنْ حَسَنَاتِہٖ شَیْءٌ ھَوَّنْتُ عَلَیْہِ عِنْدَ الْمَوْتِ حَتّٰی یَلْقَانِیْ وَلَا حَسَنَۃَ لَہٗ قَالَ الْاَسْوَدُ کُنَّا عِنْدَ

تو وہ اس سے اپنے جنت میں گھر کو دیکھ لیتا ہے جو اسے اللہ اس کی اس قبر سے اٹھانے کے بعد عطا کرے گا پھر دونوں فرشتے اس کی روح لیکر قبر سے نکل جاتے ہیں اور اسے اس قندیل میں رکھ دیتے ہیں جو عرش کے ساتھ معلق ہیں اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اپنے بندوں میں سے اس بندے کو دنیا سے نہیں نکالتا ہوں جسے میں بخشنا چاہتا

ہوں مگر پہلے اس کی برائیاں دور کر دیتا ہوں اس کے جسم میں مرض کے سبب یا روزی میں تنگی کے سبب یا اس غم کے سبب جو اسے پہنچے تو اگر پھر بھی اس کی برائیوں سے کچھ اس پر رہے جائیں تو نزع کا وقت اس پر سخت کر دیتا ہوں یہاں تک کہ جب وہ مجھے ملتا ہے تو اس پر کوئی بدی نہیں ہوتی۔ اور مجھے میری عزت و جلال کی قسم میں اپنے بندوں میں سے کسی بندے کو دنیا سے نہیں نکالتا جسے میں نہ بخشنا چاہوں مگر میں اس کے اچھے عمل ضبط کر لیتا ہوں اس کے بدن کی صحت کے بدلے یا اس خوشی کے بدلے جو اسے میسر ہوئی یا وسعت رزق کے بدلے پس اگر پھر بھی اس کی نیکیوں سے بچ رہیں تو اس پر بوقت موت آسانی کر دیتا ہوں یہاں تک کہ جب وہ مجھے ملتا ہے تو اس کے پاس کوئی نیکی باقی نہیں ہوتی۔ حضرت اسود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

عَائِشَة اِذا سَقطَ فُسطا ط'' علی الْاِنسان فَضَحِکُوْ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ سَمِعْتُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِن یُشَاکُ لَهٗ شَوْکَة'' اِلَّا رفع اللّٰهُ بِهَا حَسَنَةً وَّحَطَّ عَنْهُ بِهَا سَیِّئَةً وَ قَدْ قِیْلَ لَا خَیْرَ فِیْ بَدَنٍ لَا یُصِیْبُهُ الْاَ سْقَامُ وَلَا فِیْ مَالٍ لَّا یُصِیْبُهُ النَّوَآئِبُ وَفِی الْخَبَرِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ الْمُؤْمِن اِذا کَانَ فِیْ الْاِنْقِطَا عِ مِنَ الدُّنیَا وَلُا قْبَالِ اِلَی الْاٰ خِرَةِ تَنْزِلُ عَلَیْهِ الْمَلٰئِکَةُ مِنَ السَّمآءِ بِیْضُ الْوُجُوْهِ کَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الشَّمْسُ وَمَعَهُمْ کَفَن'' مِّنْ اَکْفَانِ الْجَنَّةِ وَحَنُوْط'' مِّنْ حَنُوْطِ الْجَنَّةِ فَیَجْلِسُوْنَ بُعْدًا مِّنْهُ مُدَی الْبَصَرِ ثُمَّ یَجِیْءُ مَلَکُ الْمَوْتِ فَیَجْلِسُ

عِنْدَ رَاْسِہٖ وَیَقُوْلُ اُخْرِجِیْ اَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ اِلٰی مَغْفِرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَرِضْوَانِہٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَتَخْرُجُ وَتَسِیْلُ مِنْ نَّفْسِہٖ کَمَا تَسِیْلُ الْقَطْرَۃُ مِنَ السِّقَآءِ فَیَاْخُذُوْنَھَا وَیَضَعُوْنَھَا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا جب کہ ایک شخص پر خیمہ گر جس پر لوگ ہنسنے لگے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ نہیں کوئی مومن جسے کانٹا چبھے مگر اس کے بدلے اللہ اس کی نیکیاں بڑھاتا ہے اور بدیاں مٹاتا ہے اور تحقیق کیا گیا ہے کہ اس بدن میں کوئی خیر نہیں جسے بیماری نہ پہنچے اور اس مال میں کوئی بہتری نہیں جس میں حادثات سے نقصان نہ ہو اور نبی مکرم ﷺ سے حدیث میں آیا ہے کہ بیشک مومن جب دنیا سے انقطاع کے وقت اخرت کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اس پر آسمان سے سفید رو فرشتے اترتے ہیں گو کہ ان کے چہروں پر سورج طلوع ہو رہا ہے اور ان کے پاس جنت کے کفنوں سے کفن اور جنت کی خوشبوؤں سے خوشبو ہوتی ہے تو اس سے حد نگاہ کے فاصلے پر دور بیٹھ جاتے ہی پھر ملک الموت آتا ہے پس اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے نکل آ اے نفس مطمئن اپنے رب کی بخشش اور اس کی رضا کی طرف تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا وہ روح نکل آتی ہے اور بدن سے ایسے باہر آتی ہے جیسے مشک سے پانی کا قطرہ آسانی سے باہر آتا ہے۔ پس ملائکہ اسے لیکر اپنے ہاتھوں میں رکھ لیتے ہیں۔

فِیْ اَیْدِیْھِمْ وَیُدْرِجُوْنَھَا فِیْ تِلْکَ الْاَکْفَانِ فَیَخْرُجُ مِنْہُ الرِّیْحُ

كَالْمِسْكِ وَ مَا يَصْعَدُوْنَ عَلَى الْمَلٰئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا مَا هٰذِهِ الرِّيْحُ
الطَّيِّبَةُ فَيَقُوْلُوْنَ هٰذِهٖ رُوْحُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ وَّلَا يَذْكُرُوْنَهُ اِلَّا بِاَحْسَنِ
اَسْمَآئِهِ الَّتِيْ كَانَ يُدْعٰى بِهَا فَاِذَا انْتَهَوْا بِهٖ اِلَى السَّمَآءِ الْاَوَّلِ
فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ السَّمَآءِ السَّبْعَةِ فَيَتَّبِعُوْنَهُ مِنْ قِبَلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ
اُكْتُبُوْا كِتَابَهُ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَرُدُّوْهُ اِلَى الْاَرْضِ فَمِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا
نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى قَالَ فَيَرُدُّوْنَ رُوْحَهُ اِلٰى جَسَدِهٖ
وَيَاتِيَهٖ مَلَكَانِ وَيَقُوْلَانِ لَهُ مَنْ رَّبُّكَ وَمَنْ نَّبِيُّكَ وَمَا دِيْنُكَ
وَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا تَقُوْلُ لِهٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ يُرِيْدَانِ وَيَعْنِيَانِ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ الَّذِيْ اُنْزِلَ
الْقُرْاٰنِ عَلَيْهِ وَاٰمَنْتُ بِهٖ وَتَصَدَّقْتُهُ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ

اور اسے جنتی کفن میں لپیٹ لیتے ہیں تو اس سے کستوری کی مانند خوشبو آتی ہے اور
اوپر چڑھ کر جن فرشتوں کے پاس سے روح لیکر گزرتے ہیں وہ تعجب سے پوچھتے ہیں
کہ یہ کس کی خوشبو ہے پس وہ کہتے ہیں یہ فلاں بن فلاں کی روح ہے اور وہ اسے نہیں
یاد کرتے ہیں مگر ان ناموں کے ساتھ جن سے اسے دنیا میں بلایا جاتا تھا جب ملائکہ
اسے لیکر آسمان اول کے پاس جاتے ہیں تو اس کے لئے آسمان کے سات دروازے
کھول دیئے جاتے ہیں پس آسمان سے فرشتے اس کے پیچھے چلتے ہیں یہاں تک کہ وہ
اسے لیکر ساتویں آسمان پر پہنچتے ہیں تو اللہ عزوجل کے حکم سے ایک ندا کرنے والا ندا کر
تا ہے کہ اس کا نامہ اعمال علیین میں لکھو اور اسے زمین کی طرف لوٹا دو اس سے ہم نے

تمہیں پیدا کیا اور اس میں تم کو لوٹا ئینگے اور اس سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے فرمایا پس فرشتے روح کو اس کے جسم کی طرف لوٹا دیتے ہیں اور پھر اس کے پاس دو فرشتے آکر اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے اور تیرا نبی کون ہے اور تیرا دین کون سا ہے اور اسے کہتے ہیں تو اس شخصیت کے متعلق کیا کہتا تھا جو تم میں بھیجا گیا اس سے انکا ارادہ اور مراد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے وہ تو اللہ کے رسول ہیں جس پر قرآن اتارا گیا اور میں اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی پھر آسمان سے ندا کرنے والا ندا کرتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا

صَدَقَ عَبْدِیْ فَافْرِشُوْالَہٗ فِراشًا مِّنَ الْجَنَّةِ وَالْبِسُوْ الَهٗ لِبَاسًا مِّنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْ الَهٗ بَابًا مِّنَ الْجَنَّةِ قَالَ فَیَاْتِیْهِ رِیْحُهَا وَطِیْبُهَا وَیُوْسَعُ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ مُدٰی بَصَرِهٖ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ یَاْتِیْهِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ وَطِیْبُ الرَّآئِحَةِ فَیَقُوْلُ لَهٗ اَبْشِرْکَ بِالَّذِیْ بَشَّرَکَ رَبُّکَ فَیَقُوْلُ مَنْ اَنْتَ یَرْحَمُکَ رَبُّکَ مَا رَاَیْتُ فِی الدُّنْیَا اَحْسَنَ مِنْکَ فَیَقُوْلُ اَنَا عَمَلُکَ الصَّالِحُ وَاَنَّ الْکَافِرَ اِذَا احْتَضَرَهُ الْمَوْتُ تَنْزِلُ عَلَیْهِ الْمَلٰئِکَةُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَعَهُمْ لِبَاسٌ مِّنَ النَّارِ فَیَجْلِسُوْنَ بَعِیْدًا مِّنْهُ مُدَّ بَصَرِهٖ حَتّٰی یَجِیْءُ مَلَکُ الْمَوْتِ فَیَجْلِسُ عِنْدَ رَاْسِهٖ وَیُخْرِجُ رُوْحَهٗ مِنْ بَدَنِهٖ کَمَا یَخْرُجُ السَّمُّوْدُ مِنَ الصُّوْفِ الْمَبْلُوْ وَاِذَا اُخْرِجَ یُدْرِجُوْنَهٗ فِیْ تِلْکَ اللِّبَاسِ فَیَلْعَنُهٗ کُلُّ شَیْءٍ مَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ یَسْمَعُهٗ کُلُّ شَیْءٍ

الاَّ الثقلين فيُصْعَدُ به الٰى السَّمآء فيُغْلَقُ لَهٗ اَبْوابُ السَّمَآءِ فَيُنا دِیْ مُناد

اس کے لئے جنتی بستر بچھادو اور اسے جنتی لباس پہنادو اور اس کے لئے جنت کی طرف دروازہ کھول دو فرمایا پس اسے جنت سے ہوا اور خوشبو آتی ہے اور اس کی قبر کو حد نظر تک کشادہ کر دیا جاتا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا پھر اس کے پاس ایک شخص خوب رو اور پاکیزہ خوشبو والا آتا ہے پس وہ اسے کہتا ہے میں تجھے اس کی خوشی سناتا ہوں جس کی خوشخبری تجھے تیرے رب نے دی تو صاحب قبر کہتا ہے تجھ پر تیرا رب رحم کرے تو کون ہے میں نے دنیا میں تجھ سے حسین کوئی نہیں دیکھا تو وہ کہتا ہے میں تیرا نیک عمل ہوں اور فرمایا بے شک کافر کو جب موت آتی ہے تو اس کے پاس آسمان سے فرشتے آتے ہیں اور ان کے پاس آگ کا لباس ہوتا ہے تو وہ اس کی حدنگاہ سے دور بیٹھ جاتے ہیں حتی کہ ملک الموت آتا ہے پس اس کے سر کی طرف بیٹھ جاتا ہے اور پھر روح اس کے بدن سے یوں نکالی جاتی ہے جیسے بھیگی اون سے کانٹے اور جب وہ نکالی جاتی ہے تو ملائکہ اسے آگ کے لباس میں لپیٹ لیتے ہیں تو پس اس پر آسمان اور زمین کی سب مخلوق لعنت کرتی ہے جسے آسمان وزمین کی ہر چیز سنتی ہے سوا جن وانسان کے پھر جب فرشتے اسے لیکر آسمان کی طرف جاتے ہیں تو اس کے لئے آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں تو اللہ عزوجل کی طرف سے ایک آواز دینے والا آواز دیتا ہے

مِنْ قِبَلِ اللّٰہ عزّوجلَّ رُدُّوْہُ الٰی مَضْعَجِہٖ فَیَرُدُّوْنَہٗ اِلٰی قَبْرِہٖ فَیَاْتِیْہِ مُنْکَر'' وَنکیر'' باھْوالِ عظیمۃِ وَاَصْواتُھُمَا کَالرَّعْدِ الْقَاصِفِ وَ اَبْصَارُھُمَا کَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ وَیَخْرِقَانِ الْاَرْضَ بِاَنْیَا بِھِمَا

فَیُجْلِسَانِهٖ وَیَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّکَ فَیَقُوْلُ هَاهُ هَاهُ لَا اَدْرِیْ فَیَقُوْلَانِ لَا دَرَیْتَ وَلَا تَلَیْتَ فَیُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنْ قِبَلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اِضْرِبَاهُ بِمِطْرَقَةٍ مِّنْ حَدِیْدٍ لَوِ اجْتَمَعَ الْخَلَائِقُ کُلُّهُمْ لَمْ یُقِلُّوْهَا فَیَشْتَعِلُ بِهٖ قَبْرُهٗ فَیَضِیْقُ قَبْرُهٗ حَتّٰی یَخْتَلِفَ اَضْلَاعُهٗ ثُمَّ یَاْتِیْهِ رَجُلٌ قَبِیْحُ الْوَجْهِ مُنْتِنُ الرِّیْحِ فَیَقُوْلُ جَزَاکَ اللّٰہُ عَنِّیْ شَرًّا فَوَاللّٰہِ مَا عَلِمْتُ اِلَّا شَرًّا کُنْتَ بَطِیْئًا فِیْ طَاعَةِ اللّٰہِ سَرِیْعًا فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَیَقُوْلُ مَنْ اَنْتَ مَا رَاَیْتُ فِی الدُّنْیَا اَسْوَءَ مِنْکَ فَیَقُوْلُ اَنَا عَمَلُکَ الْخَبِیْثُ ثُمَّ یُفْتَحُ لَهٗ بَابٌ اِلَی النَّارِ فَیَنْظُرُ اِلٰی مَقْعَدِهٖ مِنَ النَّارِ فَلَا یَزَالُ ذٰلِکَ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ وَیُقَالُ یُفْتَنُ الْمُؤْمِنُ فِیْ قَبْرِهٖ

کہ اسے میت کی قبر کی طرف لوٹا تو فرشتے اس روح کو میت کی قبر کی طرف لوٹا دیتے ہیں پھر اس کے پاس منکر ونکیر بہت ہیبت ناک صورت اور سخت رعد کی مانند کڑک دار آواز کے ساتھ اور آنکھیں ان کی اچک لیجانے والی بجلی کی طرح ہوتی ہیں دانتوں سے زمین چیرتے ہوئے آتے ہیں تو اسے اٹھا کر بیٹھا دیتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے ہائے ہائے افسوس میں نہیں جانتا تو منکر ونکیر اسے کہتے ہیں تو نے کیوں نہ کچھ جانا اور پڑھا پھر اللہ عزوجل کی طرف سے ایک ندا دینے والا ندا دیتا ہے کہ اس کو آہنی گرزوں سے مارو اور وہ گرزیں اس قدر وزنی ہوتی ہیں کہ اگر سب مخلوق بھی جمع ہو جائے تو ہلا نہ سکیں تو ان کی ضربوں سے اس کی قبر شعلہ کی طرح بھڑک جاتی ہے اور اس قدر اس کی قبر تنگ کر دی جاتی ہے کہ اس کی ایک طرف کی

پسلیاں دوسری طرف آجاتی ہیں پھر اس کے پاس ایک بدصورت بدبودار شخص آتا ہے تو اس قبر والے سے کہتا ہے میری طرف سے اللہ تجھے برا بدلہ دے تم نے جب بھی کوئی کام کیا برا ہی کیا تو اللہ کی اطاعت میں سستی کرتا تھا اور اللہ کی نافرمانی میں جلدی وہ پوچھتا ہے تم کون ہو میں نے تو دنیا میں تجھ جیسا کوئی بدصورت شخص دیکھا ہی نہیں تو وہ اسے کہتا ہے میں تیرا بدعمل ہوں پھر اس کے لئے جہنم کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے پس وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لیتا ہے تو اس کا یہی حال رہتا ہے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جاتی ہے اور کہا گیا ہے کہ مومن کے لئے قبر میں پہلے سات دن آزمائش وسختی کے ہوتے ہیں۔

سَبْعَةَ اَيَّامٍ وَالْكَافِرُ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ اَوْلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ اٰمَنَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَ فِي الْخَبَرِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ اِذَا تَوَفّٰى رَجُلٌ '' وَوُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ يَجِيْءُ مَلَكٌ '' وَيَقْعُدُ عِنْدَ رَاْسِهٖ وَيُعَذِّبُهٗ وَيَضْرِبُهٗ ضَرْبَةً وَّاحِدَةً بِمِطْرَقَةٍ لَّمْ يَبْقَ عُضْوٌ '' مِّنْهُ اِلَّا انْقَطَعَ وَتَتَلَهَّبُ فِيْ قَبْرِهٖ نَارٌ '' ثُمَّ يَقُوْلُ قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَاِذَا هُوَ صَحِيْحٌ '' يَّقْعُدُ مُسْتَوِيًا وَّيَصِيْحُ صَيْحَةً يَّسْمَعُهٗ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا الْجِنَّ وَالْاِنْسَ ثُمَّ يَقُوْلُ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا وَلِمَ تُعَذِّبُنِيْ وَاَنَا اَقَمْتُ الصَّلٰوةَ وَاَدَّيْتُ الزَّكٰوةَ وَصُمْتُ رَمَضَانَ وَفَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ اِنَّكَ مَرَرْتَ يَوْمًا بِمَظْلُوْمٍ وَّهُوَ يَسْتَغِيْثُ بِكَ فَلَمْ تُغِثْهُ وَصَلَّيْتَ يَوْمًا وَّلَمْ تَتَنَزَّهْ

مِنَ الْبَوْلِ فَبَانَ بِھٰذَا الْخَیْرِ اَنَّ نُصْرَۃَ الْمَظْلُوْمِ وَاجِبٌ لِمَا رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ رَاٰی مَظْلُوْمًا

اور کافر کے چالیس دن اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مومن جمعہ کے دن یا جمعرات کو مرا اللہ تعالیٰ اسے قبر کے عذاب سے امن میں رکھتا ہے اور ابو امامہ باہلی کی روایت میں ہے کہ جب آدمی مرتا ہے اور اس کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو ایک فرشتہ آتا ہے اور اس کے سر کی جانب بیٹھ جاتا اور اسے عذاب کرتا ہے کہ اسے ایک ضرب مارتا ہے گرز کے ساتھ جس سے اس کے تمام اعضاء جدا جدا ہو جاتے ہیں اور اس کی قبر میں آگ کا شعلہ بھڑک اٹھتا ہے۔ پھر وہ کہتا ہے اللہ کے حکم سے کھڑے ہو جاؤ تو جبھی اس کے اعضاء درست ہو جاتے ہیں اور وہ سیدھا بیٹھ جاتا ہے اور چیخ مارتا ہے جسے انسان وجن کے سوا آسمان وزمین کی ہر چیز سنتی ہے پھر وہ فرشتے سے کہتا ہے تو نے ایسا کیوں کیا اور تو مجھے کس لئے عذاب کرتا ہے حالانکہ میں نماز پڑھتا تھا زکوۃ دیتا تھا اور رمضان کے روزے رکھتا تھا اور میں ایسے ایسے اچھے کام کرتا تھا۔ پس فرشتہ کہتا ہے ایک دن تو مظلوم کے پاس سے گزرا اور وہ تجھ سے مدد مانگ رہا تھا مگر تو نے اس کی مدد نہ کی اور تو نے ایک دن نماز پڑھی مگر پیشاب سے نہ بچا۔ اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ مظلوم کی مدد کرنا واجب ہے اس لئے کہ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ جس نے مظلوم کو دیکھا جو اس سے

یَسْتَغِیْثُ بِہٖ وَلَمْ یُغِثْہُ ضُرِبَ فِیْ قَبْرِہٖ مِائَۃَ سَوْطٍ مِنَ النَّارِ وَرُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعَۃٌ

نَـفَـرٍ يَـا تِـىْ بِهِـمُ الـلّٰهُ يَوْمَ الْقِيـٰمَةِ عَلٰى مَنَا بِرَ مِنْ نُّوْرٍ فَيَدْ خُلُهُمْ فِىْ رَحْـمَـتِـهٖ قِيْـلَ مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَشْبَعَ جَآئِعًا وَّوَقَّرَ غَا زِيًا فِـىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَعَانَ ضَعِيْفًا وَّاَغَاثَ مَظْلُوْمًا وَّرُوِىَ عَنْ اَنَسٍ بِـنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ الْـمَيِّتُ فِى الْقَبْرِ وَ يُهَالُ التُّرَابُ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ اَهْلُهٗ وَاَوْلَادُهٗ وَاَسَيِّدَاهُ وَاَشْرِيْفَاهُ فَيَقُوْلُ الْمُوَكَّلُ عَلَيْهِ اَتَسْمَعُ مَا يَقُوْ لُوْنَ لَكَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَـقُـوْلُ اَنْـتَ كُـنْـتَ كَـذَا شَـرِيْـفًا فَيَقُوْلُ اَنَا لَعَبْدُ الذَّلِيْلُ لِلْمَلِكِ الْجَلِيْلِ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ كَذِبًا فَيَقُوْلُ يَا لَيْتَهُمْ سَكَتُوْ اَفَيُضَيِّقُ قَبْرَهٗ حَتّٰى يَـخْتَـلِفُ اَضْلَاعُـهٗ وَيُـنَـا دِىْ فِىْ قَبْرِهٖ وَاَكْسِرٍ عَظْمَاهُ وَاُذِلَّ مَقَا مَاهُ وَامَوْضِعَ نَدَا مَتَاهُ وَاَعُنُفَ

مدد مانگ رہا ہوا اور اس نے اس کی مددنہ کی اسے اس کی قبر میں آگ سے تپا ہوا کوڑا مارا جائے گا (**قیامت کو چار شخص نوری منبروں پر ہونگے**) اور عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے وہ نبی اکرم ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ فرمایا روز قیامت اللہ تعالیٰ چار شخصوں کو مخلوق پر ظاہر کریگا جو نور کے منبروں پر جلوہ گر ہونگے تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا پوچھا گیا یا رسول اللہ وہ کون ہونگے فرمایا جس نے بھوکے کو شکم سیر کیا اور جس نے اللہ کی راہ میں لڑنے والے کی عزت کی اور جس نے کمزور کی مدد کی اور جس نے مظلوم کی فریادرسی کی اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس

پر مٹی ڈالی جاتی ہے تو اس کے اہل وعیال کہتے ہیں کہ اے ہمارے کفیل اور بزرگ تو
اس پر مسلط کفیل فرشتہ کہتا کیسا کیا تو سنتا ہے جو وہ کہتے ہیں میت کہتا ہے ہاں پس وہ
فرشتہ ہنستا ہے تو واقع ہی ایسا کفیل وشریف تھا جو تیرے متعلق کہتا ہے وہ کہے گا میں تو
مالک جلیل کا عاجز بندہ تھا اور وہ جھوٹ کہتے ہیں پھر مردہ کہتا ہے کہ کاش کہ وہ خاموش
ہو جائیں پس اس کی قبر تنگ کر دی جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی ادھر کی پسلیاں ادھر ہو
جاتی ہیں پھر اس کی قبر میں ندادی جاتی ہے ہائے وہ جس کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں ہائے وہ
جس کا مقام ذلت ہے ہائے وہ جو ندامت کی جگہ ہے ہائے وہ جس پر سوال سخت ہے۔

سَوَا لَاهُ حَتّٰی یَدْ خُلَ اَوَّلُ لَیْلَةِ الْجُمعَةِ مِنْ رَّجَبَ فِیْ عَامِهٖ ذٰلِکَ
فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اُشْهِدُ کُمْ یَا مَلٰئِکَتِیْ اِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهٗ سَیِّئَاتِهٖ
وَمَحَوْتُ عَنْهُ خَطَایَاهُ بِاَحْیَآئِه اللَّیْلَة بَاب'' فِیْ ذِکْرِ الْمَلَکِ الَّذِیْ
یَدْ خُلُ فِیْ الْقَبْرِ قَبْلَ الْمُنْکَرِ وَالنَّکِیْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَلَامِ اَنَّهٗ قَالَ
قَدْ سَالْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ اَوَّلِ مَلَکٍ
یَدْخُلُ فِیْ الْقَبْرِ عَلَی الْمَیِّتِ قَبْلَ اَنْ یَدْ خُلَ مُنْکَر'' وَنَکِیْر'' فَقَالَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّم یَابْنَ سَلَامٍ یَدْخُلُ فِی الْقَبْرِ عَلَی
الْمَیِّتِ مَلَک'' قَبْلَ اَنْ یَدْخُلَ مُنْکَر'' وَنکِیْر'' یَتَلاَ لُؤُ وَجْهُهٗ
کَالشَّمْسِ وَاسْمُهٗ رُوْمَانُ وَیُقْعِده ثُمَّ یَقُوْلُ لَهٗ اُکْتُبْ مَا عَمِلْتَ مِن
حَسنة وَسَیِّئة فَیَقُوْلُ لَهُ الْعَبْدُ بِاَیِّ شَیْءٍ اُکْتُبُ اَیْنَ قَلَمِیْ وَدَوَاتِیْ
وَمِدَادِیْ فَیَقُوْلُ لَهٗ قَلَمُکَ اِصْبَعُکَ وَدَوَاتُکَ فَمُکَ وَمِدَادُکَ

رَبُّکَ فَیَقُوْلُ لَہٗ عَلٰی اَیِّ شَیْءٍ اُکْتُبُ وَلَیْسَ لِیْ صَحِیْفَۃ'' فَقَالَ

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

یہاں تک کہ اس سال کے رجب کی پہلی جمعرات آ جاتی ہے۔تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
اے فرشتوں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ بے شک میں نے اس کے گناہ بخش دیئے اور اس کی
خطائیں مٹا دی اس کی اس رات کی عبادت کے سبب۔ باب نمبر ۱۵ اس فرشتے کے
بیان میں جو منکر ونکیر سے پہلے قبر میں داخل ہوتا ہے۔ حضرت عبداللہ ابن سلام سے
ہے کہ تحقیق میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس فرشتے کے متعلق پوچھا جو میت پر قبر میں
پہلے داخل ہوتا ہے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے ابن سلام داخل ہوتا ہے قبر میں میت
پر فرشتہ منکر ونکیر کے داخل ہونے سے پہلے کہ چہرہ اس کا سورج کی مانند درخشاں ہوتا
ہے اور نام اس کا دومان ہے اور میت کو بیٹھا دیتا ہے پھر اسے کہتا ہے لکھ جو تو نے اچھے
اور برے عمل کئے پس بندہ فرشتے سے کہتا ہے کس چیز سے لکھوں میری قلم اور دوات
اور سیائی کہاں ہے تو فرشتہ اسے کہتا ہے تیری قلم تیری انگلی ہے اور تیری دوات تیرا منہ
ہے تیری سیاہی تیرا لعاب ہے پھر بندہ اسے کہتا ہے میں کس چیز پر لکھوں میرے پاس
کاغذ نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَیَقْطَعُ مِنْ کَفْنِہٖ قِطْعَۃً وَّیُنَاوِلُہٗ وَیَقُوْلُ ھٰذِہٖ صَحِیْفَتُکَ
فَاکْتُبْ عَلَیْھَا مَا عَمِلْتَ فِی الدُّنْیَا مِنْ خَیْرٍ وَّشَرٍّ فَیَکْتُبُ مَا عَمِلَہٗ فِی
الدُّنْیَا خَیْراً اِذَا بَلَغَ سَیِّئَۃً یَسْتَحْیِیْ مِنْہُ فَیَقُوْلُ لَہُ الْمَلَکُ یَا خَاطِیُٔ اَمَا
لَا تَسْتَحْیِیْ مِنْ خَالِقِکَ حَیْثُ عَمِلْتَھَا فِی الدُّنْیَا وَ تَسْتَحْیِیْ مِنِّیْ اَلْآنَ

فیرفع الملک العمود الیضربہ فیقول العبد ارفع عنی حتی اکتبہا فیکتب جمیع حسناتہ وسیاتہ ثم یامر ان یطویہ ویختمہ فیطوی ویقول بای شئی اختمہ ولیس معی خاتم" فیقول لہ اختمہا بظفرک فیختمہا بظفرہ ویعلقہا الملک فی عنقہ الی یوم القیمۃ کما قال اللہ تعالی وکل انسان الزمنہ طئرہ فی عنقہ ثم یدخل بعد ذلک المنکر والنکیر فکذلک العاصی اذا رای کتابہ یوم القیمۃ وامرہ اللہ تعالی بالقراءۃ فیقرء حسناتہ فاذا بلغ الی سیاتہ سکت فیقول اللہ

پس وہ فرشتہ اس کے کفن سے ایک ٹکڑا کاٹ کر اسے دیتا ہے اور کہتا ہے یہ رہا تیرا کاغذ تو اس پر لکھ جو تو نے دنیا میں عمل کیئے نیک اور برے پس وہ لکھتا ہے جو اس نے دنیا میں اچھے عمل کیئے تو جب وہ برے عمل لکھنے پر پہنچتا ہے تو فرشتے سے شرماتا ہے پھر فرشتہ اس سے کہتا ہے اے خاطی کیا تو نے اپنے خالق سے شرم نہ کی جب تو نے دنیا میں یہ برے کام کیئے تو اب تو مجھ سے شرماتا ہے پس فرشتہ گرج اٹھاتا ہے تاکہ اسے مارے تو بندہ کہتا ہے کہ مجھ سے گرج ہٹالو اب میں لکھتا ہوں پھر وہ اپنے تمام اچھے اور برے عمل لکھتا ہے۔ پس فرشتہ اسے حکم دیتا ہے کہ لکھے کاغذ کو لپیٹ کر اس پر مہر لگا دو تو وہ لپیٹ کر کہتا ہے کس چیز سے مہر لگاؤں حالانکہ میرے پاس مہر نہیں فرشتہ اسے کہتا ہے کہ اپنے ناخن کے ساتھ اس پر مہر لگا تو وہ اپنے ناخن سے اس پر مہر کرتا ہے تو فرشتہ قیامت تک اس کی گردن سے لٹکا دیتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر انسان کا عملنامہ ہم نے اس کی گردن میں لازم کر دیا ہے۔ عاصی جب روز قیامت اپنے عملنامہ کو دیکھے گا اور اللہ تعالیٰ اسے پڑھنے کا حکم دے گا تو وہ نیکیاں پڑھ کر سنائے گا جب بدیاں تک پہنچے گا

تو خاموش ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔

تعالیٰ لِمَ لا تقترا فیقول استحی بی منک یا ربّ فیقول اللّٰہ تعالیٰ لم لا تستحی منی فی الدنیا فالآن تستحی بی فیندم العبد ولم ینفعہ الندم فیقول اللّٰہ تعالیٰ خذوہ فغلوہ ثم الجحیم صلوہ

باب فی ذکر جواب منکر ونکیر وفی الخبر اذا وضع المیت فی القبر اتاہ ملکان اسودان ازرقان واصواتھما کالرعد القاصف وابصارھما کالبرق الخاطف یخرقان الارض بانیابھما فیاتیان من قبل راسہ فیقول الراس لا تاتیا من قبلی فرب صلوۃ صلیت فی اللیل والنھار خوفا من ھذا الموضع ثم یاتیانہ من قبل رجلیہ فیقول الرجلان لا تاتیا من قبلنا فقد کنا مشینا الی الجمعۃ والجماعۃ حذرا من ھذا الموضع فیاتیان من قبل یمینہ فیقول الیمین لا تاتیا من قبلی فقد کان یتصدق بی حذرا من ھذا الموضع فیاتیان من قبل الشمال فیقول الشمال کذلک

آگے یوں نہیں پڑھتا تو وہ کہے گا اے میرے رب میں تجھ سے شرماتا ہوں پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے مجھ سے دنیا میں کیوں نہ شرم کیا اب تو مجھ سے شرماتا ہے تو بندہ شرمندہ ہوگا مگر اس وقت ندامت اسے فائدہ نہ دے گی پھر اللہ تعالیٰ ملائکہ کو فرمائے گا اسے پکڑو اور طوق ڈال کر جہنم میں پھینک دو۔ باب نمبر ۱۶ (منکر ونکیر کے سوال و

جواب میں) حدیث میں ہے کہ جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں سیاہ رنگ اور نیلی آنکھوں والے آواز ان کی سخت گرج دار رعد کی طرح ہوتی ہے اور آنکھیں اچک لیجانے والی بجلی کی طرح اپنے دانتوں سے زمین چیرتے ہوئے اس کے سر کی طرف سے آتے ہیں پس سر کہتا ہے میری طرف نہ آؤ میں تو اس وقت کے خوف سے شب و روز بہت نماز پڑھتا تھا پھر وہ پاؤں کی طرف سے آتے ہیں تو پاؤں کہتے ہیں ہماری طرف سے نہ آؤ ہم جمعہ اور جماعت کو چل کر جاتے تھے اس مقام کے عذاب سے بچنے کے لئے پھر وہ فرشتے دائیں طرف سے آتے ہیں دایاں کہتا ہے میری طرف سے نہ آؤ میں صدقہ کرتا تھا اس جگہ کے عذاب سے بچو کہ پھر بائیں جانب سے آتے ہیں تو بایاں اسی طرح کہتا ہے پھر میت کے منہ کی طرف سے آتے ہیں

فَيأْتِيانِ مِنْ قِبَلِ فَمِهٖ فَيَقُوْلُ الْفَمُ لَا تَاتِيَا مِنْ قِبَلِىْ فَقَدْ كَانَ يَجُوْعُ وَيَعْطَشُ حَذْرً مَنْ هٰذَا الْمَوْضِعِ فَيُوْقِظَانِهٖ كَمَا يُوْقِظُ النَّائِمُ وَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِىْ مُحَمَّدٍ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ فَيَقُوْلَانِ عِشْتَ مُؤْمِناً وَمُتَّ مُؤْمِناً ثُمَّ الْحِكْمَةُ فِىْ سَوَالِ مُنْكَرٍ وَنَكِيْرٍ اَنَّ الْملٰئِكَة طَعنتُ فِىْ بَنِىْ آدَمَ حَيْثُ قَالُوْا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا فَرَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اِنِّىْ اَعْلَمُ مالا تَعْلَمُوْنَ فَيَبْعَثُ اللّٰهُ تعالى ملكين الى قبر الْمُؤمن ليسا لا ة من ذالك فيامُرُ هُما انْ يشهد بين بدى الملئكة ما سمعها من الْعبد الْمُؤمن لا نَ اقلّ اشهُوْ د

اثنان ثُمَّ یَقُوْلُ الرَّبُّ یامَلٰئِکَتِیْ قَدْ اَخَذْتُ رَوْحَهٗ فَتَرَکَ مَا لَهٗ لِغَیْرِہٖ وَزَوْجَتَهٗ فِیْ حِجْرِ وَجَارِیَتَهٗ وَضَیْعَهٗ فِیْ یَدِ غَیْرِہٖ وَ اَحِبَّاؤُهٗ غَآئِبُوْنَ عَنْهُ وَیَسَالُ فِیْ بَطْنِ الْاَرْضِ وَلَمْ یَرَ اَحَدٌ غَیْرِیْ وَلَمْ یَعْلَمْ حَالَهٗ سِوَآئِیْ وَقَالَ رَبِّیَ اللّٰهُ وَنَبِیِّیْ مُحَمَّدٌ'' رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ

تو منہ کہتا ہے میری طرف سے نہ آؤ میں بھوکا پیاسہ رہتا تھا اس مقام کے عذاب سے بچنے کے لئے پس وہ دونوں فرشتے میت کو جگاتے ہیں جس طرح سوئے ہوئے کو جگایا جاتا ہے اور اس سے پوچھتے ہیں تو محمد ﷺ کے بارے میں کیا کہتا تھا وہ کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ بلا شبہ وہ اللہ کے رسول ہیں پس فرشتے کہتے ہیں تو زندہ بھی مومن تھا اور مومن ہی مرا۔ پھر قبر میں نکیرین کے سوال کی حکمت یہ ہے کہ بے شک ملائکہ نے اولاد آدم کو طعنہ دیا تھا جب انہوں نے کہا کہ کیا ایسے کو زمین میں خلیفہ بنائے گا جو اس میں فساد کرے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے جواب میں فرمایا جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔ تو اللہ تعالیٰ دو فرشتوں کو بھیجتا ہے مومن کی قبر میں تا کہ اس سے توحید و رسالت کے متعلق پوچھ لیں اور ان دونوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ ملائکہ کے سامنے اس کی گواہی دیں جو انہوں نے مومن بندہ سے سنا یہ دو گواہ اس لئے کہ کم سے کم شرعاً دو گواہ ہونے چاہیں پھر رب تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے فرشتو میں نے اپنے بندے کی روح قبض کر لی پس اس نے اپنا مال غیر کے لئے چھوڑا اور اپنی بیوی غیر کے لئے اور اپنی لونڈی غیر کے لئے اور اپنا تاج غیر کے ہاتھ میں دیا اور اس کے دوست اس سے غائب ہیں اور اس سے شکم زمین میں سوال ہو رہا ہے جہاں میرے سوا اس سے کوئی نہیں دیکھتا اور میرے

سوا اس کے حال سے کوئی آگاہ نہیں اور اس نے اس جگہ گواہی دی کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے اور میرا نبی محمد رسول اللہ ہے اور

اَلْاِ سْلَامُ دِیْنِیْ لِتَعْلَمُوْا اَنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ باب'' فِیْ ذِکْرِ کِرَامِ کَا تِبِیْنَ رُوِیَ فِی الْخَبَرِ اَنَّ کُلَّ اِنْسَانٍ مَعَهٗ مَلَکَانِ اَحَدُ هُمَا عَنْ یَمِیْنِهٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ یَسَا رِهٖ فَا لَّذِیْ فِیْ یَمِیْنِهٖ یَکْتُبُ حَسَنَا تِهٖ مِنْ غَیْرِ اِذْنِ صَاحِبِهٖ وَالَّذِیْ فِیْ یَسَا رِهٖ یَکْتُبُ سَیِّا تِهٖ وَلَا یَکْتُبُهَا اِلَّا بِشَهَادَةِ صَاحِبِهٖ فَاِنْ قَعَدَ الْعَبْدُ قَعَدَ اَحَدُ هُمَا عَنْ یَمِیْنِهٖ وَ الْاٰ خَرُ عَنْ یَسَا رِهٖ وَاِذْ مَشٰی اَحَدُهُمَا خَلْفَهٗ وَالْاٰ خَرُ اَمَا مَهٗ وَاِنْ نَّامَ فَا حَدُ هُمَا عِنْدَ رَاْسِهٖ وَالْاٰ خَرُ عِنْدَ رِجْلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ خَمْسَةُ اَمْلَاکٍ مَلَکَانِ بِاللَّیْلِ وَمَلَکَانِ بِالنَّهَارِ وَمَلَکٌ'' لَا یُفَارِقُهٗ فِیْ وَقْتٍ مِنَ الْاَ وْقَاتِ کَمَا فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی لَهٗ مُعَقِّبَاتٌ'' مِّنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ یُرِیْدُ بِا لْمُعَقِّبَاتِ مَلٰٓئِکَةُ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَیَحْفَظُوْ نَهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالشَّیَا طِیْنِ یُقَالُ مَلَکَانِ بَیْنَ کَتِفَیْهِ یَکْتُبَانِ اَعْمَالَهٗ مِنْ خَیْرٍ وَشَرٍّ قَلَمُهُمَا سَبَابَتُهُمَا وَدَوَاتُهُمَا خَلْقُهُمَا وَمِدَادُ هُمَا۔

اسلام میرا دین ہے تا کہ تم جان لو کہ بے شک میں خوب جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ۔ باب نمبر ۱۷ کراما کاتبین کے ذکر میں ۔ حدیث شریف میں ہے کہ تحقیق ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے رہتے ہیں ایک ان میں سے اس کی دائیں جانب اور دوسرا اس کی بائیں طرف وہ جو اس کی دائیں طرف ہے اس کی نیکیاں لکھتا ہے اپنے ساتھ والے کی

اجازت کے بغیر اور وہ جو بائیں طرف ہے اس کے گناہ لکھتا ہے مگر وہ اپنے ساتھ والے کی گواہی کے بغیر نہیں لکھتا پس اگر بندہ بیٹھ جائے تو ایک ان میں سے اس کی دائیں جانب بیٹھتا ہے اور دوسرا اس کے بائیں اور جب وہ چلتا ہے تو ایک ان میں سے اس کے آگے چلتا ہے اور دوسرا اس کے پیچھے اور اگر وہ سوتا ہے تو ایک ان دونوں فرشتوں سے اس کے سر کے پاس ہوتا ہے اور دوسرا اس کے قدموں کے پاس اور روایت میں آیا ہے کہ پانچ فرشتے ہر انسان کے لئے ہیں دو فرشتے رات کو اس کے ساتھ رہتے ہیں اور دو دن کو اور ایک فرشتہ تمام وقتوں میں سے کسی وقت بھی اس سے جدا نہیں ہوتا جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں ہے کہ اس کے لئے کچھ ملائکہ ہیں جو یکے بعد دیگرے آتے ہیں کچھ اس کے آگے ہوتے ہیں اور کچھ پیچھے اور معقبات سے مراد رات اور دن کے فرشتے ہیں جو آدمی کو جن وانس اور شیاطین سے بحفاظت رکھتے ہیں اور یہ بھی آیا ہے کہ ہر انسان کے کندھوں کے درمیان دو فرشتے ہوتے ہیں جو اس کے اچھے اور برے اعمال لکھتے ہیں اور ان کے لئے دو شہادت کی انگلیاں ہیں اور ان کے پاس دواتیں ہیں اور وہ ان کے حلق اور سیاہیاں

رِیقُهما وَ صَحِیفَتُهما فُؤَادُهما فَیُکْتُبانِ اَعمَا لَهُ اِلٰی مَوْتِه وَرُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعالٰی عَلَیْهِ وَ آلِه وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ صَاحِبَ الْیَمِیْنِ اَمِیرٌ عَلٰی صَاحِبِ الشِّمَالِ فَاِذَا عَمِلَ سَیِّئَةً وَّاَرَادَ صَاحِبُ الشِّمَالِ اَنْ یَکْتُبَها قَالَ لَهُ صَاحِبُ الْیَمِیْنِ اَمْسِکْ فَیُمْسِکُ سَبْعَ سَاعَاتٍ فَاِنْ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ لَمْ یَکْتُبْها فَاِنْ لَّمْ یَسْتَغْفِرْ کَتَبَ سَیِّئَةً

وَّاحِدَةً فَاِذَا قُبِضَ رُوْحُ الْعَبْدِ وَوُضِعَ فِیْ قَبْرِہٖ یَقُوْلُ الْمَلَکَانِ رَبَّنَا وَکَّلْتَنَا بِعَبْدِکَ حَتّٰی نَکْتُبَ عَمَلَہٗ وَقَدْ قَبَضْتَ رُوْحَ عَبْدِکَ فَاْذَنْ لَّنَا حَتّٰی نَصْعَدَ اِلَی السَّمَآءِ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ السَّمَاءَ مَمْلُوَّۃٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ یُسَبِّحُوْنَنِیْ وَیُھَلِّلُوْنَنِیْ فَمَا اَفْعَلُ بِکُمَا فَیَقُوْلَانِ رَبَّنَا مُرْنَا حَتّٰی نُقِیْمَ فِی الْاَرْضِ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ اَرْضِیْ مَمْلُوَّۃٌ مِّنْ خَلْقِیْ فَمَا اَفْعَلُ بِکُمَا فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی سَبِّحَا عَلٰی قَبْرِ عَبْدِیْ وَھَلِّلَا وَکَبِّرَا وَاکْتُبَا ذٰلِکَ لِعَبْدِیْ حَتّٰی اَبْعَثَہٗ مِنْ قَبْرِہٖ وَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

لعاب ہیں اور کاغذ ہیں اور دل ہیں تو وہ اس کی موت تک اعمال لکھتے ہیں اور نبی اکرم ﷺ سے حدیث مروی ہے کہ فرمایا بے شک دائیں طرف والا فرشتہ بائیں طرف آنے والے پر امیر ہے تو جب آدمی برا عمل کرتا ہے تو بائیں جانب والا اسے لکھنا چاہتا ہے تو اس کو دائیں جانب والا کہتا ہے ابھی رک جا تو وہ سات ساعت تک رکا رہتا ہے پس اگر وہ توبہ کرے تو وہ اسے نہیں لکھتا اور اگر وہ توبہ نہ کرے تو ایک گناہ اس کے ذمہ لکھ دیتا ہے پس جب بندے کی روح قبض کی جاتی ہے اور وہ قبر میں رکھا جاتا ہے تو وہ دونوں فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار تو نے ہمیں اپنے بندے پر مقرر کیا یہاں تک کہ ہم نے اس کے عمل لکھے اور تحقیق اب تو نے اپنے بندہ کی روح کو قبض کر لیا پس ہمیں اذن دے کہ ہم اوپر چلے جائیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بے شک آسمان فرشتوں سے بھرا ہوا ہے جو میری تسبیح و تہلیل کرتے ہیں تو تمہارے ساتھ کیا

کروں پھر وہ عرض کرتے ہیں اے پروردگار ہمیں حکم کرتا کہ ہم زمین میں قیام کریں
اللہ تعالیٰ فرماتا تحقیق میری زمین مخلوق سے بھری ہوئی ہے تو میں تمہیں کہاں رکھو پھر
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم دونوں میرے بندے کی قبر پر تسبیح وتہلیل وتکبیر کہتے رہو اور میرے
بندے کے نامہ اعمال میں لکھتے رہو یہاں تک کہ میں اسے اس کی قبر سے اٹھاؤں اور
تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

اِنَّ عَلَیْکُمْ لَحٰفِظِیْنَ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ سَمَّا هُمْ
کِرَامًا کَاتِبِیْنَ لِاَنَّهُمْ اِذَا کَتَبُوْا حَسَنَةً یَّصْعَدُوْنَ بِهَا اِلَی السَّمَآءِ
بِالْفَرَحِ وَالسُّرُوْرِ وَیَعْرِضُوْنَ عَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی وَیَشْهَدُوْنَ عَلٰی
ذٰلِکَ وَ یَقُوْلَانِ اِنَّ عَبْدَکَ فُلَانًا عَمِلَ لَکَ حَسَنَةً کَذَا وَکَذَا
وَاِذَا کَتَبُوْا مِنَ الْعَبْدِ سَیِّئَةً یَّصْعَدُوْنَ بِهَا اِلَی السَّمَآءِ مَعَ الْهَمِّ
وَالْحُزْنِ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی یَا کِرَامًا کَاتِبِیْنَ مَا فَعَلَ عَبْدِیْ
فَیَسْکُتُوْنَ حَتّٰی یَسْاَلَ اللّٰهُ ثَانِیًا وَثَالِثًا فَیَقُوْلُوْنَ اِلٰهِیْ اَنْتَ اَعْلَمُ
وَاَنْتَ السَّتَّارُ اَمَرْتَ عِبَادَکَ اَنْ یَّسْتُرُوْا عُیُوْبَهُمْ فَاِنَّهُمْ یَقْرَؤُوْنَ
کُلَّ یَوْمٍ کِتَابَکَ وَیَمْدَحُوْنَکَ فَیَقُوْلُوْنَ اَعْنِیْ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ
اِسْتُرْ عُیُوْبَهُمْ فَاِنَّکَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ فَلِهٰذَا یُسَمَّوْنَ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ
وَرُوِیَ عَنْ صِدِّیْقِ ابْنِ اَوَیْسٍ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَقَالَ یَا
مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ یُقْرِئُکَ

تم پر حافظین کراما کاتبین معین ہیں وہ جانتے ہیں جو تم کرتے ہوان کا نام اللہ نے کراما کاتبین اس لئے رکھا کہ جب وہ کوئی نیکی لکھتے ہیں تو اسے خوشی اور مسرت سے لیکر آسمان پر جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور اسے پیش کرتے ہیں اور اس پر گواہی دیتے ہیں اور عرض کرتے ہیں یا اللہ تیرے فلاں بندے نے تیری رضا کے لئے یہ اچھا عمل کیا اور جب وہ کوئی برا عمل لکھتے ہیں تو اسے آسمان پر اندوہ اور غم کے ساتھ لیکر جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے اے بزرگ لکھنے والو میرے بندے نے کیا کیا تو وہ خاموش رہتے ہیں یہاں تک کہ اللہ دوسری اور تیسری باریوں ہی پوچھتا ہے تب عرض کرتے ہیں الٰہی تو خوب جانتا ہے اور بہت پردہ پوش ہے اور تو نے اپنے بندوں کو آپس کے عیب پوشی کا حکم دیا پس وہ ہر دن تیری کتاب پڑھتے ہیں اور تیری مدح کرتے ہیں وہ کہتے ہیں یعنی کراما کاتبین اے اللہ ان کی عیب پوشی کر پس بے شک تو خوب جانتا ہے عیبوں کو تو اسی لئے انہیں کراما کاتبین یعنی بزرگ لکھنے والے کہا جاتا ہے (جو مسلمانوں کی جماعت کی مخالفت پر مرا وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا) اور صدیق بن اویس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ میرے پاس جبریل علیہ السلام آیا اور کہا کہ اے محمد ﷺ بے شک اللہ آپ کو سلام کہتا ہے۔

السّلامُ ویقولُ بلّغ اُمّتکَ انَّ منْ مَاتَ مُفارقا للْجماعة لا یشُمّ رائحة ولو کان اکثرَ منْ اهلِ الارض عملا وّلا یُقبلُ اللّهُ مِنْهُ یومَ القیٰمة صرفا وّلا عدلا وّتارکُ الجماعة عندک والملٰئکة والنّاس اجمعین

مَلْعُوْن'' وَيَلْعَنُهُ التَّوْرَاةُ وَالْاِنْجِيْلُ وَالزَّبُوْرُ وَالْفُرْقَانُ وَتَارِكُ الصَّلٰوةِ لَا يُسْتَجَابُ لَهُ الدَّعْوَةُ وَلَا يَنْزِلُ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاهْوَنُ مِنْ اُمَّتِكَ وَاشَرُّ مِنْ شَارِبِ الْخَمْرِ وَقَاطِعِ الطَّرِيْقِ وَقَاتِلِ اَلْفِ عَالِمٍ وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَلِّمُوْا عَلَى الْيَهُوْدِ مِنْ اُمَّتِيْ قَالَ شَدَّادٌ'' يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَهُوْدُ اُمَّتِكَ قَالَ مَنْ يَسْمَعُ الْاَذَانَ وَلَمْ يَحْضُرِ الْجَمَاعَةَ وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ اَعَانَ تَارِكَ الْجَمَاعَةِ بِخُبْزٍ اَوْ بِلُقْمَةٍ فَكَاَنَّمَا اَعَانَ بِقَتْلِ الْاَنْبِيَاءِ وَاِنْ مَاتَ تَارِكُ الْجَمَاعَةِ لَا يُغْسَلُ وَلَا يُصَلّٰى يُدْفَنُ مَقَابِرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَتَارِكُ

اور فرماتا ہے کہ اپنی امت کو پہنچا دو بے شک جو جماعت سے مخالف ہو کر مرا وہ جنت کی خوشبو تک نہ سونگے گا اگر چہ اس کی نیکیاں سب اہل زمین سے زیادہ ہوں اور اللہ روز قیامت اس کے فرض ونفل کچھ قبول نہ کرے گا اور تارک الجماعت اے محبوب آپ کے نزدیک اور فرشتوں کے اور سب لوگوں کے نزدیک معلون ہے اور لعنت کرتی ہے اس پر تورات اور انجیل اور زبور اور قرآن اور نماز کے تارک کی نہ کوئی دعا قبول کی جائے گی اور نہ اس پر دنیا وآخرت میں رحمت اترے گی اور آپ کی امت سے کمتر اور شراب پینے والے اور چور ڈاکو اور ایک ہزار عالم کے قاتل سے بھی بڑھ کر برا ہے اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا یہود ونصاری پر سلام کرو مگر میری امت کے یہود پر سلام نہ کرو۔ حضرت شداد رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کی امت کے یہود کون ہیں فرمایا جس نے اذان کو سنا اور (بلا عذر) جماعت میں حاضر نہ ہوا اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا جس نے تارک جماعت کی مدد کی ایک روٹی دے کر یا

لقمہ دیا پس گویا اس نے انبیاء علیہم السلام کے قتل پر مدد کی اور اگر جماعت کا تارک مر جائے تو نہ اسے غسل دیا جائے اور نہ اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے اور نہ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے اور جماعت سے نماز کے تارک

الصلوة بالجماعة لو صلى صلوة امتى كلها وحده وقرء كل كتاب انزل الله تعالى على الانبياء وحده وصام صوم امتى كلها وحده وتصدق صدقتهم كلها وحده لا يشم رائحة الجنة ولا ينظر الله تعالى اليه حيا و ميتا و قال النبى صلى الله عليه واله وسلم ايما مومن يتوضا ويأتى الى المسجد وصلى فيه مع الجماعة غفر الله تعالى له ذنوبه وقال النبى صلى الله تعالى عليه واله وسلم من حفظ صلوة فى اوقاتها واتم ركوعها و سجودها اكرمه الله تعالى بخمس عشر خصلة ثلثة فى الدنيا وثلثة عند الموة وثلثة فى القبر وثلثة فى الحشر وثلثة عند لقاء الله تعالى فاما الثلثة التى فى الدنيا فيزيد عمره ورزقه ويحفظ نفسه و اهله و ام الثلثة التى عند الموة فيبشره بالامن من الخوف والفزع ودخول الجنة لقوله تعالى ان الذين قالوا ربنا الله ثم

نے اگر میری ساری امت کے برابر تنہا نمازیں پڑھیں اور ان تمام کتابوں کو جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں پر اتارا اکیلے نے پڑھا اور میری سب امت کے

برابرا کیلے نے روزے رکھے اوران تمام کے صدقوں کے برابرا کیلے نے صدقہ کیا پھر بھی وہ جنت کی خوشبو تک نہ سونگے گا اور نہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف اس کی زندگی میں نظر رحمت کریگا اور نہ اس کے مرنے کے بعد (با جماعت نماز پڑھنے والے کی بخشش ہو جاتی ہے) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر وہ مومن جس نے وضو کیا اور مسجد کی طرف آیا اور اس میں نماز باجماعت ادا کی اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتا ہے

(پنجگانہ نماز کا اہتمام سے ادا کرنے پر پندراں انعام) اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے پنجگانہ نماز ادا کی اس کے وقتوں کی محافظت کی اور اس کے رکوع وسجود کو پورا کیا اللہ تعالیٰ پندراں انعامات سے اس کی عزت افزائی کرتا ہے انمیں سے تین دنیا میں اور تین موت کے وقت اور تین قبر میں اور تین حشر میں اور تین اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت پس وہ تین انعام جو دنیا میں ہوتے ہیں اللہ اس کی عمر بڑھاتا ہے اور اس کا رزق زیادہ کر دیتا ہے اور اسے اس کے اہل خانہ کو اپنی حفاظت میں رکھتا ہے اور وہ تین جو موت کے وقت ہیں اللہ اسے خوف و ہر اس سے امن کی اور دخول جنت کی بشارت دیتا ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے تحت بے شک وہ لوگ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے۔

اسْتَقَامُوْا تتنزّلُ عليهِمُ المَلٰئكةُ الَّا تخافُوْا وَلاَ تحزنُوْا وَابْشِرُوْا بالجنةِ الّتِىْ كُنتُم تُوعَدُوْنَ. و امّا الثّلثةُ الّتِىْ فِى القَبرِ فيُسهّلُ عليهِ

سُؤَالُ مُنْكَرٍ وَّ نَكِيْرٍ وَّ يُوَسَّعُ عَلَيْهِ قَبْرُه، وَ يُفْتَحُ لَه، بَابٌ اِلَى الْجَنَّةِ وَ اَمَّا الثَّلٰثَةُ الَّتِىْ فِى الْمَحْشَرِ فَيَخْرُجُ مِنَ الْقَبْرِ وَهُوَ يَتلَالُاُوَجْهُه، كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ بِاَيْمَانِهِمْ الآيه وَ يُعْطٰى كِتَابَه، بِيَمِيْنِه وَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا وَ اَمَّا الثَّلٰثَةُ الَّتِىْ عِنْدَ لِقَآءِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَرَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِمْ وَالنَّظْرُ اِلَيْهِمْ كَقَوْلِه تَعَالٰى سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ. وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ وَمَنْ تَهَاوَنَ بِالصَّلٰوةِ الْخَمْسِ عَاقَبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِخَمْسِ عَشَرَ خَصْلَةً ثَلٰثَةً فِى الدُّنْيَا وَثَلٰثَةً عِنْدَ الْمَوْةِ وَ ثَلٰثَةً فِى الْقَبْرِ وَ ثَلٰثَةً فِى الْحَشْرِ وَ ثَلٰثَةً عِنْدَ لِقَآءِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَمَّا الثَّلٰثَةُ الَّتِىْ فِى الدُّنْيَا فَيُرْفَعُ الْبَرَكَةُ مِنْ رِزْقِه

ان پر ملائکہ اترتے ہیں کہتے ہوئے کہ خوف نہ کرو اور نہ غم کرو اور تم خوش ہو جاؤ اس جنت کے ساتھ جس کا تم کو وعدہ دیا گیا اور تیسرا قبر میں یہ انعام کہ اس پر نکیرین کے سوال آسان ہو جائیں گے اور اس کی قبر فراخ کر دی جائے گی اور اس کے لئے جنت کی طرف دروازہ کھول دیا جائے گا۔ اور وہ تین انعام جو محشر میں ہوں گے جب وہ قبر سے نکلے گا تو اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ نور ان کے آگے اور ان کے دائیں بھاگتا ہوگا۔ الایۃ اور عملنا مہ اس کے دائیں ہاتھ دیا جائے گا اور اس کا حساب آسان کر دیا جائے گا اور وہ تین جو اللہ سے ملاقات کے وقت ہونگے ان سے اللہ راضی ہوگا اور اس پر اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ

سلام کہتا ہے رب رحیم کی طرف سے اور فرمایا کچھ چہرے اس دن تروتازہ اپنے رب
کی طرف دیکھتے ہوں گے (نمازوں میں سستی کا وبال) اور فرمایا جس نے
پنجگانہ نماز میں سستی کی اللہ اسے پندرہ طرح سے عذاب دے گا تین طرح دنیا میں اور
تین طرح موت کے وقت اور تین طرح قبر میں اور تین طرح محشر میں اور تین طرح
اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت بر حال وہ تین عذاب جو دنیا میں ہوتے ہیں اللہ اس کی
روزی اور عمر سے برکت اٹھا دیتا ہے اور صالحین کی علامت اس کے چہرہ سے مٹا دیتا
ہے۔

وَ عُمْرِهٖ وَسِيْمَآءُ الصّٰلِحِيْنَ مِنْ وَّجْهِهٖ وَ اَمَّا الثَّلٰثَةُ الَّتِيْ عِنْدَ الْمَوْتِ
فَيَمُوْتُ جَآئِعًا وَّ عَطْشَانًا وَّ ذَلِيْلًا وَ اَمَّا الثَّلٰثَةُ الَّتِيْ فِي الْقَبْرِ فَيَضِيْقُ
قَبْرُهٗ حَتّٰى يَدْخُلَ اَضْلَاعُهٗ بَعْضُهَا فِيْ بَعْضٍ وَّ يُفْتَحُ لَهٗ بَابٌ مِّنْ
نَّارٍ وَّ اَمَّا الثَّلٰثَةُ الَّتِيْ فِي الْحَشْرِ فَيَخْرُجُ مِنْ قَبْرِهٖ مُسْوَدَّةُ الْوَجْهِ
مَكْتُوْبٌ فِيْ جَبْهَتِهٖ هٰذَا آئِسٌ مِّنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ يُعْطٰى لَهٗ
كِتَابُهٗ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِهٖ وَ اَمَّا الثَّلٰثَةُ الَّتِيْ عِنْدَلِقَآءِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَا
يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ لَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا
الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ
مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا
قَامَ الْعَبْدُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ

اُمُّہٗ وَاِذَا قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ کُتِبَ لَہٗ

اور وہ تین جو موت کے وقت ہوتے ہیں وہ بھوکا پیاسا اور ذلیل ہو کر مرتا ہے اور وہ تین عذاب جو قبر میں دیئے جاتے ہیں پس اس کی قبر تنگ کر دی جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف ہو جاتی ہیں اور اس کے لئے جہنم کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور وہ تین جو اس پر محشر کو ہوتے ہیں پس وہ قبر سے سیاہ چہرہ ہو کر اٹھتا ہے اور اس کے چہرے پر لکھا ہوتا ہے کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہونے والا ہے اور اسے اعمال نامہ پیٹھ کے پیچھے سے دیا جاتا ہے اور وہ تین سزائیں جو اسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے وقت ہوتی ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے کلام نہیں فرماتا اور ان کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا اور روز قیامت انہیں گناہ سے پاک نہیں کرے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہوگا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ ان کے بعد ان کے کچھ ایسے جانشین ہوئے جنہوں نے نمازیں ضائع کیں اور خواہشات کے پیچھے چلے عنقریب وہ دوزخ کے مقام غی کو پالیں گے۔ **(نماز کے اجر عظیم کا بیان)** اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بندہ کھڑا ہوتا ہے اور اللہ اکبر کہتا ہے تو گناہوں سے ایسے ستھرا ہو جاتا ہے جیسے اسی دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا اور جب وہ کہتا ہے کہ میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں اس کے بدن کے ہر بال کے بدلے۔

بِکُلِّ شَعْرَۃٍ عَلٰی بَدَنِہٖ عِبَادَۃَ سَنَۃٍ فَاِذَا قَرَءَ الْفَاتِحَۃَ فَکَاَنَّمَا حَجَّ وَاعْتَمَرَ وَ اِذَا رَکَعَ فَکَاَنَّمَا تَصَدَّقَ بِوَزْنِہٖ ذَھَبًا وَّ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ

لِمَنْ حَمِدَهٗ نَظَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَیْهِ بِالرَّحْمَةِ وَاِذَا قَالَ فِیْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی فَكَاَنَّمَا اَعْتَقَ رَقَبَةً وَّ اِذَا تَشَهَّدَ اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی ثَوَابَ اَلْفِ عَالِمٍ وَّ اَلْفِ شَهِیْدٍ وَّاِذَا سَلَّمَ وَ فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ فَتَحَ اللّٰهُ لَهٗ ثَمَانِیَةَ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ یَدْخُلُ مِنْ اَیِّ بَابٍ شَآءَ بِلاَ حِسَابٍ وَّ لاَ عَذَابٍ وَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَنْبَغِیْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ یَّكُوْنَ اَخْلاَقُهٗ كَاَخْلاَقِ الْكَلْبِ وَفِیْهِ خَمْسَةُ اَخْلاَقٍ اَلْاَوَّلُ یَكُوْنُ جَآئِعًا اَبَدًا وَّهٰذَا مِنْ اَخْلاَقِ الصَّالِحِیْنَ وَالثَّانِیْ لاَ یَكُوْنُ لَهٗ مَوْضِعٌ وَّ هٰذَا مِنْ اَثَرِ الصَّالِحِیْنَ وَالثَّالِثُ اَنَّهٗ لاَیَنَامُ بِالَّیْلِ وَهٰذَا مِنْ اَفْعَالِ الصَّالِحِیْنَ وَالرَّابِعُ لاَ یَكُوْنُ لَهٗ مَالٌ حَتّٰی یَرِثُهُ الْوَارِثُ وَهٰذَا مَعِیْشَةُ الصَّالِحِیْنَ وَالْخَامِسُ اَنْ لَّا یُفَارِقُ

اس کے لئے سال کی عبادت کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے تو جب وہ سورہ فاتحہ پڑھتا ہے پس گویا کہ اس نے حج اور عمرہ کیا اور جب وہ رکوع کرتا ہے تو گویا کہ اس نے اپنے وزن کی مقدار سونا صدقہ کیا اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت فرماتا ہے اور جب وہ سجدہ میں سبحان ربی الاعلی پڑھتا ہے پس گویا کہ اس نے غلام آزاد کر دیا اور جب وہ تشہد پڑھتا ہے اللہ اسے ایک ہزار عالم اور ایک ہزار شہید کا اجر عطا کرتا ہے اور جب وہ سلام کہتا ہے اور اپنی نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اللہ اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیتا ہے جس دروازے سے وہ چاہے بلا حساب و بلا عذاب جنت میں جائے (کتے کی پسندیدہ عادتیں) اور نبی صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مناسب ہے کہ مومن کے لئے چند عادتیں کتے کی عادتوں جیسی ہوں اور وہ یہ پانچ خصلتیں ہیں اول یہ کہ ہمیشہ بھوک برداشت کرتا رہے اور یہ صالحین کی عادت سے ہے ثانی یہ کہ اس کے پاس مکان نہ ہو اور یہ صالحین کی علامت ہے تیسری یہ کہ رات کو بیدار رہے اور یہ صالحین کے کاموں سے ہے چوتھی یہ کہ اپنے پاس جمع نہ رکھے کہ کوئی وارث مالک ہو اور یہ صالحین کی معیشت ہے پانچویں یہ کہ اپنے مالک کا دروازہ نہ چھوڑے اگرچہ دن میں اسے وہ سو بار دھکے دے اور یہ صالحین کی وفاء سے ہے۔

مِنْ بَابِ صَاحِبِهٖ وَاِنْ طَرَدَهٗ فِیْ یَوْمٍ مِّائَةَ مَرَّةٍ وَّ هٰذَا مِنْ وَّفَاءِ الصّٰلِحِیْنَ وَقَالَ عَلِیٌّ" کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ طُوْبٰی لِمَنْ کَانَ عَیْشُهٗ کَعَیْشِ الْکَلْبِ وَفِیْهِ عَشْرُ خِصَالٍ اَلْاَوَّلُ لَیْسَ لَهٗ مَالٌ" وَّ الثَّانِی لَیْسَ لَهٗ قَدْرٌ" وَّ الثَّالِثُ الْاَرْضُ کُلُّهَا بَیْتٌ" لَّهٗ وَالرَّابِعُ فِیْ اَکْثَرِ الْاَوْقَاتِ یَکُوْنُ جَآئِعًا وَّالْخَامِسُ فِی غَالِبِ اَوْقَاتِهٖ یَکُوْنُ سَاکِتًا وَّالسَّادِسُ یَحُوْلُ حَوْلَ بَیْتِ صَاحِبِهٖ بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَالسَّابِعُ یَقْنَعُ بِمَا یُدْفَعُ اِلَیْهِ وَالثَّامِنُ لَوْضَرَبَ صَاحِبُهٗ مِائَةَ جَلْدَةٍ لَا یَتْرُکُ بَابَ دَارِ صَاحِبِهٖ وَالتَّاسِعُ یَاْخُذُ عَدُوَّ صَاحِبِهٖ وَلَا یَاْخُذُ صَدِیْقَهٗ وَالْعَاشِرُ اذا مَاتَ لَمْ یَتْرُکْهُ مِنَ الْمِیْرَاثِ شَیْئًا بَابٌ" فِیْ ذِکْرِ الرُّوْحِ بَعْدَ الْخُرُوْجِ کَیْفَ یَاتِیْ اِلٰی قَبْرِهٖ وَ مَنْزِلِهٖ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَاذَا خَرَجَ الرُّوْحُ مِنْ بَنِیْ آدَمَ فَاذَا مَضٰی ثَلٰثَةُ اَیَّامٍ

يَقُوْلُ الرُّوْحُ يَارَبِّ ائْذَنْ

اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا خوشی وخوبی ہے اس شخص کے لئے جس کی زندگی گزارنا کتے کی مانند ہو اور کتے میں دس عادتیں اچھی ہیں اول اس کے پاس مال نہیں ہوتا دوم وہ کچھ قدر نہیں رکھتا سوم سب زمین اس کا گھر ہے چہارم وہ اکثر اوقات بھوکا رہتا ہے پنجم وہ اکثر اوقات خاموش رہتا ہے ششم وہ رات و دن اپنے مالک کے گھر کے گرد گھومتا رہتا ہے ہفتم وہ اس پر قناعت کرتا ہے جو لقمہ مالک اسے ڈالتا ہے ہشتم اگر اس کا مالک اسے سو ڈنڈے مارے وہ مالک کا دروازہ نہیں چھوڑتا نہم وہ اپنے مالک کے دشمن کو کاٹتا ہے مالک کے دوست کو نہیں کاٹتا۔ دہم جب وہ مرتا ہے تو اپنی کچھ میراث نہیں چھوڑتا۔ **باب نمبر ۱۸ اس بیان میں کہ روح نکلنے کے بعد میت کی قبر اور گھر کی طرف کیسے آتی ہے:** نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب آدم زادوں کی روح جسم سے نکلتی ہے تو جب تین دن گزرتے ہیں روح عرض کرتی ہے یا میرے پروردگار مجھے اذن بخش۔

لِیْ حَتّٰی اَمْشِیْ وَاَنْظُرُ اِلٰی جَسَدِی الَّذِیْ کُنْتُ فِیْهِ فَیَاْذَنُهُ اللّٰهُ تَعَالٰی فَیَجِیْءُ اِلٰی قَبْرِهٖ وَ یَنْظُرُ مِنْ بَعِیْدٍ وَّ قَدْسَالَ الْمَآءُ مِنْ جَسَدِهٖ وَ مِنْ مَنْخَرَیْهِ وَ مِنْ فَمِهٖ فَیَبْکِیْ بُکَآءً طَوْلاً ثُمَّ یَقُوْلُ یَاجَسَدِیَ الْمِسْکِیْنَ وَ یَا حَبِیْبِیْ هَلْ تَذْکُرُ اَیَّامَ حَیٰوتِکَ وَ هٰذَا مَنْزِلُ الْبَلاءِ وَالْوَحْشَةِ وَ الْغَمِّ وَ الْکُرْبَةِ وَالْحُزْنِ وَالنَّدَامَةِ ثُمَّ یَمْضِیْ فَاِذَا کَانَتْ خَمْسَةُ اَیَّامٍ یَقُوْلُ یَارَبِّ ائْذَنْ لِیْ حَتّٰی اُنْظُرَ اِلٰی جَسَدِیْ فَیَاْذَنُ اللّٰهُ

تَعَالٰی لَہٗ فَیَاْتِیْ اِلٰی قَبْرِہٖ وَیَنْظُرُ مِنْ بَعِیْدٍ وَّ قَدْ سَالَ الدَّمُ مِنْ جَسَدِہٖ وَ مِنْ مِنْخَرَیْہِ وَمِنْ فَمِہٖ وَ اُذُنَیْہِ وَ صَدِیْدٌ وَّ قَیْحٌ فَیَبْکِیْ بُکَآءً طَوِیْلاً فَیَقُوْلُ یَاجَسَدِی الْمِسْکِیْنَ اَتَذْکُرُ اَیَّامَ حَیٰوتِکَ وَ ھٰذَا مَنْزِلُ الْغَمِّ وَالْھَمِّ وَالْمِحْنَۃِ وَالدِّیْدَانِ وَالْحَیَّۃِ وَالْعَقَارِبِ وَاَکَلَتِ الدِّیْدَانُ لَحْمَکَ وَفَرَّقَتْ جِلْدُکَ وَ تَفَرَّقَتْ اَعْضَآؤُکَ ثُمَّ یَمْضِیْ فَاِذَا کَانَ سَبْعَۃُ اَیَّامٍ یَّقُوْلُ یَارَبِّ ائْذَنْ

تا کہ میں جاؤں اور اس بدن کو دیکھوں جس میں تھی تو اللہ تعالیٰ اسے اذن دیتا ہے پس وہ میت کی قبر کی طرف آتی ہے اور اسے دور سے دیکھتی ہے اور میت کے جسم اور ناک اور منہ سے پانی جاری ہور ہا ہوتا ہے پس بہت دیر روتی ہے پھر کہتی ہے کہ اے میرے مسکین جسم اور اے میرے پیارے کیا تو زندگی کے دن یاد کرتا ہے یہ تو بلاء اور وحشت اور غم اور تکلیف اور پریشانی اور ندامت کی جگہ ہے پھر جب پانچ دن گزرتے ہیں تو روح عرض کرتی ہے اے میرے رب مجھے اجازت بخش تا کہ میں اپنے بدن کو دیکھوں تو اللہ تعالیٰ اسے اجازت دیتا ہے پس وہ میت کی طرف آتی ہے اور اسے دور سے دیکھتی ہے اور تحقیق اس کے جسم اور ناک ومنہ اور کانوں سے خون اور زرد پانی اور پیپ بہہ رہے ہوتے ہیں تو روح بہت دیر تک روتی ہے پھر کہتی ہے اے میرے مسکین بدن کیا تجھے زندگی کے دن یاد آتے ہیں اور یہ تو غم والم اور پریشانی اور کیڑوں سانپوں اور بچھوؤں کا گھر ہے اور کیڑے تیرا گوشت کھا گئے اور تیری کھال کو جسم سے جدا کر دیا اور تیرے اعضاء کو متفرق کر دیا پھر جب میت کو مرے بعد سات دن ہوتے ہیں تو

روح عرض کرتی ہے کہ اے میرے پروردگار مجھے اذن دے تا کہ میں

لِیْ حَتّٰی انظر الی جسدی فیاْذنُ اللّٰہُ تعالٰی لہ' فَیاْتِیْ اِلٰی قَبْرِہٖ وَینظُرُ مِنْ بَعِیْدٍ وَّ قَدْوَقَعَ فِیْہِ الدُّوْدُ فَیَبْکِیْ بُکَآءً شَدِیْدًا وَّ یَقُوْلُ یَاجَسَدِی الْمِسْکِیْنُ اَتَذْکُرُ اَیَّامَ حَیٰوتِکَ اَیْنَ اَوْلَادُکَ وَ اٰبَآؤُکَ وَ عَشِیْرتُکَ وَدَارُکَ وَعَقَارُبُکَ وَاَیْنَ اِخْوَانُکَ وَ اَصْدِقَآؤُکَ وَ اَیْنَ رُفَقَاؤُکَ وَ جِیْرَانُکَ الَّذِیْنَ یَرْضَوْنَکَ فِیْ جَوَارِکَ الْیَوْمَ فَیَبْکُوْنَ عَلَیَّ وَعَلَیْکَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ دَارَتْ رُوْحُہ' حَوْلَ دَارِہٖ شَھْرًا یَنْظُرُ اِلٰی مَا خَلْفَہ' مِنْ عَیَالِہٖ کَیْفَ یُقْسَمُ مَالُہ' وَ کَیْفَ یُؤَدِّیْ دُیُوْنُہ' فَاِذَاتَمَّ شَھْرٌ'' یَنْظُرُ اِلٰی جَسَدِہٖ وَیَدُوْرُ حَوْلَ قَبْرِہٖ سَنَۃً وَّ یَنْظُرُ مَنْ یَّدْعُوْا لَہ' وَ مَنْ یَّحْزَنُ عَلَیْہِ فَاِذَاتَمَّتْ سَنَۃٌ'' رُفِعَتْ رُوْحُہ' اِلٰی حَیْثُ یَجْتَمِعُ فِیْہِ الْاَرْوَاحُ اِلٰی یَوْمٍ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ کَقَوْلِہٖ تعالٰی تَنَزَّلُ الْمَلٰئِکَۃُ

اپنے جسم کو دیکھوں تو اللہ تعالیٰ اسے اذن دیتا ہے پس روح میت کی قبر کی طرف آتی ہے اور اسے دور سے دیکھتی ہے اور تحقیق اس میں کیڑے پڑ چکے ہوتے ہیں پس بہت روتی ہے اور کہتی ہے اے میرے مسکین جسم کیا تجھے زندگی کے دن یاد آتے ہیں کہاں ہے تیری اولاد اور آباء اور اقارب اور تیرا گھر و زمین اور کہاں ہیں تیرے بھائی اور دوست اور کہاں ہیں تیرے رفقاء اور ہمسائے جو تیری ہمسائیگی میں خوش تھے کہ وہ مجھ

اور تجھ پر قیامت تک روئیں۔ (**روح میت کے گھر والوں کی خبر گیری کرتی ہے**) اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مومن مرتا ہے تو اس کی روح اس کے گھر کے گرد ایک ماہ تک گھومتی ہے اور اس کے پسماندگان اہل وعیال کو دیکھتی ہے کہ وہ اس کا مال کیسے بانٹتے ہیں اور اس کے قرض کیسے چکاتے ہیں پس جب ماہ گزرتا ہے تو وہ اپنے جسم کی طرف دیکھتی اور اس کی قبر کے گرد ایک سال گھومتی ہے اور دیکھتی ہے کہ اس کے لئے کون دعا کرتا ہے اور اس پر کون غم کرتا ہے پھر جب سال گزرتا ہے تو روح اوپر چلی جاتی ہے جہاں دوسرے مومن کی روحیں جمع رہیں گی اس دن تک کہ جس میں صور پھونکا جائے گا جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اتریں گے اس میں ملائکہ اور روح

وَالرُّوْحُ فِیْهَا وَیُقَالُ الرُّوْحُ فِیْهَا بِمَعْنَی الرَّحْمَةِ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کَمَا قُرِیَ وَالرُّوْحُ بِالْفَتْحِ وَالضَّمِ مَعْنَاهُ تَنَزَّلُ الْمَلٰئِکَةُ وَالرُّوْحُ اَیْ مَعَهُمُ الرُّوْحُ وَالرَّیْحَانُ وَیُقَالُ الرُّوْحُ مَلَکٌ" عَظِیْمٌ" یُنَزِّلُ الرَّحْمَةَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰئِکَةُ صَفًّا قِیْلَ مَعْنَاهُ رُوْحُ بَنِیْ اٰدَمَ وَقِیْلَ مَعْنَاهُ رُوْحُ جِبْرِیْلَ وَیُقَالُ رُوْحُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَحْتَ الْعَرْشِ یَسْتَاذِنُ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ مِنَ اللّٰهِ بِالنُّزُوْلِ یُسَلِّمُ عَلٰی جَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ مِنَ الشَّفَقَةِ عَلَیْهِمْ وَیُقَالُ رُوْحُ الْاَقْرِبَآءِ مِنْ اَمْوَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اِئْذَنْ لَّنَا بِالنُّزُوْلِ اِلٰی منازلنا حتی ندعوا لاولادنا و علینا فینزلون

لَیْلَةَ الْقَدْرِ کَمَا قَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ اِذَا کَانَ یَوْمُ عِیْدٍ اَوْیَوْمُ عَاشُوْرَا اَوْلَیْلَةُ عَاشُوْرَا اَوْیَوْمُ الْجُمْعَةِ اَوْ لَیْلَةُ الْجُمعَةِ الْاُوْلٰی مِنْ رَّجَبٍ اَوْلَیْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس آیت میں روح سے مراد وہ رحمت ہے جو مومن پر اترتی ہے جس طرح کہ والروح کو فتح اور ضمہ کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے معنی اس کا ہے کہ فرشتے اترتے ہیں اور روح یعنی ان کے ساتھ روح اور ریحان (جنت کی خوشبو) اترتی ہے اور کہا **(روح اترنے کی مراد کا بیان)** گیا ہے کہ روح ایک عظیم فرشتے کا نام ہے جو اللہ کے حکم سے مومن پر اترتا ہے جیسے کہ ارشاد ہے کہ (جس دن رُوح اور فرشتے صف بنائے کھڑے ہوں گے کہا گیا ہے کہ بنی آدم کی روح اور کہا گیا ہے کہ روح سے مراد جبرائیل علیہ السلام ہیں اور کہا گیا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مراد ہے اس رات (لیلۃ القدر) کو عرش کے نیچے اللہ سے اذن مانگتی ہے دنیا پر اترنے اور تمام مؤمن اور مومنات پر سلام کہنے کو ان پر شفقت کی بناء پر اور کہا گیا ہے کہ مراد اقرباء اموات مؤمنین کی روح ہے جو عرض کرتی ہیں کہ اے ہمارے پرودگار ہمیں اپنے گھروں پر اترنے کا اذن دے تاکہ ہم اپنی اولاد اور اعیال کو دیکھیں تو وہ لیلۃ القدر کو اترتی ہیں جس طرح کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب عید کا دن ہو یا عاشورا کی رات یا جمعہ کا روز یا رجب کی پہلی جمعرات یا نصف شعبان کی رات

یَخْرُجُ الْاَمْوَاتُ مِنْ قُبُوْرِھِمْ فَیَقُوْمُوْنَ عَلٰی اَبْوَابِ بُیُوْتِھِمْ وَ یَقُوْلُوْنَ ارْحَمُوْا عَلَیْنَا فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَةِ بِصَدَقَةٍ اَوْلُقْمَةٍ فَاِنَّا مُحْتَاجُوْنَ

اِلَیھَا فَاِنْ لَّمْ تَقْدِرُوْا بِھَا فَاذْکُرُوْنَا بِرَکْعَتَیْنِ فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ الْمُبَارَکَۃِ ھَلْ مِنْ اَحَدٍ یَّذْکُرُوْنَا وَھَلْ مِنْ اَحَدٍ یَّرْحَمُ عَلَیْنَا وَھَلْ مِنْ اَحَدٍ یَّذْکُرُوْنَا فِیْ غُرْبَتِنَا یَامَنْ سَکَنَ فِیْ دَارِنَا وَیَامَنْ نَکَحَ نِسَآءَ نَا وَیَامَنْ اَقَامَ فِیْ اَوْسَعِ قُصُوْرِ نَا وَ نَحْنُ اَضْیَقِ قُبُوْرِنَا وَ یَا مَنْ قَسَّمَ اَمْوَالَنَا وَیَامَنِ سْتَذَلَّ اَوْلَادَنَا ھَلْ مِنْ اَحَدٍ مِّنْکُمْ مَّنْ یَّتَفَکَّرُ فِیْ غُرْبَتِنَا وَ فَقْرِنَا وَ کُتُبُنَا مَطْوِیَّۃٌ" وَّ کُتُبُکُمْ مَّنْشُوْرَۃٌ" وَّلَیْسَ لِلْمَیِّتِ فِی اللَّحْدِ ثَوَابٌ" فَلَا تَنْسَوْنَا بِکِسْرَۃِ خُبْزِکُمْ وَ دُعَآئِکُمْ فَاِنَّا مُحْتَاجُوْنَ اِلَیْکُمْ اَبَدًا فَاِنْ وَّجَدُوْا الصَّدَقَۃَ وَالدُّعَآءَ مِنْھُمْ یَرْجِعُوْنَ فَرِحًا مَّسْرُوْرًا وَّاِنْ لَّمْ یَجِدُوْا یَرْجِعُوْنَ مَحْرُوْمًا مَّحْزُوْنًا آئِسًا وَقَدْ قِیْلَ اِنَّ الرُّوْحَ فِی الْفُؤَادِ اَوْ فِیْ بَعْضِ اَجْزَآءِ الْبَدَنِ

تو فوت شدگان اپنی قبروں سے نکلتے ہیں اور اپنے گھروں کے دروازوں پر کھڑے ہو کر کہتے ہیں کہ اس رات میں ہم پر رحم کرو صدقہ یا ناداروں کو روٹی کا لقمہ دیکر ہم اس ثواب کے محتاج ہیں پس اگر تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تو اس شب مبارکہ میں دو رکعت نماز کے (ایصال ثواب) سے ہی ہمیں یاد کر لو کیا ہے کوئی تم میں جو ہمیں یاد کرے کیا ہے کوئی تم میں جو ہم پر رحم کھائے کیا ہے کوئی تم میں جو ہماری غربت میں ہمیں یاد کرے اے وہ شخص جس نے ہمارے گھر میں سکونت کی اے وہ شخص جس نے ہماری عورتوں سے نکاح کیا اے وہ شخص جس نے ہمارے کشادہ محلوں میں قیام کیا اور ہم اپنی تنگ قبروں میں ہیں۔ اے وہ جس نے ہمارے اموال کو تقسیم کیا اے وہ جس

نے ہماری اولاد کوخوار کیا کیا ہے تم میں سے کوئی جو ہماری غربت اورمحتاجی میں سوچ
کرے اوراب ہمارے اعمالنامے لپیٹے جا چکے ہیں اور تمارے اعمال نامے کھولے ہو
ئے ہیں اور میت کے لئے (اپنے عمل کا) ثواب منقطع ہو چکا ہے تو تم اپنی روٹی کھاتے
وقت اور دعا کے وقت ہمیں مت بھولو پس بے شک ہم تمہارے ہمیشہ محتاج ہو چکے
پس اگر فوت شدگان ان سے صدقہ یا دعا پالیتے ہیں تو خوشی ومسرت سے واپس لوٹتے
ہیں اور اگر نہ پائیں تو محروم اور غمزدہ اور ناامید ہوکر لوٹتے ہیں **(جسم میں روح کے محل میں اختلاف)** اور تحقیق کیا گیا ہے کہ روح کا مقام دل ہے یا بدن کے
کچھ اجزاء

لاَ فِیْ جَمِیْعِ الْبَدَنِ لٰکِنَّھَا فِیْ جُزْءٍ مِّنْ اَجْزَآئِہٖ وَالدَّلِیْلُ عَلَیْہِ اَنْ
یَّجْرِحَ الْوَاحِدُ بِجَرَاحَاتٍ کَثِیْرَۃٍ فَلاَ یَمُوْتُ وَ یَجْرِحُ الْوَاحِدُ اَیْضًا
بِجَرَاحَۃٍ وَّاحِدَۃٍ فَیَمُوْتُ لِاَنَّھَا اَصَابَتْ فِی الْمَکَانِ الَّذِیْ فِیْہِ الرُّوْحُ
وَ حَلَّتْ فِیْہِ وَ قِیْلَ الرُّوْحُ یَحِلُّ فِیْ جَمِیْعِ الْبَدَنِ لِاَنَّ الْمَوْتَ فِیْ
جَمِیْعِ الْبَدَنِ یَدُلُّ عَلَیْہِ قَوْلُہٗ تَعَالٰی قُلْ یُحْیِیْھَا الَّذِیْ اَنْشَاَھَآ اَوَّلَ
مَرَّۃٍ فَاِنْ قِیْلَ مَا الْفَرْقُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالرُّوَانِ قُلْتُھُمَا وَاحِدٌ'' لَیْسَ
بَیْنَھُمَا فَرْقٌ'' کَمَا اَنَّ الْیَدَنَ مَعَ الْیَدِ وَالرِّجْلِ یَذْھَبُ وَ یَجِیْءُ
وَالرُّوْحُ لاَ یَتَحَرَّکُ ثُمَّ مَوْضِعُ الرُّوْحِ فِی الْجَسَدِ غَیْرُ مُعَیَّنٍ وَّ
مَوْضِعُ الرَّوَانِ بَیْنَ الْحَاجِبَیْنِ فَاِذَا زَالَتِ الرُّوْحُ مَاتَ الْعَبْدُ لاَ

مَحَالَةَ وَ اِذَا زَالَتِ الرَّوَانُ نَامَ الْعَبْدُ كَمَا اَنَّ الْمَاءَ اِذَاصُبَّ فِي الْقَصْعَةِ وَ وُضِعَتْ فِي الْبَيْتِ وَوَ قَعَتِ الشَّمْسُ عَلَيْهِ مِنَ الْكُوَّةِ وَ شُعَاعُهَا فِي السَّقْفِ يَتَحَرَّكُ وَ لَمْ يَتَحَرَّكِ الْقَصْعَةُ مِنْ مَوْضِعِهَا فَكَذٰلِكَ الرُّوْحُ سَاكِنَةٌ" فِي الْبَدَنِ

تمام بدن اس کا مقام نہیں لیکن روح اس کے اجزاء میں ایک جزء میں ہوتی ہے اور دلیل اس مدعا یہ ہے کہ ایک شخص کثیر زخموں سے زخمی ہوتا ہے مگر مرتا نہیں اور ایک شخص ایک ہی زخم سے زخمی ہوتا ہے اور مر جاتا ہے اس لئے کہ وہ ایک زخم اس جگہ ہوتا ہے جہاں روح ہو اور اس میں حلول کیے ہوئے اور کہا گیا ہے کہ روح تمام بدن میں حلول کیے ہوتی ہے اسی لئے موت تمام بدن کو آتی ہے اس پر دلیل اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ۔ اے محبوب فرما دیجئے وہی اسے زندہ فرمائے گا جس نے اسے ابتداء سے پیدا کیا۔

روح اور روان میں فرق پس اگر سوال کیا جائے کہ روح اور رواں میں کیا فرق ہے تو میں کہوں گا ان دونوں میں کوئی فرق نہیں جس طرح کہ بدن ہاتھ اور پاؤں کے ساتھ جاتا اور آتا ہے اور روح ایک جگہ رہتی ہے پس اس کا مقام جسم میں غیر معین ہے اور روان کا مقام دو ابروؤں کے درمیان ہے اور جب روح نکلتی ہے تو بندہ لازما مر جاتا ہے مگر جب روان نکلے تو بندہ سو جاتا ہے جس طرح کہ پیالہ میں پانی ڈالا جائے اور اسے مکان میں رکھا جائے اور اس پر دریچہ سے سورج کی دھوپ پڑے اور سورج کی شعاعیں چھت پر پڑتی ہوں تو وہ حرکت کرتا ہے حالانکہ پیالہ اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرتا ایسے ہی روح بدن میں ساکن رہتی ہے اور شعاعین اس کی عرش تک جاتی ہیں۔

وشُعَاعُهَا اِلَى الْعَرْشِ وَهُوَ الرَّوَانُ فَتَرَى الرُّؤْيَا فِى الْمَلَكُوْتِ ثُمَّ اِذَا نَامَ الْعَبْدُ خَرَجَ الرُّوْحُ اَىِ الرَّوَانُ مِنْ اَنفِهٖ وَصَعَدَ اِلَى السَّماء فَالرُّوَانُ فِى الْمَلَكُوْتِ يَنُوْبُ مَنَابَةَ النَّفْسِ فِى الْخِدْمَةِ فَاِنْ قِيْلَ لَوْ كَانَ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ يَصْعَدُ اِلَى السَّمَاءِ وَ يَنُوْبُ مَنَابَةَ النَّفْسِ فِى الْخِدْمَةِ فَرُوْحُ الْكَافِرِ اِلٰى اَيْنَ تَذْهَبُ وَقِيْلَ رُوْحُ الْكَافِرِ اَيْضًا يَصْعَدُ اِلَى السَّمَآءِ اِلَّا اَنَّهٗ يَمْنَعُهُ الشَّيْطٰنُ فَيَكُوْنُ مَعَ الشَّيَاطِيْنِ فَاِنْ قِيْلَ لَوْذَهَبَ الرُّوْحُ يَنْبَغِىْ اَنْ لَّا يَتَنَفَّسَ قِيْلَ هٰذَا مِنْ وَّجُوْهٍ اَحَدُهَا مَا قَالُوا يَذْهَبُ مِنْهُ الرُّوْحُ وَلٰكِنْ يَّبْقِىْ فِيْهِ الْحَيٰوةُ وَالنَّفْسُ لِاَنَّهُمَا لَيْسَا بِرُوْحٍ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَارُوِىَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ اَلرُّوْحُ لِلْاَرْبَعَةِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ وَالْمَلٰئِكَةُ وَ الشَّيَاطِيْنُ وَلِسَآئِرِهِنَّ نَفْس'' وَّحَيٰوة'' وَّ قَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ التِّرْمِذِىْ اَلرُّوْحُ رُوْحَانِ رُوْح'' بِهِ الْحَيٰوةُ وَالنَّفْسُ وَ رُوْح'' بِهِ الْحَرَكَةُ فَاِذَا نَامَ خَرَجَ مِنْهُ

اور وہ شعاعیں روان ہے پس خواب میں ملکوت کو دیکھتا ہے پھر جب آدمی سوتا ہے روح نکلتی ہے یعنی روان اس کے ناک سے اور آسمان پر جاتی ہے تو روان عالم ملکوت میں کام میں نفس کی قائم مقام ہوتی ہے پس اگر کہا جائے کہ جب مومن کی روح آسمان پر چڑھ کر کام میں نفس کی قائم مقام ہوتی ہے تو کافر کی روح کہاں جاتی ہے تو کہا گیا ہے کہ کافر کی روح بھی آسمان کی طرف جاتی ہے مگر اسے شیطان روک لیتے

ہیں تو وہ شیطانوں کے ساتھ ہو جاتی ہے۔ پس اگر کہا جائے کہ جب روح یعنی روان خواب میں نکل جائے تو ممکن ہے کہ آدمی سانس نہ لے سکے۔ کہا گیا ہے کہ یہ وہ وجوہ ہیں جس سے ایک کو علماء نے بیان کیا ہے کہ آدمی سے روح یعنی روان چلتی ہے مگر اس میں زندگی اور نفس دونوں باقی رہتے ہیں اس لئے کہ باقی رہنا روان کے سبب نہیں کیا تو نے نہیں دیکھا جو عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ فرمایا چار مخلوق کے لئے روح ہے۔ انس و جن و ملائکہ اور شیاطین اور باقی سب مخلوق کے لئے نفس و حیات ہے اور محمد ابن الترمذی نے کہا کہ روحیں دو ہیں ایک وہ جس کے ساتھ زندگی اور نفس قائم ہے دوسری وہ جس کے سبب حرکت ہے پس جب کوئی سوتا ہے تو اس سے وہ روح نکلتی ہے جس کے سبب حرکت ہے

"اَلرَّوْحُ الَّذِیْ بِہِ الْحَرَکَۃُ ولکِنْ لَمْ یَخْرُجِ الرُّوْحُ الَّذِیْ بِہِ الْحَیٰوۃُ وَ النَّفْسُ و امَّا مَسْکَنُ الرُّوْحِ بَعْدَ الْقَبْضِ فَقَدْ قِیْلَ مَسْکَنُھَا الصُّوْر فِیْہِ ثُقَبٌ" بِعَدَدِ کُلِّ حَیْوَانٍ مِنْ یَوْمِ خُلِقَ ادَمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ یُنْعَمُ ھُنَاکَ اِنْ کَانَ مُنْعَمًا وَّ اِنْ کَانَ مُعَذَّبًا فَھُنَاکَ یُعَذَّبُ وَ یُقَالُ اَنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ حَوَاصِلِ طُیُوْرٍ خُضْرَآءَ سَوْدَآءَ فِی الْجَنَّۃِ وَاَرْوَاحُ الْکَافِرِیْنَ فِیْ سِجِّیْنِ جَھَنَّمَ وَ قِیْلَ فِیْ حَوَاصِلِ طُیُوْرٍ سَوْدَاءَ فِی النَّارِ وَیُقَالُ اَنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا قُبِضَتْ رَفَعَتْھَا مَلٰٓئِکَۃُ الرَّحْمَۃِ اِلَی السَّابِعَۃِ بِالْاِکْرَامِ وَالْاِعْزَازِ فَیُنَادِیْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ قِبَلِ اللّٰہِ اُکْتُبُوْھَا فِیْ عِلِّیِّیْنَ ثُمَّ رُدُّوْھَآ اِلَی الْاَرْضِ فَتَرُدُّ رُوْحَہٗ

فِیْ جَسَدِہٖ وَ یُفْتَحُ لَہٗ بَابٌ اِلَی الْجَنَّۃِ فَیَنْظُرُ اِلٰی مَوْضِعِہٖ مِنْھَا حَتّٰی یَقُوْمَ السَّاعَۃُ وَیُقَالُ اِنَّ اَرْوَاحَ الْکُفَّارِ اِذَا قُبِضَتْ رَفَعَتْھَا مَلٰئِکَۃُ الْعَذَابِ اِلٰی سَمَآءِ الدُّنْیَا فَیُغْلَقُ اَبْوَابُھَا وَ یُؤْمَرُ مَرُبِرَدِّھَا

اور جب روح نکلتی ہے جس سے زندگی اور نفس قائم ہو (**بدن سے نکلنے کے بعد روح کہاں رہتی ہے**) اور بر حال قبض ہونے کے بعد روح کا مسکن پس تحقیق کہا گیا ہے کہ اس کا مسکن اسرافیل کا صور ہے۔ اس میں سوراخ ہیں پیدائش آدم علیہ السلام سے تا قیامت کے جانداروں کی تعداد کے برابر اگر نعمت کے لائق ہو تو وہاں اسے نعمت دی جاتی ہے اگر عذاب کے لائق ہو تو وہاں اسے عذاب کیا جاتا ہے اور کہا گیا ہے کہ مومنین کی ارواح جنت میں سبز پرندوں کے بدنوں میں رہتی ہیں اور کفار کی ارواح جہنم کے طبقہ سجین میں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دوزخ میں سیاہ پرندوں کے بدنوں میں ہوتی ہیں اور کہا گیا ہے کہ بیشک مومنین کی روحیں جب قبض کی جاتی ہیں تو انہیں رحمت کے فرشتے عزت و اعزاز کے ساتھ ساتھ ہو آسمان پر لیجاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آسمان سے ندا کرنے والا ندا کرتا ہے کہ اسے علیین میں لکھ دو پھر اس کو دنیا میں واپس کر دو تو مومن کی روح کو اس کے بدن میں لوٹا دیا جاتا ہے اور اس کے لئے جنت کی طرف دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور وہ جنت میں اپنا مقام دیکھتا ہے قیام قیامت تک اور کہا گیا ہے کہ جب کفار کی روحیں نکالی جاتی ہیں تو عذاب کے فرشتے انہیں اس گرد دنیا کے آسمان (پہلے آسمان) پر لیجاتے ہیں پس اس کے دروازے بند کر دئیے جاتے ہیں اور حکم دیا جاتا ہے کہ اس کو واپس اس کی قبر کی طرف

لے جاؤ۔

اِلٰی مَضْعَجِہٖ وَیُضَیَّقُ قَبْرُہٗ وَیُفْتَحُ لَہٗ بَابٌ اِلَی النَّارِ فَیَنْظُرُ اِلٰی مَقْعَدِہٖ مِنْھَا حَتّٰی تَقُوْمُ السَّاعَۃُ وَعَلٰی ھٰذَا قَوْلُہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ حَتّٰی اَنَّھُمْ یَسْمَعُوْنَ قَرْعَ نِعَالِکُمْ وَاِنَّمَا مُنِعُوْا عَنِ الْکَلَامِ وَسُئِلَ عَنْ بَعْضِ الْعُلَمَآءِ مِنْ مَّعَادِنِ الْاَرْوَاحِ بَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ اِنَّ اَرْوَاحَ الْاَنْبِیَآءِ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ فِی اللَّحْدِ مُوْنِسَۃٌ لِاَجْسَادِھَا وَسَاجِدَۃٌ لِرَبِّھَا وَاَرْوَاحُ الشُّھَدَآءِ فِی الْفِرْدَوْسِ وَسْطَ الْجَنَّۃِ فِیْ حَوَاصِلِ طُیُوْرٍ خُضْرَآءَ فِی الْجَنَّۃِ تَطِیْرُ حَیْثُ شَآءَ وَاثُمَّ تَاْوِیْ اِلٰی قَنَادِیْلَ مُعَلَّقَۃٍ بِالْعَرْشِ وَاَرْوَاحُ اَوْلَادِ الْمُسْلِمِیْنَ فِیْ حَوَاصِلِ عَصَافِیْرِ الْجَنَّۃِ عِنْدَ جَبَلِ الْمِسْکِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَاَرْوَاحُ اَوْلَادِ الْمُشْرِکِیْنَ وَالْمُنَافِقِیْنَ یَدُوْرُوْنَ حَوْلَ الْجَنَّۃِ لَیْسَ لَھُمْ مَاْوٰی اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ثُمَّ یَخْدِمُوْنَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ اَمَّآ اَرْوَاحُ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ عَلَیْھِمْ دُیُوْنٌ وَّمَظَالِمُ فَمُعَلَّقَۃٌ بِالْھَوَآءِ لَایَصِلُوْنَ اِلَی الْجَنَّۃِ وَلَآ اِلَی السَّمَآءِ حَتّٰی یُؤَدِّیْ

اور اس کی قبر تنگ کردی جاتی ہے اور اس کا جہنم کی جانب دروازہ کھول دیا جاتا ہے پس اس میں اپنا ٹھکانہ قیامت آنے تک دیکھتا رہتا ہے (میت جوتوں کی آہٹ کو سنتا ہے) اور اسی پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ فرمایا حتی کہ میت

تمہارے جوتوں کی آہٹ کو سنتے ہیں مگر وہ کلام سے روکے گئے ہیں اور بعض علماء سے بعد از موت ارواح کا مقام پوچھا گیا تو انہوں نے کہا انبیاء علیہم السلام کی ارواح جنت عدن میں ہیں اور لحد میں اپنے ابدان کے لئے انس رکھنے والی اور اپنے رب کو سجدہ کرنے والی ہوتی ہیں اور شہداء کی ارواح فردوس وسط جنت میں سبز پرندوں کے قالبوں میں جہاں چاہیں جنت میں اڑتی ہیں پھر وہ رات کو عرش سے معلقہ قندیلوں میں ٹھہرتی ہیں اور مسلمانوں کے چھوٹے بچوں کی روحیں جنت کے گرد گھومتی رہتی ہیں قیامت تک انہیں کوئی ٹھکانہ نہیں ملتا پھر وہ مومنین کی خدمت کے لئے مقرر ہوں گے بر حال مسلمانوں کی ارواح جن پر قرضے اور حق تلفی کے مطالب ہیں فضاء میں معلق رہتی ہیں نہ وہ جنت میں پہنچ سکتی ہیں اور نہ آسمان پر جا سکتی ہیں جب تک ان سے قرضے اور حقوق ادا نہ ہوں۔

عَنْهُمُ الدُّيُوْنُ وَالْمَظَالِمُ وَامَّآ اَرْوَاحُ فُسَّاقِ الْمُسْلِمِيْنَ الْمُصِرِّيْنَ عَلَى الذُّنُوْبِ فَيُعَذَّبُوْنَ فِى الْقُبُوْرِ مَعَ الْجَسَدِ وَامَّآ اَرْوَاحُ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنَافِقِيْنَ لَفِىْ سِجِّيْنِ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ط قِيْلَ اِنَّ الرُّوْحَ جِسْمٌ" لَطِيْفٌ" وَهُوَ مَخْلُوْقٌ" فَلِذٰلِكَ لَا يُقَالُ اللّٰهُ تَعَالٰى ذُوْ رُوْحٍ لِاَنَّهُ يَسْتَحِيْلُ اَنْ يَكُوْنَ مَحَلًّا لِّاَجْسَامٍ وَقَدْ قِيْلَ اِنَّ الرُّوْحَ عَرَضٌ" وَهُوَ مَا يَسْتَحْكِمُ بِوُجُوْدِ غَيْرِهٖ وَرُوِىَ اَنَّ الْيَهُوْدَ اَتَوْا اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَسَئَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ وَعَنْ اَصْحَابِ الرَّقِيْمِ وَعَنْ ذِى الْقَرْنَيْنِ فَنَزَلَ فِىْ شَانِهِمْ سُوْرَةُ الْكَهْفِ

وَنَزَلَ فِی الرُّوْحِ وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَقِیْلَ مَعْنَاہُ اَمْرُ رَبِّیْ وَلَا عِلْمَ لِیْ بِھَا وَقِیْلَ مَعْنَاہُ اَنَّ الرُّوْحَ لَیْسَتْ بِمَخْلُوْقَۃٍ بَلْ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاَمْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی کَلَامُہٗ وَھٰذَا الْقَوْلُ خَطَآءٌ لِاَنَّ مَعْنَی الْاٰیَۃِ ذَکَرْنَا وَقِیْلَ مَعْنَاہُ تَکْوِیْنُ رَبِّیْ بِکَلِمَۃِ کُنْ فَیَکُوْنُ وَاَنَّ اَمْرَ اللّٰہِ عَلٰی ضَرْبَیْنِ

اور بر حال فساق مسلمان کی ارواح جو گنا ہوں پر ہی بلا توبہ مرے پس ان کو قبروں میں ان کے بدن کے ساتھ عذاب دیا جائے گا اور کافروں اور منافقوں کی روحیں وہ نار جہنم کے طبقہ سجین میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گی کہا گیا ہے کہ ارواح جسم لطیف ہے اور مخلوق ہے پس روح کا اطلاق اللہ پر جائز نہیں اسی لئے نہیں کہا جاتا کہ اللہ تعالیٰ روح والا ہے اس لئے کہ محال ہے اللہ کا محل اجسام ہونا اور تحقیق کیا گیا ہے کہ روح عرض ہے اور عرض وہ ہے کہ جس کا قیام وجود غیر پر موقوف ہو اور روایت کی گئی ہے کہ یہود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ سے روح اور اصحاب کھف اور ذی القرنین کے متعلق پوچھا اس پر سورہ کھف اتری اور روح کے بیان میں یہ آیت نازل ہوئی۔ اور آپ سے در بارہ روح پوچھتے ہیں فرما دیجئے کہ روح کی حقیقت کو اللہ ہی جانتا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ معنی یہ ہے کہ تحقیق روح مخلوق نہیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے امر سے ہے اور اللہ کا امر اس کا کلام ہے (جو کہ مخلوق نہیں) حالانکہ یہ قول درست نہیں اس لئے کہ معنی اس آیت کا ہم نے بیان کر دیا ہے اور کہا گیا ہے معنی اس کا یہ ہے کہ روح کا وجود میرے رب کے کن کہنے سے ہے تو وہ وجود میں آ گئی۔ اور بے شک اللہ کا امر دو طرح پر ہے۔

اَمْرُ الْزام کَامْرِہ بِالْعِبَادَاتِ وَاُمْرِ تَکْوِیْنٍ کَقَوْلِہٖ تَعَالٰی کُوْنُوْا حِجَارَۃً اَوْحَدِیْدًا اَوْخَلْقًا وَ کَقَوْلِہٖ تَعَالٰے اِنَّمَا اَمْرُہٗ اِذَآ اَرَادَشَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ وَاَمَّا قَوْلُہٗ'' تَعَالٰے نَزَلَ بِہِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ وَقَوْلُہٗ تَعَالٰے یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰئِکَۃُ صَفًا لَّا یَتَکَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَہُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا فَقِیْلَ مَعْنَاہُ جِبْرَآئِیْلُ وَقِیْلَ مَلَکٌ'' عَظِیْمٌ'' وَّحْدَہٗ صَفًّا وَّاَمَّا قَوْلُہٗ تَعَالٰی فَاِذَا سَوَّیْتُہٗ وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ فَھٰذِہٖ اِضَافَۃُ خَلْقٍ وَّقِیْلَ اِضَافَۃُ تَکْرِیْمٍ کَمَا یُقَالُ نَاقَۃُ اللّٰہِ وَبَیْتُ اللّٰہِ وَاَمَّاقَوْلُہٗ تَعَالٰی فَنَفَخْنَا فِیْہِ مِنْ رُّوْحِنَا فَاِضَافَۃُ تَکْرِیْمٍ عَلٰی مَاقَدَّمْنَاہُ وَقِیْلَ مَعْنَاہُ فَنَفَخْنَا فِیْہِ مِنْ رُّوْحِ جِبْرَآئِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَعَلٰی ھٰذَا قِیْلَ فِیْ عِیْسٰی رُوْحُ اللّٰہِ کَقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَاَیَّدَہٗ بِرُوْحٍ مِنْہُ بَاب'' فِیْ ذِکْرِ الصُّوْرِ وَالْبَعْثِ وَالْحَشْرِ اَنَّ اِسْرَافِیْلَ صَاحِبُ الْقَرْنِ وَخَلَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی اللَّوْحَ الْمَحْفُوْظَ مِنْ دُرَّۃٍ بَیْضَآءَ طُوْلُھَا مَابَیْنَ

اللہ کا امر دو طرح پر ہے ایک امر لازم کرنے کو جس طرح کہ عبادات کا امر اور دوسرا امر تکوین جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ کونو حجارۃاو حدید او خلقا ۔ پتھر ہو جاؤ یا لوہا یا اور مخلوق ۔ اور دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون ۔ اس کا کام تو یہی ہے کہ جب کسی چیز کو چاہے تو اسے فرما دیتا ہے ہو جا پس وہ فوراً ہو جاتی ہے۔ اور بہر حال اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ اسے روح الامین لیکر اترتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس دن جبرائیل کھڑا ہوگا اور سب فرشتے صف

باندھے کوئی نہ بول سکے گا مگر جسے رحمٰن نے اذن دیا اور اس نے ٹھیک بات کہی اور کہا گیا ہے کہ روح سے مراد جبریل امین ہے اور کہا گیا ہے کہ اس سے مراد ایک بڑا فرشتہ ہے جو تنہا ء برابر صف ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ پس جب میں آدم علیہ السلام کو پورا کر لوں اور اس میں اپنی روح پھونک لو (**اللہ کی طرف سے روح کی اضافت خلقی یا تکریمی ہے**)۔ پس اس آیت میں اضافت بطور خلق ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اضافت تکریمی ہے جس طرح کہا جاتا ہے کہ اللہ کی اونٹنی اور اللہ کا گھر اور بر حال اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ پس ہم اس میں اپنی روح کو پھونکا۔ تو یہ اضافت بطور تکریم ہے اس طور پر جو ہم نے پہلے بیان کر چکے ہیں اور کہا گیا ہے کہ مراد اس سے کہ ہم نے اس میں روح پھونکی جبریل کا پھونکنا ہے اور اسی تقدیر پر ہی فرمایا گیا کہ عیسیٰ روح اللہ جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان کی اللہ تعالیٰ نے اپنی کے روح سے مدد فرمائی۔ باب نمبر ۱۹ (**صور پھونکنے اور مرنے کے بعد اٹھنے اور حشر کے بیان میں**) بے شک اسرافیل صاحب صور ہے اور اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ کو سفید موتی سے پیدا کیا اور اس کا طول آسمان و زمین کی سات مسافتوں کے برابر ہے۔

السَّمآءِ وَالْاَرْضَ سَبْعَ مَرَّاتٍ مُعَلَّقَة'' بِالْعَرْشِ وَمَكْتُوب'' فِيهَامَا هُوَ كَائن'' اِلَى يَوْمِ الْقِيمَةِ وَلِاسرَافِيلَ اَرْبَعَةُ اَجْنِحَةٍ جَنَاح'' بِالْمَشْرِق وَجَنَاح'' بِالْمَغْرِب وَجَنَاح'' يَسْتَقِرُّ عَلَيْهِ وَجَنَاح'' يُغَطِّى بِهَا رَاسَه'و وَجْهَه' مِنْ خَشْيَةِ اللّٰه تعالىٰ حَيَآءً نَّاكسارَاسَهُ تحت

الْعَرْش احذاقو آئم الْعَرْشِ عَلٰی کَتِفِہٖ وَاَنَّہٗ لَیَصْغُرُ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی مِثْلَ الْعُصْفُوْرِ فَاِذَاقَضَی اللّٰہُ تعالٰی شَیْأً فِی اللَّوْحِ یَکْشِفُ الْغِطَآءَ مِنْ وَجْہِہٖ وَیَنْظُرُ اِلٰی مَا قَضَی اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ حُکْمٍ وَّاَمْرٍ وَلَیْسَ مِنَ الْمَلٰئِکَۃِ اَقْرَبُ مَکَانًا بِالْعَرْشِ مِنْ اِسْرَافِیْلَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْعَرْشِ سَبْعُوْنَ حِجَاباً وَّمِنَ الْحِجَابِ اِلَی الْحِجَابِ مَسِیْرَۃُ خَمْسِمِائَۃِ عَامٍ وَّبَیْنَ جِبْرَآئِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ سَبْعُوْنَ حِجَابًا وَّمِنْ کُلِّ حِجَابٍ اِلٰی حِجَابٍ مَّسِیْرَۃُ خَمْسِمِائَۃِ عَامٍ وَّاَنَّہٗ قَآئِمٌ'' وَّقَدْ وَضَعَ الصُّوْرَ عَلٰی فَخِذِہِ الْاَیْمَنِ وَرَاْسُ الصُّوْرِ عَلٰی فَمِہٖ یَنْتَظِرُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مَتٰی یَاْمُرُہٗ بِنَفْخِہٖ فَیَنْفُخُ فِیْہِ فَاِذَانْقَضَتْ مُدَّۃُ الدُّنْیَا

اور وہ عرش کے ساتھ معلقہ ہے اور اس میں جو کچھ قیامت تک ہونا ہے سب لکھا ہوا ہے اور اسرافیل کے لئے چار پر ہیں ایک مشرق میں ایک مغرب میں اور ایک پردہ قرار پکڑے ہوئے ہے اور ایک پر سے وہ اپنا سر اور چہرہ ڈھانپتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے حیاء کرتے ہوئے سر جھکائے عرش کے نیچے عرش کے پائے اٹھائے ہوئے اپنے کندھوں پر اور تحقیق وہ چھوٹا ہوتا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے خوف سے مثل چڑیا کے تو جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کا حکم کرتا ہے لوح محفوظ میں پس اسرافیل کے چہرہ سے پردہ اٹھا دیتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم و امر کو دیکھ لیتا ہے اور ملائکہ سے کوئی بھی اسرافیل سے بڑھ کر عرش سے قریب نہیں اس کے اور عرش کے درمیان ستر حجاب ہیں اور ایک حجاب سے دوسرے حجاب تک پانچ سو سال چلنے کی مسافت ہے اور صور دائیں ران پر رکھے

کھڑا ہے اور صور کا سرا اسکے منہ پر ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کا منتظر ہے کہ کب اسے پھونکنے کا حکم ہوتا ہے پس وہ اس میں پھونکے تو جب دنیا کی مدت پوری ہو جائے گی۔

یَدْنُو الصُّوْرُ اِلٰی جِبْھَۃِ اِسْرَافِیْل فَیَضُمُّ اسْرَافِیْلُ علیہ اجْنحۃَ الاَرْبعۃ ثُمَّ یَنْفُخُ فِی الصُّوْرِ وَیَجْعَلُ مَلَکُ الْمَوْۃ اِحْدٰی کفَیہ تحت الْاَرْضِ السَّابِعَۃِ وَالْاُخْرٰی فَوْقَ السَّمَآءِ السَّابِعَۃِ فَیَاْخُذُ اَرْوَاحَ اَھْلِ السَّمٰوٰتِ وَاَھْلِ الْاَرْضِیْنَ وَلَا یَبْقٰی فِی الْاَرْضِ اِلَّا اِبْلِیْسُ علیہ اللَّعْنَۃُ وَلَا یُبْقٰی فِی السَّمَآءِ اِلَّا جِبْرَآئِیْلُ وَمِیْکَآئِیْلُ وَاسْرَافِیْلُ وَعِزْرَآئِیْلُ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ وَالَّذِیْن اسْتَثْنَاھُمُ اللّٰہُ تعالٰی فِیْ قَوْلِہ تَعَالٰی وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰہُ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّ اللّٰہ تعالٰی خَلَقَ الصُّوْرَ وَلَہٗ اَرْبَعَۃُ شُعَبٍ فَشُعْبَۃٌ مِنْھَا فِی الْمَشْرِقِ وَشُعْبَۃٌ مِنْھَا فِی الْمَغْرِبِ وَشُعْبَۃٌ مِنْھَا تَحْتَ الْاَرْضِ السَّابِعَۃِ وَشُعْبَۃٌ مِنْھَا فَوْقَ السَّمَآءِ سَابِعَۃِ وَفِی الصُّوْرِ اَثْقَابٌ بِعَدَدِ اَصْنَافِ الاَرْوَاحِ فِیْ وَاحِدٍ مِنْھَا اَرْوَاحُ الاَنْبِیَآءِ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ وَفِیْ وَاحِدٍ مِنْھَا اَرْوَاحُ الْجِنِّ وَفِیْ وَاحِدٍ منھا اَرْوَاحُ الْاِنس وَاحد مِنْھا اَرْوَاحُ الشَّیَاطِیْنِ وَفِیْ وَاحِد

تو صور اسرافیل کی پیشانی سے قریب ہو جائے گا پس اسرافیل اس سے اپنے چاروں پر ملا دیگا اور صور میں پھونک دیگا اور ملک الموت اپنا ایک ہاتھ ساتویں زمین کے نیچے ر

دے گا اور دوسرا ہاتھ ساتویں آسمانکے اوپر اور سب آسمانوں اور زمینوں والوں کی
ارواح قبض کرلیگا اور سوائے ابلیس علیہ لعنت کے زمین میں کوئی نہیں بچے گا اور سوائے
جبرائیل ومیکائیل واسرافیل وعزرائیل علیہم السلام کے آسمان پر کوئی نہ رہے گا اور وہ
جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس ارشاد سے مستثناء کیا۔ اور صور میں پھونکا جائیگا پس مرجائیں
گے جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں مگر وہی جسے اللہ زندہ رکھنا چاہے اور
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے
صور پیدا کیا اور اس کی چار شاخیں ہیں ان میں سے ایک مشرق میں اور ایک مغرب
میں اور ایک ساتویں زمین کے نیچے اور ایک ساتویں آسمان کے اوپر اور صور میں
سوراخ ہیں ارواح کی اقسام کے برابر ان میں سے ایک سوراخ میں انبیاء علیہم السلام
کی ارواح اور ایک میں جنوں کی روحیں اور ایک میں

مِنهَا اَرْوَاحُ الْبَهَآئِمِ وَالْهَوَامِ حَتّٰی النَّمْلَةِ وَالْبَقَّةِ اَعْطَاهُ اِسْرَافِيْلُ فَهُوَ
وَاضِعُهٗ عَلٰی فَمِهٖ يَنْتَظِرُ مَتٰی يُؤْمَرُ فَيَنْفُخُ فِيْهِ ثَلٰثُ نَفَخَاتٍ نَفْخَةُ
الْفَزْعِ وَنَفْخَةُ الصَّعْقِ وَنَفْخَةُ الْبَعْثِ قَالَ حُذَيْفَةُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ
يَكُوْنُ الْخَلَآئِقُ عِنْدَ النَّفْخِ فِی الصُّوْرِ قَالَ يَاحُذَيْفَةُ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ
بيده لَيُنْفَخُ فی الصُّوْرِ وَتَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ قَدْ رَفَعَ لُقْمَةً اِلٰی فَمِهٖ
ولا يطعمها والثوب بين يديه ليلبسه فلا يلبسه وَكُوْزُ الْمَآءِ عَلٰی
فمه ليشرب الماء ولا يشرب منه باب" فِیْ ذِكْرِ نَفْخَةِ الصُّوْرِ
والفزع ثم ينفخ نفخة الفزع فيبلغ فزعه اَهْلَ السَّمَآءِ وَ اَهْلَ

الارض الا ماشآء اللّٰہ تعالٰی وتسیر الجبال سیر وتمور السمآء سورا وترجف الارض رجفامثل السفینۃ فی المآء وتضع الحوامل حملھا وتذھل المرضعۃ ولدھا وتصیر الولدان شیبا وتصیر الشیاطین

انسانوں کی روحیں اور ایک سوراخ میں شیاطین کی روحیں اور ایک میں چوپاؤں اور حشرات کی روحیں یہاں تک کہ چیونٹی اور مچھر کی اور صور عطا کیا اسرافیل کو اور وہ منہ پر رکھے منتظر ہے جب اسے حکم ہوگا تو اس میں تین بار پھونکے گا ایک پھونک خوف کا دوسرا مارنے کا تیسرا پھونک اٹھانے کا (جب صور پھونکا جائے گا تو مخلوق کی کیا کیفیت ہوگی) حضرت خدیفہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صور پھونکنے کے وقت مخلوق کی کیا کیفیت ہوگی فرمایا اے خدیفہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جب صور پھونکا جائے گا اور قیامت قائم ہوگی اور وہ شخص جس نے لقمہ اٹھا کر منہ کی طرف کیا ہوگا وہ اس کو کھا نہ سکے گا اور وہ جو کپڑا لیے ہو کہ اسے پہنے تو پہننے کی فرصت نہ پائے گا اور وہ جو پانی کا پیالہ منہ پر لائے تا کہ اسے پئے نہ پی سکے گا باب نمبر 20 (صور پھونکنے اور گھبراہٹ کے بیان میں) پھر صور پھونکا جائے گا گھبراہٹ کا پھونکنا پس خوف اہل آسمان اور اہل زمین سب کو ہوگا مگر جسے اللہ بچانا چاہیے پہاڑ چلیں گے چلنا اور آسمان گھومے گا گھومنا اور زمین لرز جائے گی پانی میں کشتی کی طرح اور حوامل کے حمل گر جائیں گے اور دودھ پلانے والی اپنا شیر خوار بچہ بھول جائے گی اور بچے خوف سے بوڑھے ہو جائیں گے اور شیاطین فرار ہو جائیں

گے۔

هاربة وَّقدتناثرت عليهم النجوم وكسفت الشمس وخسف القمر وكشطت السماء من فوقهم وذلك قوله تعالى ان زلزلة الساعة شیء عظیم'' وَيكون ذلك اربعين سنة وَروى عن ابن عباس انه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يايها الناس اتقوا ربكم ان زلزلة الساعة شیء عظیم'' ثم قال اتدرون ای یوم ذلك قالوا الله ورسوله اعلم قال ذلك اليوم يقول الله تعالى فيه لا دم قم وابعث اولا دك بعثا الى النار فيقول يارب كم من كل الف فيقول الله تعالى من كل الف تسعمائة وتسعة وتسعين الى النار وواحدا الى الجنة فيشق ذالك على القوم ووقع عليهم البكاء والحزن فقال النبي صلى الله عليه واله وسلم انى لا رجو ان تكونوا ربع اهل الجنة ثم قال انى لارجو ان تكونوا اشطر اهل الجنة ففرحوا فقال النبي صلى الله عليه واله وسلم ابشروا فانما انتم في الامر

اور تحقیق ستارے ان پر ٹوٹیں گے اور آفتاب تاریک ہو جائیگا اور ماہتاب بے نور ہو جائے گا اور آسمان ان کے اوپر سے کھینچ لیا جائے گا اور یہ اللہ کا ارشاد ہے۔ بے شک قیامت کا لرزانا بڑی چیز ہے پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ وہ کونسا دن ہے صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانیں فرمایا یہ وہ دن ہے جس میں اللہ آدم علیہ

انسلام سے فرمائے گا اٹھو اور اپنی اولاد کو اٹھاؤ آگ کی طرف اٹھانا پس وہ عرض کریں گے اے میرے پروردگار ہزار میں سے کتنوں کو تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ ہزار میں سے نو سو ننانویں کو آگ کی طرف اور ایک کو جنت کی طرف پس یہ لوگوں کو گراں گزریگا اور ان پر آہ و بکاء اور حزن طاری ہو جائے گا پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بے شک میں امید رکھتا ہوں تم اہل جنت کا چوتھائی ہو گے پھر فرمایا بے شک میں امید رکھتا ہوں کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے پس صحابہ خوش ہو گے نبی کریم ﷺ نے فرمایا خوش ہو جاؤ پس تمہاری مثال امتوں میں ایسی ہی ہے جیسے بکری اونٹ کے پہلو میں

کَشَاذِ فِی جَنْبِ الْبَعِیْرِ وَاَنْتُمْ جُزْءٌ وَّاحِدٌ مِّنَ اَلْفِ جُزْءٍ وَقَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰی مِائَةَ رَحْمَةٍ اَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً بَیْنَ الْجِنِّ وَالْبَهَآئِمِ وَالْاِنْسِ وَالْهَوَامِّ بِهَا یَتَعَاطَفُوْنَ وَبِهَا یَتَرَاحَمُوْنَ وَادَّخَرَ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ رَحْمَةً یَّرْحَمُ بِهَا عِبَادَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ثُمَّ یَاْمُرُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِسْرَافِیْلَ بِنَفْخَةِ الصَّعْقِ فَیَنْفُخُ فَیَقُوْلُ اَیُّهَا الْاَرْوَاحُ الْعَارِیَةُ اُخْرُجْنَ بِاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَصَعِقَ وَمَاتَ اَهْلُ السَّمٰوٰتِ وَاَهْلُ الْاَرْضِیْنَ اِلَّامَاشَآءَ اللّٰهُ وَهُمُ الشُّهَدَآءُ فَاِنَّهُمْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَرَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ وَفِی الْخَبَرِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تعالی علیه واله وسلّم قَالَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اَکْرَمَ الشُّهَدَآءَ بِخَمْسِ کَرَامَاتٍ لَّمْ یَکُنْ مِنْهَا اَحَدٌ لِّلْاَنْبِیَاءِ اَحَدٌ

ھا انّ ارْواحَ جمیعِ الْانْبیآءِ یقْبِضُھا ملکُ الْموْتِ وانا کذٰلکَ وارْواحَ الشُّھدآءِ

اور تم ایک حصہ ہو ہزار حصوں میں (اللہ سو میں سے ایک رحمت دنیا میں کرتا ہے باقی آخرت میں کریگا) اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ کے لئے سو رحمتیں ہیں جن میں سے ایک رحمت اس نے دنیا میں اتاری جو بانٹی جنوں اور چوپاؤں میں اور انسانوں اور حشرات میں جس کے سبب وہ آپس میں مہربانی اور رحم کرتے ہیں اور ننانویں اپنے پاس جمع کر رکھیں جس سے قیامت کو وہ اپنے بندوں پر رحم کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اسرافیل کو مارنے کا صور پھونکنے کا حکم دے گا پس وہ پھونکے گا تو کہے گا اے عاریتاً دی گئی روحو اللہ کے حکم سے نکل جاؤ۔ پس سب آسمانوں والے اور زمینوں والے بے ہوش ہو جائیں گے اور مر جائیں گے مگر جسے اللہ رکھنا چاہے اور وہ شہداء ہیں کہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے ہاں رزق پاتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو اللہ کی راہ میں مارے گئے انہیں مردہ گمان مت کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس سے رزق دیئے جاتے ہیں۔ اور حدیث مبارکہ میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے شہداء کو پانچ کرامتوں سے مکرم کیا جن میں سے کوئی انبیاء علیہم السلام کو نہ ملی ایک ان سے یہ کہ بے شک تمام انبیاء کی ارواح ملک الموت قبض کرتا ہے اور میری بھی ایسے ہی اور شہداء کی ارواح کو

یقْبِضُھا اللّٰہُ تعالی وثانیھا انّ جمیعَ الْانْبیآءِ یُغْسلُوْنَ بعْد موْتِھم وانا کذٰلکَ والشُّھدآءُ لا یُغْسلُوْنَ وثالثُھم انّ جمیعَ الْانْبیآءِ

يُكَفَّنُوْن وَاَنَا كَذٰلِكَ وَالشُّهَدَآءُ لا يُكَفَّنُوْن ورابعُها يُسَمُّوْن الْاَنْبِيَآءُ الْمَوْتٰى وَاَنَا كَذٰلِكَ ويُقَالُ مات مُحَمَّدٌ وَالشُّهَدٰءُ اَحْيَآءٌ لَّا يُسَمُّوْنُ الْمَوْتٰى وَخَامِسُهَا اَنَّ الْاَنْبِيَاءَ يَشْفَعُوْنَ لِاُمَّتِهِمْ خَاصَّةً وَاَنَا كَذٰلِكَ وَالشُّهَدَآءُ يَشْفَعُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِكُلِّ اُمَّةٍ وَيُقَالُ اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِثْنَا عَشَرَ نَفَرًا وَّهُمْ جِبْرَآئِيْلُ وَمِيْكَآئِيْلُ وَاِسْرَافِيْلُ وَعِزْرَآئِيْلُ وَثَمَانِيَةٌ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ فَيَبْقَى الدُّنْيَا بِلَا اِنْسَانٍ وَّلَا جِنٍّ وَّلَا شَيْطَانٍ وَّلَا وَحْشٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَامَلَكَ الْمَوْتِ اِنِّيْ خَلَقْتُ لَكَ بِعَدَدِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اَعْوَانًا وَّجَعَلْتُ لَكَ قُوَّةَ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَاَهْلِ الْاَرَضِيْنَ وَاِنِّيْ اَلْبَسُكَ الْيَوْمَ اَثْوَابَ الْغَضَبِ فَانْزِلْ بِغَضَبِيْ وَسَطْوَتِيْ اِلٰى اِبْلِيْسَ وَاَذِقْهُ الْمَوْتَ وَاحْمِلْ عَلَيْهِ مَرَارَةً

اللہ تعالیٰ خود قبض کرتا ہے اور دوسری یہ کہ تمام انبیاء بعد از موت غسل دیئے جاتے ہیں اور میں بھی ایسے ہی اور شہید غسل نہیں دیئے جاتے اور تیسری ان میں سے یہ کہ سب انبیاء علیہم السلام نیا کفن دیئے جاتے ہیں اور میں بھی ایسے ہی اور شہید نیا کفن نہیں دیئے جاتے اور چوتھی یہ کہ سب نبیوں کو فوت شدگان کہا جاتا ہے اور میں بھی ایسے ہی کہا جاتا ہے کہ محمد ﷺ وفات پا گئے اور شہداء زندہ ہیں انہیں اموات نہیں کہا جاتا ہے اور پانچویں یہ کہ انبیاء علیہم السلام خاص اپنی امت کی شفاعت کریں گے اور ایسے ہی میں اور شہداء قیامت کو تمام امتوں کی شفاعت کریں گے اور کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ

نے جنہیں مستثناء کیا ہے وہ بارہ افراد ہیں اور وہ جبرائیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل اور آٹھ عرش اٹھانے والے فرشتے ہیں پس دنیا پر نہ کوئی انسان رہے گا اور نہ جن نہ شیطان اور نہ کوئی حیوان پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ملک الموت میں تیرے نئے اولین و آخرین کی تعداد کے برابر مددگار پیدا کئے اور سب آسمان اور زمینوں والوں کے برابر تجھے قوت دی اور تحقیق آج میں تجھے غضب کا لباس پہناتا ہوں تو میرے غضب اور سختی کے ساتھ ابلیس کی طرف جا اور اسے موت کی سختی چکھا اور اس پر سب مخلوق اولین و آخرین جن و انس کی موت کی سختیوں سے دگنی دگنی ڈال۔

الْاَوَّلِيْن مَوْتِ الْاٰخِرِيْنَ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْس اَضْعَافًا مُضْعَفَةً وَّلٰكِنْ مَعَكَ مِنَ الزَّبَانِيَةِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا وَّمَعَ كُلِّ زَبَانِيَةٍ سِلْسِلَةٌ مِنْ سَلَاسِلِ اللَّظٰى فَيُنَادِىْ مَلَكُ الْمَوْتِ فَيُفْتَحُ اَبْوَابُ النِّيْرَانِ وَيُخْرِجُ الزَّبَانِيَةُ مَعَ السَّلَاسِلِ فَيَنْزِلُ مَلَكُ الْمَوْتِ بِصُوْرَةٍ لَوْ نَزَلَ عَلٰى اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَنَظَرُوْا اِلَيْهِ فِيْهَا لَمَاتُوْا كُلُّهُمْ فَيَنْتَهِىْ اِلٰى اِبْلِيْس وَيَزْجُرُهٗ زَجْرَةً فَاِذَا هُوَ قَدْ صَعِقَ وَلَهٗ خَرْخَرَةٌ لَوْ سَمِعَهَا اَهْلُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ لَصَعِقُوْا مِنْ تِلْكَ الْخَرْخَرَةِ وَيَقُوْلُ مَلَكُ الْمَوْتِ لَهٗ قِفْ يَاخَبِيْثُ لَاُذِيْقَكَ الْمَوْتَ كَمْ مِنْ عُمْرٍ اَدْرَكْتَهٗ وَكَمْ مِنْ قَرْنٍ اَضْلَلْتَ قَالَ فَيَهْرِبُ اِلَى الْمَشْرِقِ فَاِذَا هُوَ عِنْدَهٗ وَاِلَى الْمَغْرِبِ فَاِذَا هُوَ عِنْدَهٗ فَلَا يَزَالُ اِلٰى حَيْثُ يَهْرِبُ ثُمَّ يَقُوْمُ اِبْلِيْسُ فِىْ وَسْطِ الدُّنْيَا عِنْدَ قَبْرِ اٰدَمَ صَلَوٰاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُ يَا اٰدَمُ

مِنْ اَجلِک صِرْتُ رَجِیْمًا مَلْعُوْنًا مَطْرُوْدًا ثُمَّ یَقُوْلُ اِبْلِیْسُ یَامَلَکَ الْمَوْتِ بِاَیِّ کَاسٍ تُسْقِیْنِیْ و

اور چاہئے کہ تیرے ساتھ ستر ہزار عذاب کے فرشتے ہوں اور ہر ایک عذاب کے فرشتے کے پاس آگ کی زنجیریں ہوں پس ملک الموت ندا کرے گا تو دوزخ کے دروازے کھولے جائیں گے اور وہ عذاب کے فرشتے مع زنجیریں نکال لے گا تو ملک الموت ایسی شکل سے نازل ہوگا کہ اگر اس شکل سے متشکل ہوکر ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کی مخلوق پر نازل ہو اور وہ اس صورت میں دیکھ لیں تو سب کے سب مر جائیں پس وہ ابلیس کے پاس آئے گا اور اسے ایسی جھڑک جھڑکے گا تو اسی وقت وہ بے ہوش ہو جائے گا اور ملک الموت کی جھڑک میں ایسی گرج ہوگی کہ اگر آسمانوں اور زمینوں والے سن لیں تو سب اس گرج سے بے ہوش ہو جائیں اور ملک الموت شیطان سے کہے گا ٹھہر اے خبیث اب ضرور میں تجھے موت کی سختی چکھاؤں گا کتنی تو نے عمر پائی اور کتنوں کو تو نے گمراہ کیا حضور علیہ السلام نے فرمایا پھر وہ مشرق کو بھاگے گا تو ملک الموت کو وہاں اپنے سامنے پائے گا اور مغرب کو بھاگے گا تو ملک الموت کو وہاں بھی سامنے پائے گا شیطان جہاں بھی بھاگ کر جائے گا ملک الموت اس کا پیچھا نہیں چھوڑے گا پھر ابلیس وسط زمین میں آدم اس پر اللہ کے درود ہوں کی قبر مبارکہ کے پاس کھڑا ہو جائے گا اور کہے گا اے آدم میں تیری وجہ سے مردود اور معلون ہوا پھر شیطان کہے گا اے ملک الموت تو کونسے کاسہ سے مجھے پلائے گا اور

بِاَیِّ عَذَابٍ تَقْبِضُ رُوْحِیْ فَیَقُوْلُ بِکَاسِ اللَّظٰی وَعَذَابِ السَّعِیْرِ

وابـلـيـس يتـمـرّغ ويقعُ فِي التُّراب مَرّةً حتّے اِذا كَانَ فِى الْمَوْضعِ الّـذىْ اُهْبِـطَ فِيْـهِ ولُـعِنَ فِيْـه وقَدْ صبَّ لَهُ الزّبَانِيَةُ بِالْكَلالِيْب يَخدِشُوْنَه' و يَطْعَنُوْنَه' وَيقَعُ فِى النّزْعِ وشِدّةِ الْكُرْبَةِ وَالْموْةِ ماشآءَ اللّٰهُ تَعالے بَاب'' فے ذكرِفنَآءِ الآشيآءِ ثُمّ يَامُرُاللّٰهُ تعالى مَلكَ الْمَوْةِ انْ يُفْنِىَ الْبِحَار كـمـا قَـالَ اللّٰهُ تَعالى كُلُّ شَىءٍ هَالِكٌ'' اِلّا وجْهَهُ فيـاتِىْ مَلكُ الْـمَوْةِ اِلَى الْبِحارِ وَيقُوْلُ له' قدا نُقِضَتْ مُدّ تُكُنّ فتَـقُـوْلُ ائْـذنْ لَـنـا حَتىّٰ انُوْحَ عَلى انْفُسِنَا فتقُوْلُ ابْنَ امْوَاجُنا وَايْنَ عَـجـآئِبُـنـا وَقـدْ جَـآءَ امْـرُ اللّٰهِ تَعالٰى ثُمّ يَصِيْحُ عَلَيْهَا مَلكُ الْمَوْةِ صَيْـحةً فـكَـانّ مَـآءٍ هَـالَمْ يكُنْ ثم يَاتِى اِلَى الْجِبَالِ وَيقُوْلُ لَها قَدِ انْـقضَتْ مُدّتُكُنّ فتقُوْلُ ائْذَنْ لَّنا حَتّٰى انُوْحَ عَلى انْفُسِنَا فتقُوْلُ ايْنَ صُـعُـوْدِىْ وقُـوّتِىْ وقَدْ جَآءَ امْرُ اللّٰهِ ثُمّ يَصِيْحُ عَلَيْهَا صَيْحَةً تَذُوْبُ بِهَاكَماتَذُوْبُ الرّصَاصُ

کس عذاب سے میری روح نکالے گا پس وہ کہے گا آگ کے کاسہ سے پلاؤں گا جہنم کا عذاب کرونگا یہ سن کرابلیس خاک ڈالے گا اور مٹی میں لوٹے گا اتنی بار کہ وہ وہاں پہنچ جائے گا جہاں اسے زمین پر گرایا گیا اور اس پرلعنت کی گئی اور تحقیق ٹوٹ پڑیں گے اس پرعذاب کے فرشتے زنبوروں کے ساتھ اس کی کھال نوچ نوچ کراتار دیں گے اور وہ نزع اور سخت تکلیف اور موت کی کش مکش میں مبتلاء ہو جائے گا جس قدر اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ باب نمبر ۲۱ (کائنات کے فناء کے ذکر میں) پھر اللہ تعالیٰ ملک

الموت کوحکم دے گا کہ وہ دریاؤں کو خشک کر دے گا جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اس کی ذات کے سوا ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے۔ پس موت کا فرشتہ دریاؤں کے پاس آئے گا تو کہے گا تمہاری مدت پوری ہو چکی دریا کہیں گے ہمیں اجازت دے تا کہ ہم اپنے پر رولیں پھر وہ گریہ زاری کرتے کہیں گے کہاں گئیں ہماری موجیں اور کہاں ہیں ہمارے عجائب اور اب اللہ کا امر آ گیا پھر موت کا فرشتہ ایک آواز دے گا سخت آواز دینا تو دریا ہو جائیں گے جیسے کبھی ان میں پانی تھا ہی نہ پھر وہ پہاڑوں کے پاس آئے گا اور کہے گا تمہاری مدت پوری ہو چکی ہے پس وہ کہیں گے ہمیں ڈھیل دو تا کہ ہم اپنے پر رولیں پھر وہ گریہ کرتے کہیں گے ہماری بلندی وقوت کہاں ہے اور اب اللہ کا امر آ چکا پھر ملک الموت ان پر آواز دے گا سخت آواز وہ اس پر پگھل جائیں گے جیسے قلعی پگھلتی ہے

ثُمَّ یَاْتِیْ اِلَی الْاَرْضِ وَیَقُوْلُ لَهَا قَدَا نُقِضَتْ مُدَّتُکِ فَیَقُوْلُ الْاَرضُ ائْذَنْ لِی حَتّٰی اَنُوْحَ عَلٰی نَفْسِیْ فَتَنُوْحُ وَیَقُوْلُ اَیْنَ مَکْنُوْنِی وَهُوَ آئِیْ واشْجَارِیْ وَانْهَارِیْ وَاَنْواعُ نَبَاتِیْ فَیَصِیْحُ مَلَکُ الْمَوْةِ عَلَیْهَا صَیْحَةً فَیَتَسَاقَطُ حِیْطَانُهَا وَتَغُوْرُ فِیْهَا مِیاهُهَا ثُمَّ یَصْعَدُ اِلَی السَّمَآءِ فَیَصِیْحُ عَلَیْهَا فَتَنْکَسِفُ الشَّمْسُ وَیَخْسِفُ الْقَمَرُ وَیَتَنَا ثَرُ النُّجُوْمُ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰهُ تعالٰی یا مَلَکَ الْمَوْةِ مَنْ بَقِی مِنْ خَلْقِیْ فَیَقُوْلُ الٰهِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَایَمُوْةُ وبقی جبرآئیلُ ومیکآئیلُ واسرافیلُ وحملةُ الْعرْش وانا الْعَبْدُ الضَّعِیْفُ فیقُوْلُ اللّٰهُ تعالٰی یا ملک

الْـمَوْتِ الَـمْ تَسْمَعُ قَوْلِیْ کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَاَنْتَ مِنْ خَلْقِیْ خَلَقْتُکَ فَمُتْ فَیَمُوْتُ وَفِیْ خَبَرٍ اٰخَرَاذْهَبْ وَمُتْ بَیْنَ الْجَنَّة وَالنَّارِ وَلَا یَبْقَی شَیْءٌ'' غَیْرُ اللّٰهِ تَعَالٰی فَیَبْقَی الدُّنْیَا خَرَابًا مَاشَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی بَاب'' فِیْ ذِکْرِ حَشْرِ الْخَلَآئِق بَعْدَ مَوْتِهِمْ فِی الْخَبَرِ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنْ یَّحْشُرَ الْخَلَائِق یُحْیِ اللّٰهُ جِبْرَآئِیْلَ

پھر وہ زمین کے پاس آئے گا اور اسے کہے گا تیری مدت پوری ہو چکی زمین کہے گی مجھے اذن دے تا کہ میں اپنے پر رولوں پس وہ نوحہ کرتی کہے گی میرے خزانے کہاں گئے اور میری ہوا او شجرات و نہریں اور انواع و اقسام کی نباتات پھر ملک الموت اس پر آواز دے گا سخت آواز تو اس کی عمارتیں گر جائیں گی اور پانی نیچے دھنس جائے گا پھر ملک الموت آسمان پر جائے گا اور اس پر زوردار آواز دے گا پس آفتاب تاریک ہو جائے اور مہتاب بے نور ہو جائے اور ستارے چھڑ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے موت کے فرشتے اب میری مخلوق سے کون باقی رہا تو وہ عرض کرے گا الٰہی تو زندہ ہے جسے موت نہیں اور اب جبرائیل و میکائیل و اسرافیل و حاملین عرش زندہ ہیں اور میں عاجز بندہ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ملک الموت تو نے میرا ارشاد سنا کہ ہر نفس نے موت کا مزہ چکھنا ہے اور تو میری مخلوق سے ہے کہ میں نے تجھے پیدا کیا پس اب تو بھی تو وہ مر جائے گا اور دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ اسے فرمائے گا جا اور جنت و دوزخ کے درمیان مر جا اور کچھ اللہ کے سوا کوئی چیز باقی نہ رہے گی اور دنیا تباہ ہو جائے گی۔ جس قدر اللہ تعالیٰ چاہے باب نمبر ۲۲ **مخلوق کی موت کے بعد حشر**

کے بیان میں اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو زندہ کرنے کا
ارادہ فرمائے گا تو پہلے جبرائیل اور میکائیل

ومیکائیل واسرافیل و عزرآئیل علیہم السّلام اوّلھم اسرافیل
فیاخذ الصّور من العرش فیبعثم اللّٰہ تعالی الی رضوان الجنّۃ فیقولون
یا رضوان زین الجنان لمحمّد صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم وامّتہ ثمّ یاتون مع
البراق ولواء الحمد و حلّتین من حلل الجنّۃ فاوّل ما یحجی من
الدّوآب البراق فیقول اللّٰہ تعالی لھم اکسوہ فیکسونہ سرجا مرصعا
من یاقوت احرآء ولجا مھا من زبرجد خضرآء وحلّتین احدھما
خضراء والاخر صفرآء فیقول اللّٰہ تعالی افطلقو الی قبر محمّد
فیذھبون وصارت الارض قاعا صفصفا فلا یدذون القبر فیظھر نور
محمّد صلّی اللّٰہ علیہ وآلہ مثل العمود من مکان قبر فینظر نور محمّد
صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم مثل العمود من مکان قبرہ الی عنان السّماء
فیقول جبرائیل ناد انت یا اسرافیل انت ممّن یحشر اللّٰہ الخلاق
بیدک فیقول یا جبرآئیل ناد انت فانک خلیلۃ'' انا استحی منہ
فیقول اسرافیل ناد انت یا میکائیل فیقول میکائیل

اور اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام کو زندہ فرمائے گا اور پہلا دن ان میں اسرافیل ہوگا
پس وہ عرش سے صور سے جو پہلے لایا جائے گا وہ براق ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا براق کو
سنوارو وہ پس فرشتے اسے سرلیگا پر اللہ ان کو رضوان جنت کی طرف بھیجے گا تو وہ کہیں

گے اے رضوان جنت کو سجادو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی امت کے لئے پھر وہ براق اور لوء حمد اور جنتی لباس لائیں گے پس جو پاوں خ یا قوت سے مرصع زین پہنائیں گے لگام براق کو سبز زبرجد کی ہوگی اور اسے دو خلعتیں پہنائیں گے ایک سبز اور دوسری زرد رنگ کی پھر اللہ تعالی ملائکہ سے فرمائے گا کہ اسے حضرت محمد ﷺ کی قبر مبارک پر لے جاؤ پس وہ وہ جائیں گے اور زمین صاف ہموار ہو چکی ہوگی تو وہ قبر منورہ کو جان سکیں گے تو اس وقت ستون کی مانند قبر شریفہ کی جگہ سے محمد ﷺ کا نور ظاہو ہوگا جو آسمان کے کنارے تک بلند ہوگا پس جبرائیل فرمائے گا اے اسرافیل آواز دے کیونکہ تو وہ وہ ہے کہ تیرے ہاتھ سے اللہ خلق کو جمع کرے گا تو وہ کہے گا اے جبرائیل آپ آواز دیں کیوں تو حضرت ﷺ کا دنیا میں دوست تھا جبریل کہے گا میں تو انسے حیاء کرتا ہوں پھر اسرافیل کہے گے اے میکائیل تم آواز دو پس میکائیل عرض کرے گا۔

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَامُحَمَّدُ فَلایُجِیْبُہٗ اَحَد'' فَیَقُوْلُوْنَ لِمَلَکِ الْمَوْتِ نَادِ اَنْتَ فَیَقُوْلُ یَا یَّتُھَا الرُّوْحُ الطَّیِّبَۃُ ارْجِعِیْ اِلَی الْبَدَنِ الطَّیِّبِ فَلا یُجِیْبُہٗ اَحَد'' ثُمَّ یُنَادِیْ اِسْرَافِیْلُ اَیَّتُھَا الرُّوْحُ الطَّیِّبَۃُ قُوْمِیْ لِفَصْلِ الْقَضَآءِ وَالْحِسَابِ وَالْعَرْضِ عَلَی الرَّحْمٰنِ فَیَنْشَقُّ الْقَبْرُ فَاِذَا ھُوَ جَالِس'' فِیْ قَبْرِہٖ وَیَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْ رَّاسِہٖ وَلِحْیَتِہٖ فَیُعْطِیْہِ جِبْرَآئِیْلُ حُلَّتَیْنِ وَالْبُرَاقَ فَیَقُوْلُ یَاجِبْرَآئِیْلُ اَیَّ یَوْمٍ ھٰذَا یَقُوْلُ ھٰذَا یَوْمُ النَّدَامَۃِ وَالْحَسْرَۃِ وَالْمَلامَۃِ ھٰذَا یَوْمُ الْمَسَاقِ وَالْبُرَاقِ ھٰذَا یَوْمُ الْفِرَاقِ ھٰذَا یَوْمُ التَّلاقِ فَیَقُوْلُ یَاجِبْرَآئِیْلُ بَشِّرْنِیْ فَیَقُوْلُ یَا مُحَمَّدُ

مَعیَ الْبرَاقُ وَلِوَاءُ وَلواءُ الْحَمْد وَالتَّاجُ فَیَقُوْلُ لَسْتُ اَسْاَلُکَ عَنْ هٰذا فَیَقُوْلُ الْجنَةُ قَدْ فُتِحَتْ وَانْتظِرَتْ وَاسْتَعدَتْ وَقَدْ زُخْرِفَتْ لِقُدُومِکَ وَالنَّارُ قَدْ اُغْلِقَتْ فَیَقُوْلُ لَسْتُ اَسْاَلُکَ عَنْ هٰذا وَلٰکِنْ اَسْاَلُکَ عَنْ اُمَّتِیَ الْمُذْنِبِیْنَ لَعَلَّکَ تَرَکْتُهُمْ وَعَلَی الصِّرَاطِ فَیَقُوْلُ

اے محمد ﷺ آپ پر سلام ہو پس اسے کوئی جواب نہیں ملیگا سب فرشتے ملک الموت سے کہیں گے کہ تم آواز دو تو وہ آواز دے گا اے پاک روح پاک بدن کی طرف آ تو اسے بھی کچھ جواب نہیں ملیگا پھر اسرافیل عرض کرے گا اے پاک روح اٹھو اپنے رب کا حکم پورا کرنے کو اور اپنی امت کے حساب اور رحمٰن کی بارگاہ میں پیشی کے لئے پس قبر مبارکہ کھل جائے گی تو آپ ﷺ اپنی قبر منورہ میں بیٹھے ہوئے ہونگے اور اپنے سر اور داڑھی مبارکہ سے مٹی جھاڑتے ہونگے۔ پس جبرائیل امین آپ کو دو خلعتیں اور براق پیش کرے گا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبرائیل سے پوچھیں گے کہ یہ کونسا دن ہے وہ عرض کرے گا یہ ندامت وحسرت اور ملامت کا دن ہے یہ دن اللہ کے پاس جانے کا ہے اور براق حاضر ہے اور یہ دن کافروں کے فراق کا ہے اور یہ دن مومنوں کے لئے ملاقات کا ہے پھر آپ ﷺ فرمائیں گے مجھے کوئی خوشخبری دیجئے جبرائیل عرض کرے گا یا محمد ﷺ میرے پاس براق اور لوائے حمد اور تاج ہے تو آپ فرمائیں گے میں یہ نہیں پوچھتا پس جبرائیل عرض کرے گا جنت آپ کے لئے کھول دی گئی ہے اور منتظر اور تیار ہے اور آپ کی آمد کے لئے آراستہ کی گئی ہے اور جہنم بند کر دی گئی ہے

(روز قیامت حضور ﷺ کو اپنی امت کی فکر) تو آپ فرمائیں گے میں اس کا

نہیں پوچھتا سیلن میں تو اپنی گنہگار امت کا پوچھتا ہوں شاید تو انہیں پل صراط پر چھوڑ آئے ہو تو اسرافیل عرض کرے گا یا محمد ﷺ

اِسْرَافِيلُ وَعِزَّةِ رَبِّى يَامُحَمَّدُ مَانَفَخْتُ الصُّوْرَ بَعْدُ فَيَقُوْلُ الْآنَ طَابَتْ نَفْسِىْ وَقَرَّتْ عَيْنِىْ فَيَاخُذُالتَّاجَ وَالْحُلَّةَ وَيَلْبَسُهُمَا وَيَرْكَبُ الْبُرَاقَ بَابٌ'' فِىْ ذِكْرِ الْبُرَاقِ وَرَدَفِى الْخَبْرَانَّ لِلْبُرَاقِ جَنَا حَيْنِ يَطِيْرُ بِهِمَا مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَوَجْهُهُ' كَوَجْهِ الْاِنْسَانِ وَلِسَانُهُ'' كَلِسَانِ الْعَرَبِ وَاضِحُ الْجَبِيْنِ ضَخْمُ الْقَرْنَيْنِ رَقِيْقُ الْاُذُنَيْنِ وَهُمَا مِنْ زَبَرْجَدٍ اَخْضَرَاَسْوَدُ الْعَيْنَيْنِ وَيُقَالُ كَا لْكَوَاكِبِ الدُّرِّىْ وَنَا صِيَتُهُ مِنْ يَا قُوْتِ حَمْرَآءَ وَذَنْبُهُ كَذَنْبِ الْبَقَرِ مُكَلَّلٌ'' با الذَّهَبِ الْاَحْمَرِ وَبَدَنُهُ كَا الْبَقَرِ وَيُقَالُ كَالطَّاوٗسِ فَوْقَ الْحِمَارِ دُوْنَ الْبَغْلِ سُمِّىَ بِذٰلِكَ لِكَوْنِهٖ سَرِيْعَ السَّيْرِ كَالْبَرْقِ فَلَمَّا دَنٰى مُحَمَّدٌ'' لِيَرْكَبَ الْبُرَاقَ جَعَلَ يَضْطَرِبُ وَيَقُوْلُ وَعِزَّةِ رَبِّىْ لَا يَرْكَبُنِىْ اِلَّا النَّبِىُّ الْهَاشِمِىُّ الْاَبْطَحِىُّ ا لْقُرَيْشِى مُحَمَّدُ نِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ صَاحِبُ الْقُرْاٰنِ فَيَقُوْلُ اَنَا مُحَمَّدُنِ الْقُرَيْشِىُّ الْهَاشِمِىُّ فَيَرْكَبُ ثُم يَنْطَلِقُ اِلٰى

مجھے اپنے رب کی قسم میں نے ابھی اٹھنے کا صور نہیں پھونکا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے اب میرا دل خوش ہوا اور آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں پھر آپ تاج وخلعت لیکر زیب تن کرینگے اور براق پر سوار ہونگے۔ باب نمبر۲۳ براق کے بیان میں

حدیث میں وارد ہوا ہے کہ براق کے دو پر ہیں جن سے وہ آسمان و زمین کے درمیان اڑتا ہے اور چہرہ انسان جیسا اور زبان فصیح عربی ہے اور کشادہ پیشانی اور دو سینگ دو باریک کان سبز زبرجد سے اور کالی آنکھیں اور کہا جاتا ہے کہ درخشندہ ستارے کی مانند اور پیشانی سرخ یاقوت سے اور دم اس کی گائے کی طرح سرخ سونا سے ملمع اور جسم اس کا گائے کی طرح اور یہ بھی کہا گیا ہے مور کی طرح ہے گدھے سے اونچا اور خچر سے پست براق اس کو اس لئے کہا جاتا ہے کہ برق کی مانند تیز ہے پس جب حضور ﷺ قریب آئیں گے تا کہ براق پر سوار ہوں تو وہ بدکنے لگے گا اور کہے گا مجھے اپنے رب کی عزت کی قسم مجھ پر بنی ہاشمی بطحی قریشی محمد بن عبداللہ صاحب قرآن کے سوا اور کوئی سوار نہیں ہوگا تو حضور ﷺ فرمائیں گے میں ہی محمد قریشی ہاشمی ہوں تو براق ٹھہر جائے گا پس آپ ﷺ سواری فرمائیں گے اس کے بعد عرش کی طرف روانہ ہوں گے۔

الْعَرْشِ فَيَخِرُّ سَاجِدًا فَيُنَادیٰ اِرْفَعْ رَاْسَکَ لَیْسَ هٰذَا یَوْمُ الرُّکُوْعِ وَ السُّجُوْدِ بَلْ هٰذَا یَوْمُ الْحِسَابِ وَالْعَذَابِ اِرْفَعْ رَاْسَکَ وَاشْفَعْ فِیْ اُمَّتِکَ وَسَلْ تُعْطَ فَیَقُوْلُ اِلٰهِیْ وَعِزَّتِکَ اَسْاَلُکَ فِیْ اُمَّتِیْ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَعْطَیْتُکَ مَاتَرْضٰی لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ثُمَّ یَاْمُرُ اللّٰهُ تَعَالٰی السَّمَآءَ بِاَنْ یُمْطِرَ مَطَرًا فَیُمْطِرُ السَّمَآءُ مَآءً کَمَنِیِّ الرِّجَالِ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا وَّیَکُوْنُ الْمَآءُ کُلَّ شَیْءٍ اِثْنَا عَشَرَ ذِرَاعًا فَیَنْبُتُ الْخَلْقُ مِنْ ذٰلِکَ الْمَاءِ کَنَبَاتِ الْبَقْلِ حَتّٰی یَتَکَامَلَ اَجْسَامُهُمْ کَمَا کَانَتْ ثُمَّ یَطْوِی السَّمَآءَ

وَالْاَرْض فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی لِمَنَ الْمُلْکُ الْیَوْمَ فَلَا یُجِیْبُہٗ اَحَدٌ ثَانِیاً

ثُمَّ'' یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ یَقُوْلُ اَیْنَ الْجَبَآئِرَۃُ وَاَیْنَ

اَبْنَآءُ الْجَبَآئِرَۃُ وَاَیْنَ اُلْمُلُوْکُ وَاَیْنَ اَبْنَآءُ اُلْمُلُوْکِ وَاَیْنَ الَّذِیْنَ

یَاکُلُوْنَ رِزْقِیْ وَیَعْبُدُوْنَ غَیْرِیْ ثُمَّ تَصِیْرُ اُلْجِبَالُ کَالْعِھْنِ الْمَنْفُوْشِ

ط تبدَّلُ الْاَرْضُ الَّتِیْ عُمِلَ عَلَیْھَا

تو وہاں سجدہ میں سر مبارک رکھ دیں گے پس آواز آئے گی کہ اپنا سر اٹھائیں یہ دن رکوع وسجود کا نہیں یہ دن تو لوگوں کے حساب و مجرموں کے عذاب کا ہے **اللہ محبوب کی رضا** چاہتا ہے سر اٹھاؤ اور اپنی امت کی شفاعت کرو اور جو مانگو آپ کو عطا کیا جائے گا جو آپ چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی بناء پر وہ عنقریب تیرا رب تجھے اتنا عطا کرے گا کہ آپ راضی ہو جاؤ گے پھر اللہ تعالیٰ آسمان کو حکم دے گا کہ وہ برسے خوب برسا تو آسمان چالیس دن تک مردوں کو مٹی کی مانند پانی کی بارش برسائے گا اور پانی ہر چیز سے بارہ گز اونچا ہو جائے گا تو مخلوق اس پانی سے سبزہ کی طرح اگے گی یہاں تک کہ ان کے اجسام پورے ہو جائیں گے جیسے کہ پہلے تھے پھر اللہ تعالیٰ آسمان و زمین کو لپیٹ دے گا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج کس کا ملک ہے تو اسے کوئی جواب نہ دیگا یوں ہی دوسری اور تیسری بار فرمائے گا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج ایک اللہ قہار کا ملک ہے پھر فرمائے گا کہاں ہیں ظلم و جبر کرنے والے اور کہاں ہیں جبر والوں کی اولاد اور کہاں گئے بادشاہ زادے اور کہاں ہیں جو میرا رزق کھا کر میرے غیر کی عبادت کرتے تھے پھر پہاڑ دھنکی اون کی طرح ہو جائیں گے پھر زمین بدل دی جائے گی جس پر برے

عمل ہوتے رہے

اَلْمعاصِیْ فَتُنْصَبُ عَلَیْھَا جَھَنَّمُ وَتُوْتِی الاَرْضُ مِنْ مِنْ فِضَّۃٍ بَیْضَآءَ فَیَنْصِبُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ عَلَیْھَا وَرُوِیَ عَنْ عَآئِشَۃَ ؓ اَنَّھَا قَالَتْ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ اَیْنَ النَّاسُ یَوْمَئِذٍ قَالَ سَاَلْتِنِیْ عَنْ شَیْءٍ عَظِیْمٍ مَا سَاَلَنِیْ عَنْہُ غَیْرُکِ النَّاسُ یَوْمَئِذٍ عَلٰی الصِّرَاطِ بَابٌ'' فِیْ ذِکْرِ نَفْخَۃِ الصُّوْرِ وَالْبَعْثِ فَیُنْفَخُ فَیُنَادِیْ اَیَّھَا الْاَرْوَاحُ الْخَارِجَۃُ وَالْعِظَامُ النَّخِرَۃُ وَالْاَجْسَادُ الْبَالِیَۃُ وَالْعُرُوْقُ الْمُتَقَرِّقَۃُ وَالْجُلُوْدُ الْمُتَفَرِّقَۃُ وَالشُّعُوْرُ السَّاقِطَۃُ قُوْمُوْا لِلْفَصْلِ وَالْقَضَآءِ فَیَقُوْمُوْنَ بِاَمْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَاِذَا قَامُوْا یَنْظُرُوْنَ اِلَی السَّمَآءِ قَدْ زَالَتْ وَاِلَی الْاَرْضِ قَدْ بُدِّلَتْ وَاِلَی الْجِبَالِ قَدْ سُیِّرَتْ وَاِلَی الْعِشَارِ قَدْ عُطِّلَتْ وَاِلٰی لُوُحُوْشِ قَدْ حُشِرَتْ وَاِلَی الْبِحَارِ قَدْ سُجِّرَتْ وَاِلَی النُّفُوْسِ قَدْ زُوِّجَتْ وَاِلَی الزَّبَانِیَۃِ قَدْ اُحْضِرَتْ وَاِلٰی

تو اس جگہ جہنم برپا کی جائے گی اور دوسری زمین سفید چاندی کی لائی جائے گی اور اس پر جنت نصب کی جائے گی (**حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مدبرانہ سوال**) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ جب زمین کو غیر زمین سے بدلا جائے گا تو لوگ کہاں ہونگے تو حضور ﷺ نے فرمایا اے عائشہ تو نے مجھ سے اس دن بڑی چیز پوچھی جسے تیرے سوا لوگوں میں سے کسی

نے اب تک نہ پوچھا۔لوگ اس وقت پل صراط پر گزر تے ہوں گے باب نمبر۲۴صور پھو نکنے اور خلق اٹھنے کے بیان میں) پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے اسرافیل اٹھو اور اٹھانے کا صور پھونکو پس وہ صور پھونکے گا اور آواز دے گا کہ اے بدنوں سے نکلنے والی روحوں اور بوسیدہ ہڈیو اور اے بکھرنیوالے جسموں اور منقطع رگو اور جدا ہونے والی کھالو گرے ہوئے بالو اللہ کے حکم اور قضاء سے کھڑے ہو جاؤ تو وہ اللہ تعالیٰ کے امر سے کھڑے ہو جائیں گے جب کھڑے ہونگے تو آسمان کی طرف دیکھیں گے تحقیق وہ فنا ہو چکا ہوگا اور زمین کی جانب دیکھیں گے تحقیق وہ بدل چکی ہوگی اور پہاڑوں کی طرف دیکھیں گے وہ چل چکے ہونگے اور انٹیوں کو دیکھیں گے وہ آزاد پھرتی ہوں گے اور حیوانات جمع ہو چکے ہوں گے اور دریا خشک ہو چکے ہوں گے اور جانوں کے جوڑے بنیں ہونگے اور عذاب کے فرشتے حاضر ہونگے۔

الشَّمس قَدْ كُوِّرَتْ وَ اِلَى الْمَوَازِيْنَ قَدْ نُصِبَتْ وَ اِلَى الْجَنَّةِ قَدْ اُزْلِفَتْ عَلِمَتْ نَفْسٌ'' مَّا اَحْضَرَتْ بِدَلِيْلِ قَوْلِهٖ تَعَالٰى قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا فَيُجِيْبُهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَ صَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ فَيَخْرُجُوْنَ مِنَ الْقُبُوْرِ حَافِيًا وَّ عُرْيَانًا وَّ سُئِلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ مَعْنٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا فَبَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَلَّ الثِّيَابَ عَنْ دُمُوْعِ عَيْنَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَيُّهَا السَّائِلُ سَاَلْتَنِيْ عَنْ اَمْرٍ عَظِيْمٍ اِنَّهٗ يُحْشَرُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَقْوَامٌ'' مِّنْ اُمَّتِيْ عَلٰى اِثْنَيْ عَشَرَ

صِنفًا الاوّلُ يُحشرُوْنَ يوْم الْقِيمةِ على صُوْرَةِ الْقِردَةِ وهُمْ الْفتا نُوْنَ فِي النّاسِ كقولِه تعالى والْفِتْنَةُ اشدُّ مِنَ الْقتلِ وقال النّبى صلّى اللّهُ عليْهِ وسلّمَ الْفِتْنةُ اشدُّ مَنَ الزّنا والثّانِي يُحشرُوْن يوْم الْقِيمةِ على صُوْرَةِ الْخِنْزِيْرِ وهُمْ الْاكِلُوْنَ لِلسُّحتِ والثّالِثُ يُحشرُوْن عُمْيانًا يتردّدُوْنَ

اور سورج لپیٹ دیا گیا ہوگا اور میزان قائم ہو چکا ہوگا اور جنت نزدیک کردی گئی ہوگی پھر ہر جان جانے گی جو حاضر لائی اس پر دلیل اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ کافر کہیں گے خرابی ہماری ہمیں کس نے ہماری قبروں سے اٹھا دیا پس انہیں مومنین جواب دیں گے کہ یہ وہی دن ہے جس کا رحمٰن نے وعدہ کیا اور پیغمبروں نے سچ کہا تو وہ قبروں سے ننگے پاؤں برہنہ اٹھائے جائیں گے اور نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: یوْمَ یُنفخُ فِی الصُّوْرِ فتاْتُوْنَ افْواجًا: کا کیا معنیٰ ہے تو آپ رو دیئے حتیٰ کہ آنسوؤں سے کپڑے گیلے ہو گئے پھر فرمایا اے سائل تو نے مجھ سے امر عظیم پوچھا بے شک روز قیامت میری امت سے بارہ قسم کے گروہ جمع کئے جائیں گے ایک وہ جمع کئے جائیں گے جن کی شکل بندروں جیسی ہوگی اور وہ لوگوں میں بہت فتنہ گر ہونگے جیسے اللہ کا ارشاد ہے کہ فتنہ قتل سے بھی بڑھ کر سخت ہے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا فتنہ زنا سے بھی بڑا جرم ہے اور دوسرے روز قیامت خنزیر کی صورت پر ہونگے اور وہ سود خور ہونگے تیسرے اندھے اٹھائے جائیں گے جو گرتے ہونگے عدم بینائی کے سبب لوگوں کو کلائیاں ڈالیں گے اور وہ حکم سے تجاوز کرنے والے ہونگے جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

يُحْشَرُوْنَ عَلٰى صُوْرَةِ الْخَنَازِيْرِ وَ هُمُ الَّذِيْنَ يَا كُلُوْنَ الرِّبٰو كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى لَا تَاْكُلُوْا الرِّبٰوآ اَضْعَا فًا مُّضْعَفَةً وَ فِي الْخَبرِعَنْ مُّعَاذابْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ وَ يَوْمُ الْحَسْرَةِ وَالنَّدَامَةِ يَحْشُرُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ اُمَّتِيْ عَنْ قُبُوْرِهِمْ اِثْنَا عَشَرَ فَوْجًا اَمَّا الْفَوْجُ الْاَوَّلُ يُحْشَرُوْنَ عَنْ قُبُوْرِهِمْ وَلَيْسَ لَهُمُ الْيَدَانِ وَالرِّجلَانِ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنْ قِبَلِ الرَّحْمٰنِ هٰؤُلَآءِ الَّذِيْنَ يُوْذُوْنَ الْجِيْرَانَ ثُمَّ مَاتُوْا وَلَمْ يَتُوْبُوْا فَهٰذَا جَزَاؤُهُمْ وَ مَصِيْرُهُمْ اِلَى النَّارِ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَالْجَارِذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَ اَمَّا الْفَوْجُ الثَّانِيْ فَيُحْشَرُوْنَ مِنْ قُبُوْرِهِمْ عَلٰى صُوْرَةِ الدَّابَّةِ وَ يُقَالُ عَلٰى صُوْرَةِ الْخَنَازِيْرِ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنْ قِبَلِ الرَّحْمٰنِ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَتَهَاوَنُوْنَ عَلَى الصَّلٰوةِ ثُمَّ مَاتُوْا وَلَمْ يَتُوْبُوْا فَهٰذَا جَزَاؤُهُمْ وَ مَصِيْرُهُمْ اِلَى النَّارِ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَوَيْلٌ" لِّلْمُصَلِّيْنَ. الَّذِيْنَ هُمْ

یہ وہ لوگ ہونگے جو سود خور تھے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے سود نہ کھاؤ دگنا دگنا اور حدیث شریف میں ہے جسے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا کہ فرمایا جب روز قیامت حسرت اور ندامت کا ہوگا اللہ تعالیٰ میری امت سے کچھ ان کو کی قبروں سے بارہ گرہ پر اٹھائے گا۔ ایک ان میں سے وہ گروہوں جنہیں ان کی قبروں سے اس حال پر اٹھایا جائے گا کہ بلا ہاتھ پاؤں ہونگے

پھر اللہ کی طرف سے نداد ینے والا ندا دیگا کہ یہ وہ ہیں جو ہمسایوں کو اذا دیتے تھے پھر یہ اس حال پر مرے کہ توبہ نہ کی پس یہ ان کا بدلہ اور ٹھکانہ ان کا آگ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے احسان کرو قریب کے ساتھ اور کروٹ کے ہمسایہ کے ساتھ اور دوسرا گروہ وہ ہوگا جو اپنی قبروں سے چوپاؤں کی صورت پر اٹھائے جائیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ خنزیروں کی صورت پر اٹھائے جائیں گے اور اللہ کی طرف سے منادی ندا دے گا کہ یہ وہ ہیں جو نماز پر سستی کرتے تھے پھر یہ بلا توبہ مرے پس یہ ان کا بدلہ ہے اور ٹھکانہ ان کا جہنم ہے جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے پس بربادی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز میں سستی کرتے ہیں۔

عَنْ صَلٰوتِہِمْ ساھُوْنَ وَ اَمَّا الْفَوْجُ الثَّالِثُ فَيُحْشَرُوْنَ مِنْ قُبُوْرِهِمْ وَ بُطُوْنِهِمْ مِثْلُ الْجِبَالِ مَمْلُوَّةٌ'' مِنَ الْحَيَّاتِ وَ الْعَقَارِبِ كَمِثْلِ الْبِغَالِ فَيُنَادِىْ مُنَادٍ مِّنْ قِبَلِ الرَّحْمٰنِ ھٰؤُلَآءِ الَّذِيْنَ مَنَعُوا الزَّكٰوةَ ثُمَّ مَاتُوْا وَلَمْ يَتُوْبُوْا فَهٰذَا جَزَآءُ هُمْ وَ مَصِيْرُ هُمْ اِلَى النَّارِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ. فَيَجْعَلُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِكُلِّ دَانِقٍ مِّنْهَا لَوْحًا مِنَ النَّارِ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ وَ اَمَّا الْفَوْجُ الرَّابِعُ فَيُحْشَرُوْنَ مِنْ قُبُوْرِهِمْ وَ يَجْرِىْ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ دِمَآؤُهُمْ وَ اَمْعَآؤُهُمْ سَاقِطَةٌ'' وَالنَّارُ يَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ فَيُنَادِىْ مُنَادٍ مِّنْ قِبَلِ الرَّحْمٰنِ

هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَآءِ ثُمَّ مَا تُوْا وَلَمْ يَتُوْبُوْا فَهٰذَا جَزَآ ؤُهُمْ وَ مَصِيْرُهُمْ اِلَى النَّارِ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى

اور تیسرا گروہ اپنی قبور سے اٹھایا جائے گا کہ ان کے پیٹ پہاڑوں کی مانند ہونگے سانپوں اور بچھوؤں سے بھر کر شکل ان کی خچروں کی طرح ہوگی پس اللہ تعالیٰ کی جانب سے آواز دینے والا آواز دے گا کہ یہ وہ ہیں جو زکوٰۃ نہ دیتے تھے پھر وہ بغیر توبہ مرے اب یہ ان کا بدلہ اور ٹھکانہ ان کا دوزخ ہے اللہ کے اس ارشاد کی بناء پر اور وہ جو سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اللہ کا حق ادا کرنے میں خرچ نہیں کرتے پس انہیں دردناک عذاب کی بشارت دو تو اللہ اس سے ہر دانق (درہم کے چھٹے حصہ کی مقدار) کو ان کے لئے آگ کا تختہ کرے گا پس اس کے ساتھ ان کی پیشانیوں اور پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی کہا جائے گا) یہ وہ ہے جو تم اپنے نفسوں کے لئے جمع کرتے تھے پس اب جمع کے لئے کا عذاب چکھو اور بہر حال چوتھے وہ ہوں گے جو اپنی قبروں سے نکالے جائینگے کہ ان کے منہوں سے خون بہتا ہوگا اور ان کی آنتڑیاں گلکر گر چکی ہونگی اور ان کے منہوں سے آگ کے شعلے نکلتے ہونگے پس اللہ کی طرف سے آواز دینے والا آواز دیگا کہ یہ وہ ہیں جو خرید و فروخت میں دروغ گوئی کرتے تھے پھر اس حال پر مرے کے توبہ نہ کی اب یہ ان کا بدلہ ہے اور ٹھکانہ ان کا آگ ہے جس طرح کہ اللہ تعالیٰ فرمایا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِاللّٰهِ وَ اَيْمَانِهِمْ ثَمَناً قَلِيْلاً وَ اَمَّا الْفَوْجُ الْخَامِسُ فَيُحْشَرُوْنَ مِنْ قُبُوْرِهِمْ وَ لَهُمْ رَآئِحَةٌ اَنْتَنُ مِنَ الْجِيْفَةِ

فَیُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنْ قِبَلِ الرَّحْمٰنِ ھٰؤُلَآءِ الَّذِیْنَ کَتَمُوْا الْمَعَاصِیْ سَتْرًا مِنَ النَّاسِ وَ لَمْ یَخَافُوا اللّٰہَ ثُمَّ مَاتُوْ وَلَمْ یَتُوبُوْا فَھٰذَا جَزَاؤُھُمْ وَ مَصِیْرُھُمْ اِلَی النَّارِ لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَ لَا یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰہِ وَ ھُوَ مَعَھُمْ وَ اَمَّا الْفَوْجُ السَّادِسُ فَیُحْشَرُوْنَ مِنْ قُبُوْرِھِمْ مَقْطُوْعَۃَ الْحَلَاقِمِ مِنَ الْاَقْفِیَۃِ فَیُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنْ قِبَلِ الرَّحْمٰنِ ھٰؤُلَآءِ الَّذِیْنَ یَشْھَدُوْنَ الزُّوْرَ وَ کَذَبُوْا وَ مَاتُوْا وَلَمْ یَتُوْبُوْا فَھٰذَا جَزَآؤُھُمْ وَ مَصِیْرُھُمْ اِلَی النَّارِ لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَ اجْتَنِبُوْ اقَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَآءَ لِلّٰہِ غَیْرُ مُشْرِکِیْنَ بِہٖ وَ لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَالَّذِیْنَ لَا یَشْھَدُوْنَ الزُّوْرَوَ اِذَا مَرُّوْا بِالَّغْوِ مَرُّوْا کِرَاماً۔ وَ اَمَّا الْفَوْجُ السَّابِعُ فَیُحْشَرُوْنَ مِنْ قُبُوْرِھِمْ وَ اَلْسِنَتُھُمْ لَیْسَتْ فِیْ اَفْوَاھِھِمْ یَجْرِیْ الدَّمُ وَ الْقَیْحُ مِنْ اَفْوَاھِھِمْ فَیُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنْ قِبَلِ

بے شک وہ جنہوں نے اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے حقیر دام لئے
اور پانچویں وہ گروہ اپنی قبروں سے اٹھایا جائے گا جن سے مردار سے بھی بدتر بو آتی ہو گی تو ندا کرنے والا اللہ کی طرف سے ندا دے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے لوگوں سے اپنے گناہوں پر پردہ ڈالا اور اللہ سے نہ ڈرے پھر بلا توبہ کیئے مرے اب یہ ان کا بدلہ ہے اور ٹھکانہ ان کا آگ ہے۔ اللہ کے اس ارشاد کی رو سے کہ فرمایا لوگوں سے گناہ چھپ کر کرتے ہیں اور وہ اللہ سے نہیں چھپتے اور وہ ان کے ساتھ یعنی ان کو دیکھتا ہے اور چھٹے اس حال پر قبروں سے اٹھائے جائیں گے کہ ان کے حلق کٹے ہوئے

ہونگے گردنوں سے اللہ کی طرف سے ندا کرنے والا ندا کرے گا کہ یہ وہ ہیں جو جھوٹی گواہی دیتے تھے اور اس حال پر مرے کہ توبہ نہ کی اب یہ ان کا بدلہ ہے اور ٹھکانہ ان کا آگ ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جھوٹ سے بچو خالص اس کے رہو اس کے ساتھ شرک کرنے والے نہ ہو دوسرے مقام پر فرمایا اور وہ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب بیہودہ پر گزرتے ہیں اپنی عزت سنبھالے گزر جاتے ہیں اور ساتواں گروہ وہ جو اپنی قبروں سے اس طرح نکالے جائیں گے کہ زبانیں ان کے منہ میں نہ ہونگی اور ان کے منہوں سے خون و پیپ نکلتے ہونگے پس اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز دینے والا آواز دیگا۔

الرَّحمٰنِ هٰؤُلآءِ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ الشَّهادَةَ ثُمَّ ما تُوا لَمْ یَتُوْبُوْا فَهٰذا جزآؤُهُمْ و مصیْرُ هُمْ اِلَی النَّارِ لِقَوْلِه تَعالٰی وَلاَ تَکْتُمُوْا الشَّهادَةَ وَ مَنْ یَکْتُمُها فانَه' اثم'' قَلْبُه'. وَاللّٰهُ بما تعْمَلُوْن عَلِیْم''. و اَمّا الْفَوْجُ الثَّامِنْ فیَحْشَرُوْن مِنْ قُبُورِهِمْ نا کسُوْا رؤُسهِمْ و ارْجُلُهُمْ فوْق رُؤُسِهِمْ وَ یَجْرِیْ مِنْ فُرُوْجِهِمْ انْهار'' من الْقَیحِ وَالصَّدِیْدِ فَیُنادیٰ مُنَاد مَنْ قبلِ الرَّحْمٰنِ هٰؤُلآءِ الَّذِیْن یزْنوْن ثُمّ ما توْا ولمْ یتوْبُوْا فهذا جزآؤُهُمْ و مصیْرُهُمْ الی النّار لقوْله تعالی ولا تقربُوْا الزّنی انّه' کان فاحشة وَسآءَ سبیْلا. و امّا الْفوْجُ التّاسعُ فیحشرُوْن منْ قبُوْرهمْ مُسْودَةَ الْوجوْه و زرقة الْعُیُوْن و بُطوْنهمْ مَمْلوَةً' مَن النّار فینادی مناد مَنْ قبلِ الرّحمن هٰؤُلآءِ الّذِیْن

اَكَلُوْا اَمْوَالَ الْيَتَمٰى ظُلْمًا ثُمَّ مَاتُوْا وَ لَمْ يَتُوْبُوْا فَهٰذَا جَزَاؤُ هُمْ وَ مَصِيْرُ هُمْ اِلَى النَّارِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِىْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا

یہ وہ لوگ ہیں گواہی چھپاتے تھے پھر بغیر توبہ مرے پس یہ ان کی سزا ہے اور ٹھکانہ ان کا آگ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان کی بناء پر کہ اور گواہی نہ چھپاؤ اور جس نے اسے چھپایا وہ دل کا گنہگار ہے اور اللہ اسے جانتا ہے جو تم کرتے ہو اور آٹھواں وہ اپنی قبروں سے اٹھائے جائیں گے کہ وہ سر نیچے کیے ہوئے ہونگے اور ان کے پاؤں ان کے سروں سے اوپر ہونگے اور ان کی شرم گاہوں سے پیپ اور زرد پانی کی نہریں چلتی ہونگی تو اللہ کی طرف سے آواز دینے والا آواز دے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ زناء کے مرتکب تھے پھر بلا توبہ مرے اب یہ ان کی سزا ہے اور ٹھکانہ ان کا جہنم ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اور زناء کے قریب نہ جاؤ بے شک وہ بے حیائی اور برا راستہ ہے اور بہر حال نواں گروہ وہ ہوگا جو اپنی قبروں سے اس طرح اٹھائے جائیں گے کہ چہرے ان کے سیاہ اور آنکھیں نیلی اور پیٹ ان کے آگ سے بھرے ہونگے تو اللہ کی طرف سے ندا دینے والا ندا دیگا کہ یہ وہ لوگ ہیں یتیموں کا مال ناحق کھاتے تھے پھر یہ بغیر توبہ مرے اب یہ ان کا بدلہ ہے اور ٹھکانہ ان کا دوزخ ہے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی رو سے کہ بے شک وہ جو یتیموں کے مال ظلماً کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ ہی بھرتے ہیں اور عنقریب آگ کو پہنچیں گے۔

وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا وَ اَمَّا الْفَوْجُ الْعَاشِرُ فَيُحْشَرُوْنَ مِنْ قُبُوْرِهِمْ

مجزوما مبروصا فینادی مناد مَن قبل الرّحمن هؤلاءِ الّذین عاقوا الوالدین ثُمّ ماتوا ولم یتوبوا فھذا جزاؤ ھُم و مصیرُ ھم الٰی النار کقولہ تعالی واعبُدو اللّٰہ ولا تُشرکُوابہٖ شَیئًا وَ بالوالدین احسانا. و امّا الفوجُ الحادی عشر فیُحشرُون من قُبُورھم عُمیان القُلوب والاعین و اسنانھم کقرون الثّور و اشفاھُھم مَطرُوحة علی صُدوُرِ ھِم وَالسنتھُم واقعة علی بُطوُنِھم و افخاذ ھم ویخرج من بُطوُنِھم القَذرُفینادی مُنادٍ مَن قِبلِ الرحمٰن ھؤلآءِ الّذین شربُوا الخمرَ ثُمّ ماتُوا ولَم یتوبُوا فھذا جزآؤ ھُم وَ مَصیرُ ھُم الی النار لقولہٖ تعالٰی یاَیُّھا الّذینَ امنُوا اِنّما الخمرُو المیسرُو الانصابُ وَالازلامُ رِجس مِن عمل الشّیطٰن. فَاجتَنِبُوہُ لعلّکُم تُفلحون. و امّا الفوجُ الثّانی عشر فیُحشرُون عن قُبُورِھم وَجوھُھُم مَثَل

اوردسواں گروہ جواپنی قبروں سے اٹھیگا وہ برص و جزام کے مرض میں مبتلا ہونگے تو اللہ کی جانب سے ندا کرنے والا ندا کرے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے ماں باپ کے نافرمان تھے پھر یہ باز نہ آئے اور مر گئے تو یہ ان کی سزا ہے اور ٹھکانہ ان کا آگ ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو اور گیارہواں گروہ اس طرح اپنی قبروں سے اٹھائے جائیں گے کہ دلوں اور آنکھوں کے اندھے اور دانت ان کے بیلوں کی مانند اور ہونٹ

ان کے سینوں پر لٹکتے ہونگے تو اللہ کی طرف سے آواز دینے والا آواز دے گا کہ یہ وہ ہیں جو شراب نوشی کرتے رہے پھر بلا توبہ مرے اب یہ ان کی سزا ہے اور ٹھکانہ ان کا آگ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی بناء پر کہ اے ایمان والو سوا اس کے نہیں کہ شراب اور جوا اور بت اور پانسے نجس ہیں شیطانی کاموں سے ہیں پس اس سے بچو تا کہ تم فلاح پاؤ اور بارہواں گروہ وہ جو اپنی قبروں سے اس طرح اٹھائے جائیں گے کہ ان کے چہرے چودہویں رات کی چاند کی طرح چمکتے ہونگے تو پل صراط سے یوں گزر جائیں گے جیسا چندھا دینے والی بجلی

اَلْقَمَر لَیْلَةَ الْبدْرِ فَیَمُرُّوْنَ علی الصِّرَاطِ کَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ وَ یُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنْ قِبَلِ الرَّحْمٰنِ ھٰؤُلَاۤءِ الَّذِیْن عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ و حَافَظُوْا علَی الصّلٰوَاتِ الْخَمْسِ فِی اوَّلِ الْوَقْتِ مَعَ الْجَمَاعَةِ وَ نَھَوْا عَنِ الْمَعَاصِیْ ثُمَّ مَاتُوْا عَلَی التَّوْبَةِ فَھٰذَا جَزَاؤُھُمْ وَ مَصِیْرُ ھُمْ اِلَی الْجنَة بِالْمغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ والرِّضْوَان و انَّ اللّٰه تَعالٰی رَاضٍ عَنْھُمْ و اَنَّھُمْ رَاضُوْن عَن اللّٰه تعالٰی کقوْله تعالٰی انْ لَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا و اَبْشِرُوْا بِالْجنَةِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْن. و کقوْله تعالٰی رضی اللّٰهُ عَنْھُمْ و رَضُوْا عَنْهُ ذٰلک لِمَنْ خَشِی رَبَّه‘. باب'' فِیْ ذِکْرِ نَشْرِ الْخلَائق منْ قُبُوْرِھِمْ یُقَالُ انَّ الْخلَائق اذا نُشِرُوْا مِنْ قُبُوْرِھِمْ یقفُوْن وُقُوْفًا فِی الْمَوَاضِعِ الَّذِیْ نُشِرُوْا مِنْھَا اربعِیْن سنة لَا یَاْکُلُوْن ولا یشْربُوْن ولا یجْلسُوْن ولا یتکلَّمُوْن قِیْل یارسُوْل

اللّٰہ بِمَ یَعرِفُ اَھلَ الذِّینِ مِنْ اُمَّتِکَ یَوْمَ الْقِیمۃ قَالَ اِنَّ اُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیمۃ

پھر اللہ تعالیٰ کا منادی ندا کرے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو نیک عمل کرتے اور پانچ نمازوں کی پابندی اول وقت میں باجماعت کرتے اور برائی سے منع کرتے تھے پھر یہ توبہ کرتے مرے اب یہ ان کو جزا ہے اور گھر ان کا جنت ہے اللہ کی بخشش ورحمت ورضا کے ساتھ۔ پس اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے تم خوف نہ کرو اور نہ غم کرو اور تم کو جنت کی بشارت جس کا وعدہ دیئے گئے اور اللہ تعالیٰ کا دوسری جگہ ارشاد ہے کہ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے یہ جزا اس کے لئے جو اپنے رب سے ڈرے **باب نمبر ۲۵ مخلوق کے اپنی قبروں سے نکلنے کے بیان میں۔** روایت کیا گیا ہے کہ تحقیق مخلوق کو جب ان کی قبروں سے اٹھایا جائے گا وہ ٹھہرے رہیں گے ٹھہرنا اس جگہ جس سے اٹھائے گئے تھے چالیس برس تک اس طرح کی نہ کچھ کھائیں گے اور نہ پئیں گے اور نہ بیٹھیں گے نہ کلام کریں گے **(قیامت کو حضور کے نمازی امتیوں کی پہچان)** عرض کی گئی یا رسول اللہ آپ کی امت دوسری امت سے روز قیامت کیسے پہچانی جائے گی فرمایا بے شک میری امت روز قیامت وضو کے اثر سے اعضاء کی چمک سے پہچانی جائے گی۔

غُرّ'' مُحَجَّلُوْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ و فِی الْخَبَرِ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ یَبْعَثُ اللّٰہُ الْخَلَائِقَ مِنْ قُبُوْرِھِمْ فَیَاتِی الْمَلٰئِکَۃُ عَلٰی رُؤُسِ قُبُوْرِھِمْ وَ یَمْسَحُوْنَ رُؤُسَھُمْ وَیَنْشُرُوْنَ التُّرَابَ مِنْھُمْ اِلَّا مِنْ مَّوَاضِعِ

سُجُوْدِهِمْ فَيَمْسَحُ الْمَلٰئِكَةُ تِلْكَ الْمَوَاضِعَ فَلَايَذْهَبُ التُّرَابُ مِنْهَا فَيُنَادِىْ مُنَادٍ مِّنْ قِبَلِ الرَّحْمٰنِ لَيْسَ هٰذَا مِنْ تُرَابِ قُبُوْرِهِمْ اِنَّمَا هِىَ تُرَابُ مَحَارِيْبِهِمْ دَعُوْهَا عَلَيْهِمْ حَتّٰى يُمَيَّزُوْنَ وَيَعْبُرُوْنَ عَلَى الصِّرَاطِ وَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى اَنَّ كُلَّ مَنْ يَّنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَعْلَمُ اَنَّهُمْ خُدَّامِىْ وَ عِبَادِىْ وَرُوِىَ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ فِى الْقُبُوْرِ فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى رِضْوَانَ يَا رِضْوَانُ قَدْ اَخْرَجْتُ الصَّآئِمِيْنَ مِنْ قُبُوْرِهِمْ جَآئِعِيْنَ عَاطِشِيْنَ فَاسْتَقْبِلْهُمْ بِشَرَابِهِمْ وَطَعَامِهِمْ وَشَهْوَاتِهِمْ فِى الْجِنَانِ فَيَصِيْحُ رِضْوَانُ يَآاَيُّهَا الْغِلْمَانُ

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا اللہ خلق کو ان کی قبروں سے اٹھائے گا پس ملائکہ ان کی قبروں پر آئیں گے اور ان کے سروں کو ملیں گے اور ان کی جائے سجدہ کے سوا ان کے بدنوں سے مٹی کو جھاڑیں گے پس جب فرشتے ان کی پیشانیوں سے مٹی جھاڑیں گے تو نہ جھڑے گی پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے منادی ندا دے گا کہ مٹی ان کی قبروں کی نہیں یہ تو ان کے محرابوں کی مٹی ہے اسے ان پر ہی رہنے دو یہاں تک کہ ان کا امتیاز ہو اور پل صراط سے گزر کر جنت میں چلے جائیں تا کہ جو بھی انہیں دیکھے پہچان لیکہ میرے خدام اور عبادت گزار بندے ہیں۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب روز قیامت ہوگا تو جو قبروں میں ہیں اللہ ان سب کو قبروں سے اٹھائے گا تو اللہ تعالیٰ

رضوان جنت کوفرمائے گا اے رضوان تحقیق میں نے روزہ داروں کو ان کی قبروں سے بھوکا پیاسہ اٹھایا اب تم ان کا استقبال پینے کھانے اور جنت میں ان کی مرغوب چیزوں کے ساتھ کرو پس رضوان بآواز کہیں گے کہ اے غلمان

وَیٰآیُّھَا الْوِلْدَانُ وَھُمُ الَّذِیْنَ لَمْ یَبْلُغُوا الْحُلُمَ حَتّٰی مَاتُوْا اِیْتُوْنِیْ بِاَطْبَاقِ النُّوْرِ فَیَجْتَمِعُوْنَ عِنْدَہٗ اَکْثَرَ مِنْ عَدَدِ التُّرَابِ وَاَقْطَارِ الْاَمْطَارِ وَکَوَاکِبِ السَّمَآءِ وَاَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ بِالْفَاکِھَةِ الْکَثِیْرَةِ وَ الْاَطْعِمَةِ السَّمِیْنَةِ وَالْاَشْرِبَةِ اللَّذِیْذَةِ فَاِذَا لَقُوْھُمْ وَاَطْعِمُوْھُمْ ذٰلِکَ تَقُوْلُ لَھُمْ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا ھَنِیْئًا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا وَ رُوِیَ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ صَافَحَھُمُ الْمَلٰئِکَةُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِذَا خَرَجُوْا مِنْ قُبُوْرِھِمْ الشُّھَدَآءُ وَصَآئِمُوْا شَھْرِ رَمَضَانَ وَصَآئِمُوْا یَوْمِ عَرَفَةَ وَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ قُصُوْرًا مِنْ دُرٍّ وَّیَا قُوْتٍ وَّ زَبَرْجَدٍ وَّ ذَھَبٍ وَ فِضَّةٍ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ لِمَنْ ھٰذَا قَالَ لِمَنْ صَامَ یَوْمَ عَرَفَةَ وَ قَالَ یَآعَائِشَةُ اِنَّ اَحَبَّ الْاَیَّامِ اِلَی اللّٰہِ یَوْمُ

اور اے خدام لڑکو اور یہ وہ ہیں جو سن بلوغت کو پہنچنے سے پہلے فوت ہوئے کہ نوری طباق لیکر آ ؤ تو غلمان اور لڑکے رضوان کے پاس جمع ہو جائیں گے مٹی کے ڈھلوں اور بارش کے قطروں اور آسمان کے ستاروں اور درختوں کے پتوں کے عدد

سے زیادہ کثیر میوے لیکر اور مرغن کھانے اور لذیذ مشروب کے ساتھ پس وہ ان سے ملیں گے اور یہ کھانے کو دیں گے تو انہیں کہیں گے کھاؤ اور پیو خوشگوار بدلہ اس بھوک و پیاس کا جو گزرے دنوں میں تم کو پہنچی اے اللہ ہم کو بھی رزق عطا کر (وہ لوگ جن سے ملائکہ قیامت کو مصافحہ کریں گے) اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین جماعتوں سے ملائکہ قیامت کے دن مصافحہ کریں گے جب وہ قبروں سے اٹھیں گے وہ شہداء اور ماہ رمضان کے روزہ دار اور عرفہ کا روزہ رکھنے والے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک جنت میں موتی اور یاقوت اور زبرجد اور سونا چاندی کے محلات ہیں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے پوچھا یہ محل کے ملیں گے فرمایا جو عرفہ کا روزہ رکھتا ہو پھر فرمایا اے عائشہ بے شک اللہ کو سب دنوں سے محبوب دن جمعہ اور عرفہ کا ہے

اَلْجُمُعَةِ وَيَوْمُ عَرَفَةَ لِمَا فِيْهَا مِنَ الرَّحْمَةِ وَاِنَّ اَبْغَضَ الْاَيَّامِ اِلٰى اِبْلِيْسَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَيَوْمُ عَرَفَةَ وَقَالَ يَآعَائِشَةُ مَنْ اَصْبَحَ صَآئِمًا يَوْمَ عَرَفَةَ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ثَلٰثِيْنَ بَابًا مِنَ الرَّحْمَةِ وَ اِذَآ اَفْطَرَ وَشَرِبَ الْمَآءَ يَسْتَغْفِرُ لَهٗ كُلُّ عِرْقٍ فِىْ جَسَدِهٖ وَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اِلٰى طُلُوْعِ الْفَجْرِ وَ فِىْ خَبْرٍ اٰخَرَ يَخْرُجُ الصَّآئِمُوْنَ مِنْ قُبُوْرِهِمْ وَهُمْ يُعْرَفُوْنَ بِرِيْحِ صِيَامِهِمْ وَيُتَلَقَّوْنَ بِالْمَوَآئِدِ وَالْاَبَارِيْقِ وَ يُقَالُ لَهُمْ كُلُوْا فَقَدْ جُعْتُمْ حِيْنَ شَبِعَ النَّاسُ وَاشْرَبُوْا فَقَدْ عَطِشْتُمْ حِيْنَ رَوِىَ

النَّاسُ وَاسْتَرِيْحُوْا فَيَأْكُلُوْنَ وَيَشْرَبُوْنَ وَيَسْتَرِيْحُوْنَ وَالنَّاسُ فِي الْحِسَابِ وَقَدْجَآءَ فِي الْخَبَرِ اَنَّهُ لَا يُبْلٰى عَشَرَةُ نَفَرِ الْاَنْبِيَآءُ وَ الشُّهَدَآءُ وَالْعُلَمَاءُ وَالْغُزَاةُ وَحَامِلُوا الْقُرْاٰنِ وَالْمُؤَذِّنُ وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ وَالْمَرْاَةُ اِذَا مَاتَتْ فِيْ نَفَاسِهَا وَمَنْ قُتِلَ بِمَظْلُوْمٍ وَّمَنْ مَّاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوْلَيْلَتِهَا وَ فِي الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اس لئے کہ اس میں رحمت اترتی ہے اور بے شک شیطان کو سب دنوں سے زیادہ غم دینے والے جمعہ اور عرفہ کے دن ہیں اور فرمایا اے عائشہ جس نے عرفہ کے دن روزہ کی حالت میں صبح کی اللہ اس پر رحمت کے تمیں دروازے کھول دیتا ہے اور جب اس نے روزہ افطار کیا اور پانی پیا تو اس کے جسم کی تمام رگیں استغفار کرتی ہیں اور طلوع فجر کے وقت کہتی ہیں کہ اے اللہ اس پر رحمت کر ایک اور حدیث میں ہے کہ جب روزہ دار اپنی قبروں سے اٹھیں گے تو وہ اپنے روزوں کی خوشبو سے پہچانے جائیں گے اور پائیں گے وہ کھانے کے دستر خوان اور پانی کے کوزے اور انہیں کہا جائے گا کھاؤ پس تحقیق تم بھوکے رہے جب کہ لوگ سیر ہوتے اور ایک روایت میں لوگ استراحت کرتے بھی مروی ہے پس وہ کھائیں اور پئیں گے اور چین میں ہوں گے اور لوگ حساب میں ہوں گے دس جماعتوں پر حساب قبر نہ ہوگا اور تحقیق حدیث میں آیا ہے کہ دس جماعتیں حساب قبر میں مبتلاء نہ ہوں گی انبیاء علیھم السلام اور شہداء اور علماء اور نمازی اور حفاظ قرآن اور موذن اور امام عادل اور وہ عورت جو حالت نفاس

میں مری اور جو ظلما قتل کیا گیا اور جو جمعہ کے دن یا رات کو مرا۔ اور حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ

وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ کَمَا وَلَدَتْھُمْ اُمُّھُمْ عُرَاۃً حُفَاۃً فَقَالَتْ عَآئِشَۃُ الرِّجَالُ مُخْتَلِطُوْنَ بِالنِّسَآءِ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ وَ اسْوَاتَاہُ وَ افْضِیْحَتَاہُ یَنْظُرُ بَعْضُھُمْ بَعْضًا فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَدَہٗ عَلٰی مَنْکِبِھَا وَقَالَ یَا بِنْتَ الصِّدِّیْقِ لَاتَخَافِیْ الشُّغُلَ النَّاسُ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّظْرِ وَ ھَمُّوْا وَشَخَصُوْآ اَبْصَارَھُمْ اِلَی السَّمَآءِ مَوْقُوْفُوْنَ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً لَاَّ یَاْکُلُوْنَ وَ لَا یَشْرَبُوْنَ وَلَا یَجْلِسُوْنَ وَلَا یَتَکَلَّمُوْنَ فَمِنْھُمْ مَّنْ یَّبْلُغُ الْعَرَقُ اِلٰی قَدَمَیْہِ وَ مِنْھُمْ مَّنْ یَّبْلُغُ اِلٰی سَاقَیْہِ وَ مِنْھُمْ مَّنْ یَّبْلُغُ اِلٰی بَطْنِہٖ وَ مِنْھُمْ مَّنْ یَبْلُغُ اِلٰی صَدْرِہٖ وَ مِنْھُمْ مَّنْ یَّبْلُغُ اِلٰی حَلْقِہٖ وَ مِنْھُمْ مَّنْ یَّغْرُقُ فِیْ بَحْرِ الْعَرَقِ فَلَا یَبْقٰی یَوْمَئِذٍ مَّلَکٌ مُّقَرَّبٌ وَّ لَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ وَّ لَا شَھِیْدٌ اِلَّا یَخْرُجُوْنَ حَیَارِیْنَ مِنْ شِدَّۃِ الْحِسَابِ وَطُوْلِ الْوُقُوْفِ قَالَتْ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ یُحْشَرُوْنَ رُکْبَانًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ نَعَمِ الْاَنْبِیَاءُ وَ اَھْلُھُمْ

روز قیامت لوگ برہنہ بدن پاؤں اٹھائے جائیں گے جیسے کہ ان کی ماں نے ابھی جنا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ مرد وعورتیں اکٹھے ہوں گے فرمایا ہاں حضرت عائشہ نے عرض کی مرد وزن برہنہ تو شرمندہ ہوں گے جب

بعض بعض کو دیکھیں گے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ ان کے کندھے پر مار کر فرمایا اے دختر صدیق شرمندگی کا خوف نہ کرو اس دن آپس میں دیکھنے کو متوجہ نہ ہوں گے وہ غم میں ڈوبے ہوئے اور آنکھیں کھولے آسمان کی طرف دیکھتے چالیس برس کھڑے رہیں گے نہ کچھ کھائیں گے نہ پئیں گے نہ بیٹھیں گے اور نہ بات کریں گے پس ان سے کوئی وہ ہوگا جس کا پسینہ قدموں تک کسی کا پنڈلی تک کسی کا پیٹ تک اور کسی کا سینہ تک اور کسی کا حلق تک اور کوئی ان میں سے پسینہ میں ڈوبا ہوگا اور نہ کوئی مقرب فرشتہ بچے گا نہ کوئی نبی مرسل اور نہ شہید مگر سب شدت حسات اور طویل ٹھہرنے سے حیران ہونگے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ کیا کوئی سوار بھی جمع کئے جائیں گے فرمایا ہاں وہ انبیاء اور ان کے اہلبیت ہوں گے۔

وَ صُوَّامُ رَجَبٍ وَّ شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ فَاِنَّهُمْ شَعْبَانُ لاَ جُوْعَ لَهُمْ وَ لاَ عَطَش وَسَائِرُ النَّاسِ جَآئِعُوْنَ وَ يُقَالُ يَسُوْقُهُمْ بِاَجْمَعِهِمْ اِلَى اَرْضِ الْمَحْشَرِ عِنْدَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فِيْ اَرْضٍ يُّقَالُ لَهَا سَاهِرَةٌ" قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ" وَّاحِدَةٌ" فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ. وَ يُقَالُ اِنَّ الْخَلاَئِقَ فِي الْعَرَصَاةِ تَكُوْنُ مِائَةً وَّ عِشْرِيْنَ صَفًّا طُوْلُ كُلِّ صَفٍّ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ وَّ عَرْضُ كُلِّ صَفٍّ مَسِيْرَةُ لف سَنَةٍ وَّيُقَالُ اِنَّ الْمُنْفِقِيْنَ مِنْهُمْ ثَلٰثُ صُفُوْفٍ وَّالْبَاقِيْ كَفَرَةٌ" وَّرُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اُمَّتِيْ مِائَةٌ" وَ عِشْرُوْنَ صَفًّا وَّ هٰذَا اَصَحُّ وَصِفَةُ

الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهُمْ بِيْضُ الْوُجُوْهِ غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ وَصِفَةُ الْكٰفِرِيْنَ اَنَّهُمْ اَسْوَدُ الْوُجُوْه

اور جو رجب وشعبان و رمضان کے روزے رکھنے والے اور حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں عرض کی کیا کچھ لوگ قیامت کو سیر شکم بھی اٹھائے جائیں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا ہاں انبیاء اور ان کے اہل بیت اور رجب وشعبان و رمضان کے روزے رکھنے والے پس بے شک وہ سیر ہونگے کہ ان کو نہ بھوک اور نہ پیاس ہوگی اور باقی سب لوگ بھوکے ہوں گے اور کہا گیا ہے کہ ان سب کو چلایا جائے گا میدان محشر کی طرف بیت المقدس کے پاس اس زمین میں جسے ساہرہ کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالی نے فرمایا سوا اس کے نہیں کہ وہ ایک ہی زوردار آواز ہوگی پس جبھی وہ ساہرہ کے پاس ہوں گے اور کہا جاتا ہے کہ تحقیق قیامت کے میدان المقدس کے پاس خلق ایک سو بیس صفوں میں کھڑے ہونگے اور ہر ایک صف کا طول چالیس ہزار سال کی راہ ہوگی اور ہر ایک صف کا عرض ایک ہزار سال چلنے کی مسافت ہوگی اور کہا گیا ہے کہ ان میں سے تین صفیں منافقوں کی ہونگی اور باقی کفار کی اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی کہ وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بے شک میری امت ایک سو بیس صفوں میں ہوگی اور یہ روایت صحیح ہے اور مومن کی پہچان یہ کہ ان کے چہرے سفید اور ہاتھ پاؤں چمکتے ہوں گے اور کافروں کی پہچان یہ کہ ان کے چہرے سیاہ زنجیروں سے جکڑے شیاطین کے ساتھ عذاب میں ہونگے۔

مُقَرَّنِيْنَ وَمُعَذَّبِيْنَ مَعَ الشَّيَاطِيْنِ باب'' فِيْ ذِكْرِ سَوْقِ الْخَلَائِقِ

الی المحشر یُقَالُ یُسَاقُ الْکَفِرُوْنَ بِاَقْدَامِهِمْ وَیُسَاقُ الْمُؤْمِنِیْنَ بِنَجَآئِبِهِمْ وَ مَرَاکِبِهِمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِیْنَ اِلٰی جَهَنَّمَ وِرْدًا. قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ یُحْشَرُ الْمُؤْمِنُوْنَ رُکْبَانًا عَلٰی نَجَآئِبِهِمْ وَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی لِلْمَلٰئِکَةِ لَا تُمَشُّوْنَ عَلَیَّ عِبَادِیْ رَاجِلِیْنَ بَلِ ارْکَبُوْهُمْ عَلَی النَّجَآئِبِ فَاِنَّهُمْ اُعْتَادُوا الرُّکُوْبَ فِی الدُّنْیَا لِاَنَّهٗ کَانَ فِی الْاِبْتِدَآءِ صُلْبُ اَبِیْهِمْ مَرْکَبُهُمْ ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِکَ رَحِمُ اُمِّهِمْ سِتَّةُ اَشْهُرٍ مَرْکَبُهُمْ فَحِیْنَ وَلَدَتْهُمْ اُمُّهُمْ فَحُجْرُ اُمِّهِمْ سَنَتَیْنِ لِلْاِرْضَاعِ وَبَعْدَ ذٰلِکَ عُنُقُ اَبِیْهِمْ ثُمَّ الْخَیْلُ وَالْبِغَالُ وَالْحَمِیْرُ مَرَاکِبُهُمْ فِی الْبَرِّ وَالسُّفُنُ فِی الْبِحَارِ وَحِیْنَ مَاتُوْا فَعُنُقُ اِخْوَانِهِمْ وَحِیْنَ قَامُوْا عَنْ قُبُوْرِهِمْ لَا یَمْشُوْنَ رَاجِلًا فَاِنَّهُمْ اعْتَادُوا الرُّکُوْبَ وَلَا یَقْدِرُوْنَ الْمَشْیَ

باب نمبر ۲۶ (مخلوق کے محشر کی طرف چلنے کے بیان میں) بیان

کیا جاتا ہے کہ کفار کو حشر کے لئے پیدل چلایا جائے گا اور مومنوں کو ان کے گھوڑوں اور سواریوں پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ جس دن جمع ہوں گے متقین رحمٰن کے پاس وفد با وفد اور لائے جائیں گے مجرم جہنم کی طرف پیاسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا محشر میں اہل ایمان گھوڑوں پر سوار آئیں گے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ملائکہ سے فرمائے گا میرے بندوں کو پیادہ نہ چلاؤ بلکہ انہیں سواریوں پر سوار لاؤ پس بے شک وہ

دنیا پر سواری کے عادی تھے۔ کیونکہ پہلے باپ کی صلب ان کی سواری رہی پھر اس کے بعد چھ ماہ تک ان کی ماؤں کے شکم ان کی سواریاں بنیں پھر جب ان کی ماؤں نے انہیں جنا تو ان کی ماں کی گود دودھ پلانے کے لئے دو سال تک سواری رہی اور اس کے بعد ان کے باپ کی گردن پھر گھوڑے خچر اور گدھے خشکی پر اور کشتیاں دریاؤں میں سفر کرنے لئے ان کی سواریاں بنیں اور جب مرے تو ان کے بھائیوں کی گردنیں قبر تک سواری بنیں اور جب قبروں سے اٹھے تو اب انہیں پیادہ نہ چلاؤ اس لئے کہ وہ سواری کے عادی ہیں ان سے چلا نہیں جائے گا۔

فَقَدِمُوا جنَآئِبُهُمْ وَهِيَ الضَّحايا فيرْ كَبُوْنَها وَيقْدُمُوْن اِلى الْمَوْلىٰ فلذٰلک قالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تعالى عَلَيْهِ وَآلِه وسلّم سَمِّنُوا ضحايا كُمْ فاِنَّها عَلَى الصِّرَاطِ مَطَايَا كُمْ بابٌ'' فِيْ ذِكْرِ حشْرِ الْخلائِقِ فِيْ الْخَبَرِ اِذا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يَجْمَعُ اللّٰهُ تَعالى خلْقَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخرِيْنَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ وَّ تَدْنُو االشَّمْسُ مِنْ رُّؤُسِهِمْ وَيَشْتَدُّ عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَرُّها فَيَخْرُ جُ عُنُقٌ'' من النّار كاالظّلِّ ثُمّ يُنادىٰ مناديا يَا مَعْشَرَ الْخَلَائِقِ اِنْطلِقُوْ آالى الظّلِّ فيَنْطَلِقُوْنَ وَهُمْ ثَلٰثُ فِرَقٍ فِرْقَةُ الْمُؤْمِنِيْنَ وفِرْقَةُ الْكٰفِرِيْنَ وفِرْقَةُ الْمُنٰفِقِيْنَ فاذا صارت الْخَلآئِقُ الى الظّلِّ صارا لظّلُّ ثلٰثة اَقْسام قِسْمٌ'' لحرارة و قِسْمٌ'' لِلدُّخان و قِسْمٌ'' لِلنُّوْر فلذٰلک قال اللّٰهُ تعالى اِنْطلِقُوْا الى ظلٍّ ذِىْ ثَلٰثِ شُعَبٍ الْاٰيه فالحرارةُ تقُوْمُ على رُؤُسِ الْمُنٰفِقِيْنَ

وَالدُّخَانُ يَقُوْمُ عَلٰى رُؤُسِ الْكٰفِرِيْنَ وَالنُّوْرُ يَقُوْمُ عَلٰى

پس ان کے پاس سواریاں لاؤ اور وہ ان کی قربانیاں ہیں اور وہ سوار ہو کر مولا تعالیٰ کی بارگاہ میں آئیں گے تو اسی لئے نبی علیہ السلام نے فرمایا اپنی قربانی کے جانور فربہ کرو پس بے شک وہ پل صراط پر سواریاں ہیں باب نمبر ۲۷ (خلائق کے حشر کے بیان میں) حدیث مبارکہ میں ہے کہ جب روز قیامت ہو گا اللہ تعالیٰ اولین و آخرین سب مخلوق کو ایک ہی میدان میں جمع فرمائے گا اور سورج ان کے سروں کے برابر قریب آ جائے گا اور روز قیامت ان پر سورج کی گرمی سخت ہو جائے گی پس ایک گردن آگ سے نکلے گی سایہ کی مانند پھر منادی ندا کرے گا کہ اے مخلوق سایہ کس طرف چلو پس وہ چلیں گے اور وہ تین گروہوں پر ہونگے ایک گروہ مسلمان دوسرا کفار اور تیسرا منافقین سایہ بھی تین حصے ہو جائے گا ایک حصہ گرم دوسرا دھواں اور تیسرا حصہ نور۔ پس اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کہا جائے گا چلو سایہ کی طرف تین شاخ والے کی۔ آلایہ۔ پس گرم منافقین کے سروں پر رکیگا اور دھواں کافروں کے سروں پر اور نور مومنین کے سروں پر ہو گا۔

پھر گرم سایہ اس لئے منافقوں کے سروں پر ٹھہرے گا کہ وہ دنیا میں گرمی سے بچتے تھے جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اور وہ بولے گرمی میں جہاد کو نہ نکلو اے محبوب کہہ دیجئے جہنم کی آگ اس گرمی سے سخت ہے اگر تم سمجھو اور دھواں اس لئے کافروں پر رکے گا کہ وہ دنیا میں گمراہی کی تاریکیوں میں تھے تو یہ آخرت میں بھی ایسے ہی رہیں گے جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وہ لوگ جو کافر ہوئے ان کے حمایتی

شیطان ہیں وہ انہیں نور سے تاریکیوں کی طرف لیجاتے ہیں وہی جہنم والے ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے اور نور مومنوں کے سروں پر اس لئے رہے گا کہ وہ دنیا میں نور پر تھے تو آخرت میں بھی ایسے ہی ہونگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اللہ ایمان والوں کا مدد گار ہے کہ انہیں اندھیروں سے نور کی طرف لاتا ہے اور اللہ نے آخرت میں مومن کی شان یوں بیان فرمائی جس دن آپ دیکھیں گے ایمان والوں اور ایمان والیوں کو کہ نور ان کے آگے اور دائیں دوڑتا ہے بشارت ہے تمہیں آج باغات کی جن کے نیچے نہریں چلتی ہیں (**سات شخص قیامت کو عرش کے سایہ میں ہونگے**) اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سات افراد وہ ہیں جن پر اللہ اپنے عرش کا سایہ کرے گا جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا بادشاہ عادل اور وہ

عادل'' وَّشَابّ'' فِیْ عِبَادَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَرَجُلَانِ تَحَابًّا فِی اللّٰہِ وَرَجُل'' طَلَبَتْہُ امْرَاَۃ'' ذَاتُ حُسْنٍ وَّ جَمَالٍ فَقَالَ اَنِّیْ اَخَافُ اللّٰہَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَ رَجُل'' ذَکَرَ اللّٰہَ خَالِیًا عَنِ الرِّیَآءِ وَ فَاضَتْ عَیْنَاہُ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَرَجُل'' تَصَدَّقَ بِیَمِیْنِہٖ فَاَخْفَاھَا حَتّٰی لَا یَعْلَمُ شِمَالُہٗ مَا یُنْفِقُ بِیَمِیْنِہٖ وَرَجُل'' قَلْبُہٗ مُعَلَّق'' بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْہُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْہِ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا جَمَعَ اللّٰہُ الْخَلَائِقَ یُنَادِیْ مُنَادٍ اَیْنَ اَھْلُ الْفَضْلِ قَالَ فَیَقُوْمُ اُنَاس'' وَّ ھُمْ یَسِیْرُوْنَ سِرَاعًا اِلَی الْجَنَّۃِ فَتَلَقَّتْھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّا نَرٰکُمْ سِرَاعًا اِلَی الْجَنَّۃِ فَمَنْ اَنْتُمْ یَقُوْلُوْنَ نَحْنُ اَھْاُ

الْفَضْلِ فَيَقُوْلُوْنَ مَاكَانَ فَضْلُكُمْ يَقُوْلُوْنَ اِذَا ظُلِمَ عَلَيْنَا صَبَرْنَا وَ اِذَاسِيءَ اِلَيْنَا عَفَوْنَا فَيَقُوْلُوْنَ لَهُمُ الْجَنَّةُ فَهِيَ جَزَآءُ الْعَامِلِيْنَ ثُمَّ يُنَادِيْ مُنَادٍ اَيْنَ اَهْلُ الصَّبْرِ فَيَقُوْمُ اُنَاس'' وَّ هُمْ يَسِيْرُوْنَ

جوان جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتا ہے اور وہ دو شخص جو اللہ کی رضا جوئی کے لئے آپس میں محبت کرتے ہیں اور وہ شخص جسے حسن و جمال والی عورت نے برائی کی طرف بلایا تو اس نے کہا بے شک میں اللہ رب العلمین سے ڈرتا ہوں اور وہ شخص جس نے اللہ کا ذکر بلا ریاء کیا اور اس کی آنکھیں اللہ کے خوف میں آنسو بہاتی تھیں اور وہ آدمی جس نے اپنے دائیں ہاتھ سے پوشیدہ صدقہ کیا یہاں تک کہ اس کے بائیں کو پتہ نہ چلا جو دائیں نے خرچ کیا اور وہ آدمی جس کا دل مسجد سے لگا رہا کہ جب اس سے نکلے تو بے چین رہے یہاں تک اس کی طرف لوٹے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ مخلوق کو جمع فرمائے گا تو ندا دینے والا ندا دے گا اہل فضیلت کہاں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پس اہل فضیلت لوگ کھڑے ہو جائیں گے اور وہ جنت کی طرف جلدی چلیں گے تو ملائکہ انہیں ملیں گے اور کہیں گے ہم تمہیں تیزی سے جنت کی طرف جاتے دیکھ رہے ہیں تو یہ بتاؤ کہ تم کون لوگ ہو وہ کہیں گے ہم اہل فضیلت ہیں تو فرشتے پوچھیں گے تمہاری فضیلت کیا تھی وہ بتائیں گے جب ہم پر ظلم ہوتا تو ہم صبر کرتے اور جب ہم سے بدسلوکی ہوتی تو ہم درگزر کرتے فرشتے کہیں گے جنت نیک کاروں ہی کی جزا ہے پھر منادی ندا کرے گا کہ صبر والے کہاں ہیں پس اہل صبر کھڑے ہو جائیں گے اور وہ جنت کی طرف جلدی چلیں گے۔

سِرَاعًا اِلَی الْجَنَّۃِ فَتَلَقَّتْھُمُ الْمَلٰئِکَۃُ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّا نَرٰکُمْ اِلَی الْجَنَّۃِ سِرَاعًا فَمَنْ اَنْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ نَحْنُ اَھْلُ الصَّبْرِ فَیَقُوْلُوْنَ مَا کَانَ صَبْرُکُمْ فَیَقُوْلُوْنَ کُنَّا نَصْبِرُ عَلٰی طَاعَۃِ اللّٰہِ وَ نَصْبِرُ عَنْ مَّعَاصِی اللّٰہِ فَیَقُوْلُوْنَ لَھُمْ اُدْخُلُوا الْجَنَّۃَ ثُمَّ یُنَادِیْ مُنَادٍ اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰہِ فَیَقُوْمُ اُنَاس'' وَّ ھُمْ یَسِیْرُوْنَ اِلَی الْجَنَّۃِ سِرَاعًا فَتَلَقَّتْھُمُ الْمَلٰئِکَۃُ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّا نَرٰکُمْ سِرَاعًا اِلَی الْجَنَّۃِ فَمَنْ اَنْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ نَحْنُ مُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰہِ فَیَقُوْلُوْنَ مَاکَانَ تَحَابُّکُمْ فِی اللّٰہِ یَقُوْلُوْنَ کُنَّا نَتَحَابُّ فِی اللّٰہِ وَ نَتَبَاذَلُ فِی اللّٰہِ فَیَقُوْلُوْنَ لَھُمْ اُدْخُلُوا الْجَنَّۃَ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَیُوْضَعُ الْمِیْزَانُ لِلْحِسَابِ بَعْدَ دُخُوْلِ ھٰؤُلَآءِ الْجَنَّۃَ وَاَمَّا لِوَاءُ الْحَمْدِفَوْقَ السَّمٰوٰتِ فَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْ صِفَۃِ لِوَآءِ الْحَمْدِ وَ طُوْلِہٖ فَقَالَ طُوْلُہٗ مَسِیْرَۃُ اَلْفِ سَنَۃٍ وَّ مَکْتُوْب''

اور انہیں ملائکہ ملیں گے اور کہیں گے کہ تحقیق ہم تمہیں جنت کی طرف جلدی جاتے دیکھتے ہیں یہ بتاؤ تو تم کون ہو وہ بتائیں گے ہم اہل صبر ہیں فرشتے پوچھیں گے تمہارا صبر کیا تھا وہ بتائیں گے کہ ہم اللہ کی اطاعت اور معصیت پر صبر کرتے تھے پس ملائکہ انہیں کہیں گے کہ تم جنت میں چلے جاؤ پھر منادی ندا کرے گا کہ کہاں ہیں اللہ کے لئے محبت کرنے والے تو کچھ لوگ کھڑے ہو کر جنت کی طرف جلدی سے چل پڑیں گے پس فرشتے ان سے ملیں گے اور کہیں گے ہم تمہیں جنت کی طرف جاتے دیکھتے ہیں یہ تو

بتاؤ تم کون ہو پس وہ بولیں گے ہم اللہ کے لئے محبت کرنے والے ہیں تو ملائکہ پوچھیں گے بتاؤ تمہاری اللہ کے لئے محبت کیا تھی کہیں گے ہم اللہ کے لئے دوستی کرتے اور اللہ کے لئے خرچ کرتے تھے پھر فرشتے انہیں کہیں گے تم جنت میں داخل ہو جاؤ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور ان کے جنت میں داخل ہونے کے بعد حساب کے لئے میزان رکھا جائے گا فرمایا اور لوائے حمد آسمانوں کے اوپر ہوگا

(**لوائے حمد کی صفت**) پس رسول اللہ ﷺ سے لوائے حمد کی صفت اور طول کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس کا طول ہزار برس چلنے کی راہ ہے اور اس پر لکھا ہے۔

عَلَيْهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ'' رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ عَرْضُه' مَابَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ سِنَانُه' مِنْ يَّاقُوْتٍ حَمْرَآءَ وَقَبْضَتُه' مِنْ فِضَّةٍ بَيْضَآءِ وَ زَبَرْجَدٍ خَضْرَآءَ وَلَه' ثَلٰثَةُ ذَوَآئِبَ مِنَ النُّوْرِ ذَآئِبَةٌ'' فِي الْمَغْرِبِ وَ ذَآئِبَةٌ'' فِي الْمَشْرِقِ وَذَآئِبَةٌ'' فِيْ وَسَطِ الدُّنْيَا وَ مَكْتُوْبٌ'' عَلَيْهَا ثَلٰثُ اَسْطُرٍ اَلسَّطْرُ الْاَوَّلُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالسَّطْرُ الثَّانِيْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالسَّطْرُ الثَّالِثُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ'' رَّسُوْلُ اللّٰهِ. وَكُلُّ سَطْرٍ مَّسِيْرَةُ اَلْفِ سَنَةٍ وَّ عِنْدَه' سَبْعُوْنَ اَلْفَ لِوَآءٍ تَحْتَ كُلِّ لِوَآءٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ صَفٍّ مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ وَ فِيْ كُلِّ صَفٍّ خَمْسَمِأَةِ اَلْفِ مَلَكٍ يُّسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ وَ يُقَدِّسُوْنَه' وَقَالَ مُحَمَّدُ نِ الْجُرْجَانِيُّ فِيْ مَعْنٰى لِوَاءِ الْحَمْدِ بِيَدَيَّ اِذَاكَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ كَانَ اللِّوَاءُ مَضْرُوْبًا وَّالْمُؤْمِنُوْنَ حَوْلَ لِوَآئِهٖ مِنْ لَّدُنْ اٰدَمَ اِلٰى قِيَامِ

السَّاعَةِ وَيَكُوْنُ الْكُفَّارُ فِىْ نَاحِيَةٍ مِّنَ النَّارِ مَادَامَ لِوَآءُ الْحَمْدِ مَضْرُوْبًا وَّاِذَا حُوِّلَ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ: اوراس کا عرض آسمان وزمین کے درمیان کی خلاء کے برابر ہے۔ اوراس کے نوک سرخ یاقوت سے ہےاوراس کا قبضہ سفید چاندی اور سبز زبرجد سے ہےاوراس کے تین گیسونور سے ہیں ایک گیسو جانب مغرب اوردوسرا جانب مشرق اور تیسرا اوسط دنیا میں اوراس پہ تین سطریں لکھی ہیں سطر اول پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اوردوسری سطر پرالحمد للہ رب العلمین اور تیسری سطر پرلکھا ہے۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اوران میں ہر سطر ایک ہزار سال چلنے کی مسافت کے برابر ہوگی اوراس کےقریب ستر ہزار جھنڈے ہونگے اور ہر جھنڈے کے نیچے ستر ہزار ملائکہ کی صفیں ہونگی اور ہر صف میں پانچ لاکھ فرشتے ہونگے جوسب اللہ کی تسبیح وتقدیس بیان کرتے ہونگے اورامام محمد جرجانی رحمتہ اللہ علیہ نے نبی پاک ﷺ کے اس ارشاد کی لواءحمد میرے ہاتھ میں ہوگا کی شرح میں فرمایا جب روز قیامت ہوگا تو لوائے حمد نصب کیا جائے گا اورآدم علیہ السلام سے قیامت تک کے تمام مومنین جھنڈا کے اردگرد جمع ہونگے اور کفار آگ کے کنارے رہیں گے جب تک جھنڈا نصب رہا اور جب لوائے حمد گھمایا جائے گا تو کفار دوزخ کی طرف چلائے جائیں گے۔

الْلِوَآءُ فَحِ يُسَاقُ الْكُفَّارُ اِلَى النَّارِ وَ فِىْ الْخَبْرِ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يُنْصَبُ لِوَآءُ الصِّدْقِ لِاَبِىْ بَكْرِن الصِّدِّيْقِ وَ كُلُّ صِدِّيْقٍ تَحْتَ لِوَآئِه وَ لِوَآءُ الْعَدْلِ لِعُمَرَ وَ كُلُّ عَادِلٍ تَحْتَ لِوَآءٍ لِوَآءُ السَّخَاوَةِ لِعُثْمَان

وَکُلُّ سَخِیٍّ تَحْتَ لِوَآئِہٖ وَلِوَآءُ الشَّھَادَۃِ لِعَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ وَ کُلُّ شَھِیْدٍ تَحْتَ لِوَآئِہٖ وَلِوَآءُ الْفِقْہِ لِمُعَاذِبْنِ جَبَلٍ وَّکُلُّ فَقِیْہٍ تَحْتَ لِوَآئِہٖ وَلِوَاءُ الزُّھْدِ لِاَبِیْ ذَرٍ وَکُلُّ زَاھِدٍ تَحْتَ لِوَآئِہٖ وَ لِوَآءُ الْفَقْرِ لِاَبِی الدَّرْدَاءِ وَکُلُّ فَقِیْرٍ تَحْتَ لِوَآئِہٖ وَلِوَاءُ الْقِرَآءَۃِ لِاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ وَّکُلُّ قَارِیٍ تَحْتَ لِوَآئِہٖ وَلِوَآءُ الْاَذَانِ لِبِلَالٍ وَکُلُّ مُؤَذِّنٍ تَحْتَ لِوَآئِہٖ وَلِوَآءُ الْمَقْتُوْلِ ظُلْمًا لِحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ وَکُلُّ مَقْتُوْلٍ ظُلْمًا تَحْتَ لِوَآئِہٖ فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی یَوْمَ نَدْعُوْا کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِھِمْ وَ فِی الْخَبْرِ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ یَقُوْمُ الْخَلَائِقُ وَیَشْتَدُّبِھِمُ الْعَطْشُ وَ یَھْجَمُھُمُ الْعَرَقُ وَیَکُوْنُوْنَ فِیْ

اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب روز قیامت ہوگا تو لوائے صدق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے نصب کیا جائے گا اور ہر صدیق اس کے جھنڈے کے نیچے ہوگا اور عدل کا جھنڈا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے نصب کیا جائے گا اور ہر عادل اس کے جھنڈے کے نیچے ہوگا اور سخاوت کا جھنڈا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے نصب کیا جائے گا اور ہر سخی ان کے جھنڈے کے نیچے ہوگا اور شہادت کا جھنڈا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لئے نصب کیا گیا اور ہر شہید جھنڈے کے نیچے ہوگا اور فقہ کا جھنڈا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے لئے نصب کیا جائے گا اور ہر فقیہ اس کے جھنڈے کے نیچے ہوگا اور زہد کا جھنڈا ابوذر کے لئے نصب کیا جائے گا اور ہر زاہد اس کے جھنڈے کے نیچے ہوگا اور فقر کا جھنڈا ابودرداء کے لئے نصب کیا جائے گا اور

ہر فقیر اس کے جھنڈے کے نیچے ہوگا اور قرات کا جھنڈا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے لئے نصب کیا جائے گا اور ہر قاری اس کے جھنڈا کے نیچے ہوگا اور اذن کا جھنڈا بلال رضی اللہ عنہ کے لئے نصب کیا جائے گا اور ہر موذن ان کے جھنڈے کے نیچے ہوگا اور ظلما مقتول کا جھنڈا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے نصب کیا جائے گا اور ہر ظلما مقتول ان کے جھنڈے کے نیچے ہوگا پس یہ بیان اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا مصداق ہے کہ جس دن ہم ہر گروہ کو ان کے امام کے ساتھ بولائیں گے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب روز قیامت ہوگا تو سب مخلوق کھڑی ہوگی تو پیاس ان کو سخت ہوگی اور پسینہ ان کے گرد جمع ہوگا اور وہ حیرت میں ڈوبے ہونگے

حیرۃٍ فَیَبْعَثُ اللّٰہُ تَعَالٰی جِبْرَآئِیلَ اِلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی لِجِبْرَآئِیلَ یَا جِبْرَآئِیلُ قُلْ لِمُحَمَّدٍ یَقُوْلُ لِاُمَّتِہٖ حَتّٰی یَدْعُوْنَنِیْ بِالاِسْمِ الَّذِیْ کَانُوْا یَدْعُوْنَنِیْ بِہٖ فِی الدُّنْیَا عِنْدَ الشَّدَآئِدِ فَیُنَادِیْ اِلْاُمَّۃُ الْمُحَمَّدِیَّۃُ بِلِسَانٍ وَّاحِدٍ وَّ یَقُوْلُوْنَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَحِ یَقْضِی اللّٰہُ الْقَضَآءَ بَیْنَ الْخَلَائِقِ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی لِسَآئِرِ الْاُمَمِ لَوْلَمْ یَکُنْ ذِکْرُ الْمُحَمَّدِیَّۃِ لِیْ بِھٰذَا لِاسْمِ لَاَبْقَیْتُ الْقَضَاءَ عَلَیْکُمْ اَلْفَ عَامٍ ثُمَّ یَقْضِی اللّٰہُ تَعَالٰی بَیْنَ الْوُحُوْشِ وَالطُّیُوْرِ وَالْبَھَآئِمِ حَتّٰی اَنَّہٗ یَقْتَصُّ لِلْجَمَّآءِ مِنْ ذَاتِ الْقَرْنِ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی لِلْوُحُوْشِ وَالطُّیُوْرِ وَالْبَھَآئِم کُوْنُوْا تُرَابًا فَیَکُوْنُوْا تُرَابًا فعند ذٰلک یَقُوْلُ الْکٰفِرُ یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا قَالَ مُقَاتِل "عشرۃ" من

الْحَيْوَانِ فِیْ الْجَنَّةِ نَاقَةُ صَالِحٍ وَّ عِجْلُ حِمَارُ اِبْرٰهِیْمَ وَ کَبْشُ اِسْمٰعِیْلَ وَ بَقَرَۃُ مُوْسٰی وَ حُضْرتُ یُوْنُسَ وَ حِمَارَ عُزَیْرٍ وَ نَمْلَۃُ سُلِیْمَانَ

اور پھر اللہ تعالی جبریل علیہ السلام کو حضرت محمد ﷺ کے پاس بھیجے گا پس االلہ تعالی جبریل سے فرمائے گا کہ اے جبریل محمد ﷺ کو کہے دو کہ وہ اپنی امت سے فرمادے کہ مجھے میرے اس نام سے پکاریں جس سے مجھے دنیا میں سختیوں کے وقت پکارتے تھے تو امت محمدیہ سب ایک ہی زبان بولیں گے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں گے اور اس وقت اللہ مخلوق کے درمیان فیصلہ فرمادے گا اس کے بعد اللہ تعالی سب امتوں سے فرمائے گا اگر امت محمدیہ مجھے اس نام سے نہ پکارتی تو میں تم پر ہزار سال تک فیصلہ نہ کرتا۔ پھر اللہ تعالیٰ وحشی جانوروں اور پرندوں اور چوپاؤں کے درمیان فیصلہ فرمائے گا یہاں تک کہ اللہ تعالی بدلہ لے گا بے سینگ والے جانور کا سینگ والے سے اگر اس نے اسے مارا ہوگا۔ پھر اللہ تعالی وحشی جانوروں اور پرندوں اور چوپاؤں سے فرمائے گا مٹی ہو جاؤ تو اسی وقت مٹی ہو جائیں گے اور کفار کہیں گے کاشکہ ہم مٹی ہوتے (دس جنتی حیوان) حضرت مقاتل رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ حوانات میں سے دس جنت میں جائیں گے صالح علیہ السلام کی اونٹنی اور ابراہیم علیہ السلام کا بچھڑا اور اسماعیل علیہ السلام کا دنبہ اور موسی علی السلام کی گائے اور یونس علیہ السلام کی مچھلی اور عزیز علیہ السلام کا گدھا سلیمان علیہ السلام کی چیونٹی اور بلقیس کا ہدہد

وَهُدُ هُدَ بلْقِيسَ وَ نَاقَةُ مُحَمَّدَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ كَلْبُ

اَصْحَابِ الْكَهْفِ يُصَوِّرُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى صُوْرَةِ كَبْشٍ وَّ يُدْخِلُهٗ فِي الْجَنَّةِ اَلَاتَرٰى اَنَّ الْكَلْبَ اِذَا دَخَلَ وَسْطَ الْاَحِبَّآءِ فَلَمْ يُطْرِدُوْهُ وَ الْعَاصِيْ اِذَا دَخَلَ فِيْ كَهْفِ التَّوْحِيْدِ مُدَّةَ خَمْسِيْنَ سَنَةً فَكَيْفَ اَطْرُدُهٗ عَنِ الرَّحْمَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاسْمُ الْكَلْبِ زَائِلٌ'' عَنْهُ وَ يُسَمُّوْنَهٗ فَرَاوَنَ وَقِيْلَ حِرْمَانَ وَ قِيْلَ قِطْمِيْرٍ وَّ يَكُوْنُ لَوْنُهٗ اَصْفَرَ وَ قِيْلَ يُؤْتٰى بِعَالِمٍ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ عُلَمَآءِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ فَيَقِفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَاجِبْرَآئِيْلُ خُذْبِيَدِهٖ وَاذْهَبْ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ فَيَاْخُذُ جِبْرَآئِيْلُ بِيَدِهٖ وَيَاْتِيْ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى شَاطِئِ الْحَوْضِ يَسْقِي النَّاسَ بِالْاٰنِيَةِ فَيَقُوْمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ وَ يَسْقِي الْعَالِمَ بِكَفِّهٖ فَيَقُوْلُ النَّاسُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ تَسْقِيْنَا بِالْاٰنِيَةِ وَ تَسْقِي الْعَالِمَ بِكَفِّكَ

اور حضور علیہ السلام کی اُمتی اور اصحاب کھف کا کتا کہ اللہ تعالیٰ اس کی شکل دنبے کی صورت پر کردے گا اور اس کو جنت میں داخل فرمائے گا کیا تو نہیں دیکھتا کہ تحقیق کتا جب دوستوں میں داخل ہوا تو انہوں نے اسے نہ بھگایا اور گنہگار جب داخل رہا توحید کی پناہ گاہ میں عرصہ پچاس سال تو اللہ روز قیامت اسے اپنی رحمت سے کیسے بھگائے گا اور اس کا نام کتا اس سے زائل ہو گیا اور اس کا نام فروان رکھا گیا ہے اور حرمان بھی کہا گیا ہے اور قطمیر بھی کہا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ رنگ اس کا زرد ہوگا۔ (**عالم دین کا مقام**) اور روایت کیا گیا ہے کہ

روز قیامت امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علماء سے ایک عالم لایا جائے گا تو اللہ فرمائے گا اے جبرئیل اس کا ہاتھ پکڑ واور نبی علیہ کے پاس لیجاؤ اور آپ اس وقت حوض کے کنارے پر لوگوں کو برتنوں میں پلاتے ہوں گے پس جبریل اس کا ہاتھ تھام کر حضور علیہ کے پاس لائیں گے۔ پس رسول اللہ علیہ اٹھ کر اسے اپنے دست مبارک کے چلو سے پلائیں گے تو لوگ عرض گزار ہوں گے یا رسول اللہ آپ نے ہمیں برتنوں کے ساتھ پلایا اور اس عالم کو اپنے چلو سے پلاتے ہو۔

فَیَقُوْلُ نَعَمْ لِاَنَّ النَّاسَ کَانُوْا مُشْتَغِلِیْنَ فِی الدُّنْیَا بِالتِّجَارَاۃِ الْعَالِمُوْنَ مُشْتَغِلُوْنَ بِالْعِلْمِ قَالَ اُلْفَقِیْہُ اَبُوا الَّیْثِ السَّمَرْقَنْدِیُّ فُضَلُ الْاَعْمَالِ مَوَالَاتُ الْاَوْلِیَآءِ وَمُعَادَاتُ الْاَعْدَآءِ وَعَلٰی ھٰذَا جَآءَ فِی الْخَبَرِ اَنَّ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ نَاجٰی رَبَّہ' فَقَالَ لَہُ الرَّبُّ ھَلْ عَمِلْتَ لِیْ قَطُّ قَالَ اِلٰھِیْ صَلَّیْتُ وَ صُمْتُ وَ حَمِدْتُّ لَکَ وَ تَصَدَّقْتُ لِاَجْلِکَ وَ سَبَّحْتُ لَکَ حَجَجْتُ لَکَ وَ قَرَءْ تُ لَکَ کِتَابَکَ وَ ذَکَرْتُکَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰمُوْسٰی اَمَّا الصَّلٰوۃُ فَلَکَ بُرْھَانٌ'' وَّ اَمَّا الصَّوْمُ فَلَکَ جُنَّۃٌ'' وَّ اَمَّا الصَّدَقَۃُ فَلَکَ ظِلٌّ'' وَّ اَمَّا التَّسْبِیْحُ فَلَکَ اَشْجَارٌ'' فِی الْجَنَّۃِ وَ اَمَّا قِرَآءَ تُکَ کِتَابِیْ فَلَکَ حُوْرٌ'' وَّ قُصُوْرٌ'' وَّ اَمَّا ذِکْرُکَ فَنُوْرٌ''لَّکَ فَھٰذَا کُلُّہ' لَکَ یٰمُوْسٰی فَاَیَّ عَمَلٍ عَمِلْتَ لِیْ فَقَالَ دُلَّنِیْ یَارَبِّ عَلٰی عَمَلِکَ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَامُوْسٰی ھَلْ وَالَیْتَ اَوْلِیَآءِ یْ قَطُّ وَ ھَلْ عَادَیْتَ اَعْدَآءِ یْ قَطُّ

فَعَلِمَ مُوْسٰى اَنَّ اَفْضَلَ الْاَعْمَالِ اَلْحُبُّ

آپ فرمائیں گے اس لئے کہ لوگ دنیا میں تجارت کے ساتھ مشغول رہے اور علماء علم کے ساتھ مشغول رہنے والے ہیں۔ اور فقیہ الواللیث سمرقندی نے فرمایا کہ سب سے اچھا عمل اولیاء اللہ سے دوستی اور اللہ کے دشمنوں سے دشمنی رکھنا ہے اور اسی طرح حدیث میں آیا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے مناجات کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ کیا کبھی تو نے میرے لئے کوئی عمل کیا ہے اس نے عرض کی الٰہی میں نے تیرے لئے نماز پڑھی اور روزہ رکھا اور تیری حمد کی اور تیرے لئے صدقہ دیا اور تیری تسبیح کی اور تریے لئے حج کیا اور تیری کتاب کو پڑھا اور تیرا ذکر کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ نماز تو تیرے لئے دلیل ہے اور روزہ تیرے لئے ڈھال ہوگا اور بر حال صدقہ پس تیرے لئے سایہ ہوگا اور تسبیح سے تیرے لئے جنت میں درخت ہوں گے اور تیرا میری کتاب پڑھنے کا بدلہ جنت میں حوریں اور محلات ہیں اور میرا ذکر تیرے لئے نور ہوگا تو اے موسیٰ ان سب کاموں کا فائدہ تجھے ہے پس آپ بتائیں کہ میرے لئے کونسا عمل ہے جو تو نے کیا ہو تو موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے میرے پروردگار مجھے بتا کہ تیرے لئے کون سا عمل ہے (**اللہ کے ولی سے محبت اور دشمن سے عداوت اصل اعمال ہے**) اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ تو نے کبھی میرے ولیوں سے دوستی کی اور میرے دشمنوں سے دشمنی رکھی پس حضرت موسیٰ علیہ السلام سمجھ گئے کہ بلا شبہ سب اعمال سے افضل عمل اللہ کی رضا میں محبت کرنا

فِی اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰهِ ثُمَّ یَقْضِیْ بَیْنَ الْخَلَآئِقِ اِذَا وَقَفُوْا بَیْنَ یَدَیْ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ فَیُقَالُ اَیْنَ اَصْحٰبُ الْمَظَالِمِ فَیُنَادُوْنَ رَجُلًا فَیُؤْخَذُ مِنْ حَسَنَاتِه وَ یُدْفَعُ اِلٰی مَنْ ظَلَمَه یَوْمَ لَا دِیْنَارًا وَّ لَا دِرْهَمًا

فَلاَ یَزَالُ یَستَوفُونَ حَسَنَاتِہٖ حَتّٰی لاَ یَبقٰی حَسَنَۃٌ" فَیُؤخَذُ مِنْ سَیّاتِہٖ فَرُدَّ عَلَیہِ فَاِذَا فَرَغَ مِنْ حَسَنَاتِہٖ یُقَالُ لَہٗ ارجِعْ اِلٰی اُمِّکَ الْھَاوِیَۃِ فَاِنَّہٗ، لاَ ظُلْمَ الْیَوْمَ اِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ یَعْنِی سَرِیْعَ الْمَجَازَاتِ وَعَلٰی ھٰذَا فِی الْخَبَرِ اَوحَی اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی مُوسٰی قُلْ لِقَومِکَ اِفْعَلُوا خَصْلَۃً وَّاحِدَۃً اُدخِلُھُمُ الْجَنَّۃَ قَالَ وَ مَا ھِیَ قَالَ اَنْ یُّرْضُوہُ خُصَمَآءَ ھُمْ قَالَ اِلٰھِیْ اِنْ کَانُوا قَدْمَا تُوا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰمُوسٰی فَاِنِّیْ حَیٌّ" لَا یَمُوتُ فَلْیُرْضُونِیْ قَالَ کَیْفَ یُرْضُونَکَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِاَرْبَعَۃِ اَشْیَآءَ بِنَدَامَۃِ الْقَلْبِ وَالْاِسْتِغْفَارِ بِاللِّسَانِ وَدُمُوْعِ الْعَیْنِ وَخِدْمَۃِ الْجَوَارِحِ بَاب" فِی ذِکْرِ قُرْبِ الْجَنَّۃِ قَالَ

اور اللہ کی رضا میں دشمنی رکھتا ہے پھر وہ مخلوق کے درمیان فیصلہ فرمائے گا جب وہ رب العلمین کی بارگاہ میں کھڑے ہونگے پھر فرمایا جائے گا کہاں ہیں ظلم کرنے والے تو فرشتے ایک ظالم شخص کو بلائیں گے تو اس کی نیکیوں سے لیکر ستم رسیدہ کو دی جائیں گی جس دن کہ دینار درہم نہ ہوں گے پس پھر ظلم رسیدہ کی بدیاں اس پر ڈالی جائیں گی تو جب وہ نیکیاں سے خالی ہاتھ ہو جائے گا اسے کہا جائے گا کہ لوٹ تو اپنی مادر ہاویہ کی طرف پس آج دن ظلم نہ ہوگا بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے یعنی جلد بدلے لینے والا اور اسی بناء پر حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی کہ اپنی امت سے فرما دیجئے کہ تم ایک کار خیر کرو میں جنت میں داخل کرلوں گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی وہ کار خیر کیا ہے فرمایا وہ یہ کہ حقوق والوں کو راضی کرلیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اگر وہ فوت ہو چکے ہوں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ بے شک میں تو زندہ ہوں اور کبھی نہیں مروں گا پس

انہیں چاہیے کہ مجھے راضی کر لیں عرض کی یا اللہ تجھے کیسے راضی کریں اللہ تعالیٰ نے فرمایا چار چیزوں سے ندامت دل اور استغفار زبان اور آنکھ کے آنسو اور طاعت اعضاء کے ساتھ۔

باب نمبر ۲۸ (جنت قریب ہونے کے بیان میں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اَللّٰہُ تَعَالٰی وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَبُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ لِلْغٰوِیْنَ وَفِی الْخَبَرِ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا جِبْرَآئِیْلُ قَرِّبِ الْجَنَّۃَ لِلْمُتَّقِیْنَ وَبَرِّزَتِ الْجَحِیْمَ لِلْغٰوِیْنَ فَیُقَرَّبُ الْجَنَّۃُ اِلٰی یَمِیْنِ الْعَرْشِ وَالْجَحِیْمُ اِلٰی یَسَارِ الْعَرْشِ ثُمَّ یُمَدُّ الصِّرَاطُ عَلَی النَّارِ وَیُنْصَبُ الْمِیْزَانُ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰہُ اَیْنَ صَفِیِّ آدَمُ وَاَیْنَ خَلِیْلِیْ اِبْرَاھِیْمُ وَآیْنَ کَلِیْمِیْ مُوْسٰی وَاَیْنَ رُوْحِیْ عِیْسٰی وَاَیْنَ حَبِیْبِیْ مُحَمَّدُنِ الْمُصْطَفٰی قِفُوْا عَنْ یَّمِیْنِ الْمِیْزَانِ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا رِضْوَانُ افْتَحْ اَبْوَابَ الْجِنَانِ وَیَا مَالِکُ افْتَحْ اَبْوَابَ النِّیْرَانِ ثُمَّ یَجِیْءُ مَلَکُ الرَّحْمَۃِ مَعَ الْحُلَلِ وَمَلَکُ الْعَذَابِ مَعَ السَّلَاسِلِ وَالْاَ غْلَالِ وَالْاَ ثْوَابِ مِنَ الْقِطْرَانِ وَیُنَادِیْ مُنَادٍ یَّا مَعْشَرَ الْخَلَائِقِ اُنْظُرُوْا اِلَی الْمِیْزَانِ فَاِنَّہٗ یُوْزَنُ عَمَلَ فُلَانِ اِبْنِ فُلَانٍ ثُمَّ یُنَادِیْ مُنَادٍ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ خُلُوْدٌ لَّکُمْ لَا مَوْتَ فِیْھَا وَیَا اَھْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ لَکُمْ لَا مَوْتَ فِیْھَا فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی وَاَنْذِرْھُمْ

اور جب پرہیزگاروں کے لئے جنت قریب کر دی جائے گی اور گمراہوں کے لئے جہنم ظاہر کر دی جائے گی اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے

گا اے جبریل جنت پرہیزگاروں سے قریب کردو اور جہنم گمراہوں کے لئے ظاہر کردو پس جنت عرش کے دائیں قریب کی جائے اور جہنم عرش کے بائیں پھر صراط جہنم کے دھانے بچھادی جائے گی اور میزان قائم کردیا جائے گا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہاں ہے میرا صفی آدم اور کہاں ہے میرا خلیل ابراہیم اور کہاں ہے میرا کلیم موسیٰ اور کہاں ہے میرا روح عیسیٰ اور کہا ں ہے میرا حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سب میزان کی دائیں جانب کھڑے ہو جاؤ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے رضوان جنت کے دروازے کھول دو اور اے مالک فرشتہ جہنم کے در وازے کھول دے اور پھر رحمت کا فرشتہ جنتی خلعتیں لیکر آئے گا اور عذاب کا فرشتہ زنجیروں اور طوق اور قطران کے لباس لے کر آئے گا اور منادی ندا کرے گا کہ اے گروہ خلق میزان کو دیکھو پس وہ فلاں بن فلاں کے عمل تول رہا ہے پھر منادی ندا کریگا کہ اے اہل جنت تمہارے لئے ہمیشگی ہے کہ جنت میں موت نہیں پس اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ۔ اے محبوب انہیں ڈرا افسوس وپشیمانی کے دن سے جب کام پورا ہو جائے گا۔

يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ بَابُ فِيْ ذِكْرِ اَعْظَمِ السَّاعَةِ عَلَى الْعَبْدِ فِي الدُّنْيَا عِنْدَ خُرُوْجِ رُوْحِهِ اِذَا شَخَصَتْ عَيْنَاهُ وَانْتَشَرَتْ مِنْخَرَاهُ وَتَسَاقَطَتْ شَفَتَاهُ وَاَصْفَرَّتْ خَدَّاهُ وَاَخْضَرَّتْ اَظْفَارُهُ وَعَرِقَ جَبْهَتَهُ وَاشْتَدَّتْ حَالُهُ وَاَعْضَآءُهُ وَانْعَقَدَ لِسَانُهُ وَلَا يُجِيْبُ جَوَابًا وَّلَا يَرُدُّ كَلَامًا وَّقَدْ عَايَنَ بِمَا قَدَّمَ عَلَى مَا خَلَّفَ مِنْ اَمْوَالِهِ وَبَطَلَ مَا سَلَفَ مِنْ اَحْوَالِهِ وَاسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ وَانْقَطَعَتْ اٰمَالُهُ وَبَعُدَتْ مِنْهُ اَجْزَاؤُهُ وَتَفَرَّقَ عَنْهُ اَقْرِبَآؤُهُ وَوَدَّعَهُ الْمَلَكَانِ فَيَبْقٰى مُتَغَيِّرًا اَقَدْ تَغَيَّرَتْ عَقْلُهُ وَيَتَمَكَّنُ الشَّيْطٰنُ مِنِ اخْتِلَاسِهِ فَتِلْكَ السَّاعَةُ عَظِيْمَةٌ عَلَيْهِ

وَقَدْ اُغْلِقَ بَابُ التَّوْبَةِ فَافْضَلُ مَا يَقُوْلُ فِيْ ذٰلِکَ الْوَقْتِ کَلِمَةُ الشَّهَادَةِ وَاَمَّا اَعْظَمُ السَّاعَةِ تَرِدُ عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرَةِ اِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ وَبُعِثَ مَا فِی الْقُبُوْرِ وَتَعَلَّقَ الْمَظْلُوْمَ بِالظَّالِمِ وَیَکُوْنُ

باب نمبر ۲۹ (روح نکلتے وقت دنیا میں بندہ پر مشکل گھڑی کے بیان میں) جب اس کی آنکھیں کھلی رہے جائیں گے اور اس کے ناک کے سوراخ کشادہ ہو جائیں گے اور اس کے ہونٹ لٹکتے ہوں گے اور اس کے رخسار زرد پڑ جائیں گے اور اس کے ناخن سبز ہو جائیں گے اور اس کی پیشانی پسینہ بہاتی ہوگی اور اس کا حال سخت ہوگا اور زبان اس کی رک جائے گی اور نہ جواب دے سکے گا اور نہ کلام کر سکے گا اور دیکھے گا جو آگے بھیجا اور جو اپنے مالوں سے پیچھے چھوڑا اور اس کے گزرے احوال باطل ہو جائیں گے اور اس کے بدن کے اجزاء متفرق ہو جائیں گے اور اس کے اہل قرابت جدا ہو جائیں گے اور اُسے دونوں فرشتے چھوڑ جائیں گے پس وہ متحیر و پریشان رہے جائے گا اور اس کی عقل متغیر ہو جائے گی اور شیطان اس کا ایمان چھیننے پر قادر ہوگا تو وہ وقت اس پر بہت مشکل ہوگا اور توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا پس افضل ہے کہ اس وقت بندہ کلمہ پڑھتا رہے اور بر حال مشکل وقت بندہ پر قیامت کو وہ ہے جب صور پھونکا جائے گا اور لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے اور مظلوم ظالم سے لٹک رہا ہوگا اور فرشتے گواہ ہوں گے۔

الشُّهُوْدُ الْمَلٰئِکَةُ وَالسَّآئِلُ هُوَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَالْعَذَابُ فِیْ جَهَنَّمَ وَالنَّعِیْمُ فِی الْجَنَّةِ وَتَضَعُ کُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَی النَّاسَ سُکَارٰی وَمَا هُمْ بِسُکَارٰی وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِیْدٌ وَتَرَی الْوِلْدَانَ الْوِلْدَانَ شِیْبًا فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنْ کَانَتْ اِلَّا

صَیْحَةً وَّاحِدَةً اَلْاٰیَۃَ وَسِیْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی جَھَنَّمَ زُمَرًا. وَ سِیْقَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّھُمْ اِلَی الْجَنَّۃِ زُمَرًا، وَیُقَالُ یَشْھَدُ عَلَیْکَ سَبْعَۃُ شُھُوْدٍ اَلْمَکَانُ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَھَا وَالزَّمَانُ کَمَا جَآءَ فِی الْخَبْرِ وَیُنَادِیْ الزَّمَانُ کُلَّ یَوْمٍ اَنَا یَوْمٌ'' جَدِیْدٌ'' وَّ اَنَا مَا تَعْمَلُ شَھِیْدٌ'' وَاللِّسَانُ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَوْمَ تَشْھَدُ عَلَیْھِمْ اَلْسِنَتُھُمْ وَ اَیْدِیْھِمْ وَاَرْجُلُھُمْ وَالْمَلَکَانِ قَالَ اللّٰہ تَعَالٰی وَاِنَّ عَلَیْکُمْ لَحٰفِظِیْنَ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ، وَالدِّیْوَانُ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ھٰذَا کِتٰبُنَا یَنْطِقُ عَلَیْکُمْ بِالْحَقِّ وَالرَّحْمٰنُ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَّا کُنَّا عَلَیْکُمْ

اور سوال کرنے والا خود اللہ تعالیٰ ہوگا اور عذاب دوزخ میں تیار ہوگا اور نعمتیں جنت میں اور ہر حاملہ کا حمل گر جائے گا اور لوگوں کو نشے میں دیکھے گا حالانکہ وہ نشے میں نہ ہونگے اور لیکن اللہ کا عذاب سخت ہے اور اس روز تو لڑکوں کو بوڑھا دیکھے گا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے نہیں ہے قیامت مگر ایک چیخ الآیہ ارشاد ہے۔ اور چلائے جائیں گے کفار جہنم کی طرف گروہ در گروہ اور چلائے جائیں وہ جو اپنے رب سے ڈرے جنت کی طرف جماعت در جماعت اور کہا گیا ہے کہ۔ اے انسان گواہ دینگے تجھ پر سات گواہ دو فرشتے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جس دن زمین اپنی خبریں خود بتائے گی اور زبان گواہی دے گی جیسے کہ حدیث میں آیا ہے اور ندا دیتا ہے زمان ہر دن کہ میں نیا دن ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں جو تو عمل کرے گا اور زبان گواہی دے گی اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس دن گواہی دیں گی ان پر زبانیں ان کی اور ہاتھ و پاؤں ان کے اور دو فرشتے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اور بے شک تم پر نگران ہیں کراما کاتبین اور وہ

جانتے ہیں جو کہ تم کرو اور عملنامہ گواہ ہوگا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ یہ میری لکھت تم پر ٹھیک ٹھیک بولتی ہے اور اللہ تعالیٰ گواہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ لیکن ہم تم پر گواہ ہیں پھر اے عاصی تیرا کیا حال ہوگا۔

شُهُوْدًا فَكَيْفَ يَكُوْنُ حَالُكَ يَا عَاصِى بَعْدَ مَا شَهِدُوْا عَلَيْكَ هٰؤُلَآءِ الشُّهُوْدِ بَاب'' فِىْ ذِكْرِ نَظَآئِرِ الْكُتُبِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُكِىَ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَ لَهٗ كُلَّ يَوْمٍ صَحِيْفَةً'' جَدِيْدَةً'' فَاِذَا طُوِيَتْ وَلَيْسَ فِيْهَا اسْتِغْفَار'' فَهِىَ مُظْلِمَةٌ'' وَّ اِذَا طُوِيَتْ وَ فِيْهَا اِسْتِغْفَار'' فَفِيْهَا نُوْر''يَتَلَا لَوُّ قَالَ الْفَقِيْهُ اَبُوا اللَّيْثِ السَّمَرْ قَنْدِىُّ مَا مِنْ اَحَدٍ فِى الدُّنْيَا اِلَّا وَ عَلَيْهِ مَلَكَانِ مُوَكَّلَانِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى يَحْفَظَانِهٖ لَيْلاً وَّ نَهَارًا وَّ يَكْتُبَانِ عَلَيْهِ اَنْفَاسَهٗ وَ اَعْمَالَهٗ خَيْرًا وَّ شَرًّا وَّ جِدًّا وَّ هَزِلاً قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ اِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ فَيَرْ فَعَانِ لَهٗ كُلَّ يَوْمٍ كِتَابًا وَّ كُلَّ لَيْلَةٍ كِتَاباً وَّ يَجْمَعُ كُلَّ سَنَةٍ كُتُبَهٗ فِى لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَان وَ قِيْلَ فِىْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَ يُطْرَاحُ لَغْوُ كَلَامِهٖ وَ يَجْعَلُهٗ لِكُلِّ كِتَابٍ سِجِلَّةً وَّ لَمَّا جَآءَ اَجَلُ اَحَدٍ وَّ

بعد اس کے جب یہ گواہ تجھ پر گواہ ہوں گے۔ باب نمبر ۳۰ (عملنامے کھلنے میں قیامت کے دن) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں کوئی ایک مگر اس کا ہر دن عملنامہ لکھا جاتا ہے پس جب وہ لپیٹا گیا کہ اس

میں استغفار نہ ہو پس وہ تاریکی ہے اور اگر اس حال میں لپیٹا گیا کہ اس میں استغفار ہو تو وہ نور سے چمکتا ہوگا فقیہ ابواللیث سمرقندی نے فرمایا نہیں کوئی ایک دنیا میں مگر اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دو فرشتے مقرر ہوتے ہیں جو شب و روز اس کی حفاظت کرتے ہیں اور اس کے سانس اور عمل لکھتے ہیں نیک اور برے قصداً ہوں یا بھول سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور بے شک تم پر دو محافظ ہیں اور ہر دن اور ہر رات اس کے اعمال لیکر اوپر جاتے ہیں اور اس کے پورے سال کے اعمال نصف شعبان کی رات کو یکجا کر دیتے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ لیلۃ القدر میں جمع کرتے ہیں اور اس کی لغو باتیں نکال پھینکتے ہیں اور ہر عملنامہ کو خط میں سر مہر کر دیتے ہیں اور جب کسی کی موت آئے اور وہ نزع میں واقع ہو۔

وقَعَ فِی النَّزْعِ یُجْمَعُ تِلْکَ السِّجِلَّاتُ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ فَلَمَّا خَرَجَتْ رُوْحُهٗ یُطْوٰی وَ یُخْتَمُ عَلَیْهَا وَ تُعَلَّقُ فِیْ عُنُقِهٖ وَ یُجْعَلُ مَعَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَ ذٰلِکَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی وَ کُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِیْ عُنُقِهٖ اَیْ قَلَّدْنَاهُ دِیْوَانَ عَمَلِهٖ وَ اِنَّمَا خُصَّ الْعُنُقُ لِاَنَّهٗ مَوْضِعُ الْقِلَادَةِ وَالطَّوْقِ مِمَّا یُزَیِّنُ وَ یُبَیِّنُ وَ نُخْرِجُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ کِتَابًا یَلْقٰهُ مَنْشُوْرًا وَ نَقُوْلُ لَهٗ اِقْرَاْ کِتَابَکَ الَّذِیْ اَمْلَیْتَهٗ فِیْ مَظَالِمِ الدُّنْیَا کَفٰی بِنَفْسِکَ الْیَوْمَ عَلَیْکَ حَسِیْبًا، فَاِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْخَلَآئِقَ فِیْ عَرَصَاتِ الْقِیٰمَةِ وَاَرَادَ اَنْ یُّحَاسِبَهُمْ فَتَطَایَرَ عَلَیْهِمْ کُتُبُهُمْ کَتَطَایُرِ الثَّلْجِ وَ یُنَادِیْ مُنَادٍ یَا فُلَانُ خُذْ کِتَابَکَ بِیَمِیْنِکَ وَ یَا فُلَانُ خُذْ کِتَابَکَ بِشِمَالِکَ وَ یَافُلَانُ خُذْ کِتَابَکَ مِنْ وَّرَآءِ

رکے رہیں گے یہاں تک کہ تجھ سے تیری زندگی کے متعلق پوچھا جائے گا تو نے اسے کیسے مشغول رکھا اور تجھ سے تیرے مال کے متعلق پوچھا جائے گا کہ تو نے کیسے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور اس کے بارے پوچھا جائے گا جو تیرے عمل نامہ میں لکھا ہے جب عملنامہ آخر تک پہنچے گا تو اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ اے بندے یہ سب عمل تم نے کئے یا میرے فرشتے اپنے پاس سے کچھ تیرے عملنامے میں زیادتی کی وہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار یہ سب کا سب میں نے کیا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں وہ ذات ہوں جو دنیا میں تیرے عملوں پر پردہ پوشی کرتا رہا اور میں تجھے بخش دیتا ہوں پس جا بے شک میں تجھے بخش دیا اور یہی حال ہر اس کا ہوگا جس پر حساب میں سختی ہوئی پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے نجات پائی اور وہ جس کا حساب آسان ہو وہ ان سے ہے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا، پس بر حال وہ جس کو عملنامہ دائیں ہاتھ دیا گیا عنقریب اس کا حساب آسان ہوگا نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ

اللّٰہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ مَا الْحِسَابُ الْیَسِیْرُ قَالَ یَنْظُرُ الرَّجُلُ فِیْ کِتَابِہٖ فَتُجَاوَزُ عَنْہُ وَ یُقَالُ مِثْلُ مُحَاسَبَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ کَمُعَامَلَۃِ یُوْسُفَ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَعَ اِخْوَاتِہٖ حَیْثُ قَالَ لَھُمْ لَا تَشْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ فَکَذٰلِکَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَاعِبَادِیْ ھَلْ عَلِمْتُمْ مَا فَعَلْتُمْ حِیْنَ جِئْتُمْ فَلَا یَقُوْلُوْنَ فِیْ جَوَابِ ھٰذَا الْخِطَابِ عَلِمْنَا مَا فَعَلْنَا فَاِنَّہٗ لَا طَاقَۃَ لَھُمْ فِیْ جَوَابِ الْخِطَابِ وَ فِی الْخَبَرِ اَنَّہٗ لَمَّا اَرَادَ اللّٰہُ مُحَاسَبَۃَ الْخَلَائِقِ یُنَادِیْ مُنَادٍ مِنْ قِبَلِ

اللّٰہِ تَعالٰی اَیْنَ النَّبِیُّ الْھَاشِمِیُّ الْقُرَیْشِیُّ فَیُعْرَضُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ و آلِہٖ وَسَلَّمَ وَ یَحْمَدُ اللّٰہَ وَ یُثْنِیْ عَلَیْہِ فَیَتَعَجَّبُ مَجْمُوْعُ الْخَلَآئِقِ مِنْہُ فَیَسْأَلُ رَبَّہٗ اَنْ لَّا یُفْضِحَ اُمَّتَہٗ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَعْرِضْ اُمَّتَکَ یَا مُحَمَّدُ فَیُعْرَضُ فَیَقُوْمُ کُلُّ وَاحِدٍ فَوْقَ قَبْرِہٖ حَتّٰی یُحَاسِبُہُ اللّٰہُ تَعَالٰی فَمَنْ یُّحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا لَّا یَغْضَبُ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَیَجْعَلُ سَیِّآتِہٖ دَاخِلَ صَحِیْفَتِہٖ وَ حَسَنَاتِہٖ فِیْ ظَاھِرِ صَحِیْفَتِہٖ وَ یُوْضَعُ عَلٰی رَأْسِہٖ تَاجٌ مُّکَلَّلٌ بِالدُّرِّ وَالْجَوَاھِرِ وَ یَلْبَسُ سَبْعِیْنَ

حساب الیسر کیا ہے فرمایا آدمی اپنے اعمالنامہ میں گناہ دیکھے گا پھر اسے معافی ہو جائے گی اور کہا گیا ہے کہ روز قیامت مومنین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے محاسبہ کی مثال یوسف علیہ السلام کے اپنے بھائیوں کے ساتھ معاملہ جیسی ہے جب کہ اس نے اپنے بھائیوں کو فرمایا آج کے دن تم پر کچھ مواخذہ نہیں تو یونہی اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے میرے بندو کیا تم جانتے ہو کہ تم نے کیا عمل کئے جب تم (دنیا سے) آئے پس نہ کہیں گے اس خطاب کے جواب میں کہ ہمیں معلوم ہے جو ہم نے کیا کیونکہ یہ ان کی جرات ہوگی اور حدیث میں ہے کہ جب اللہ مخلوق کے حساب کا ارادہ فرمائے گا تو اللہ کی طرف سے آواز دینے والا آواز دے گا کہ نبی ہاشمی قریشی کہاں ہیں پس رسول اللہ ﷺ حاضر ہوں گے۔ اللہ کی حمد و ثناء کرتے تو اس پر تمام خلائق حیران رہ جائے گی پس حضور ﷺ اپنے رب سے سوال کریں گے کہ میری امت کو شرمندہ نہ کیا جائے پس اللہ تعالیٰ

فرمائے گا کہ اے محبوب اپنی امت کو حاضر کرو پس آپ امت کو حاضر لائیں گے کہ ہر
ایک اپنی قبر پر کھڑا ہوگا یہاں تک کہ اللہ ان کا حساب لے گا تو جس کا حساب آسان ہوا
اللہ اس پر غضب نہیں فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ اس کی بدیاں عملنامہ میں در پردہ کردے گا
اور اس کی نیکیاں اس کے عملنامہ پر ظاہر کردے گا اور جواہر سے گوندا تاج اس کے سر
پر رکھ دیا جائے گا اور اس کے ستر جنتی لباس زیب تن کئے جائیں گے۔

حُلَّةً وَّ يُعْطَىٰ لَه‘ ثَلٰثَةُ اَسْوِرَةٍ سِوَار'' مِّنَ الذَّهَبِ وَ سِوَار'' مِنَ
الْفِضَّةِ وَ سِوَار'' مِّنَ الُّؤْ لُؤْ فَيَرْجِعُ اِلٰى اِخْوَتِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَا
يَعْرِفُوْنَه‘ مِنْ جَمَالِهٖ وَ كَمَالِهٖ وَ يَكُوْنُ بِيَمِيْنِهٖ كِتَابُه‘ وَ فِيْهِ جَمِيْعُ
حَسَانَتِهٖ وَ الْبَرَآءَةُ مِنَ النَّارِ مَعَ الْخُلْدِ فِى الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَتَعْرِ
فُنِىْ اَنَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ اَكْرَمَ اللّٰهُ لِىْ وَ بَرَّءَ نِىْ مِنَ النَّارِ وَ
خَلَّدَنِىْ فِىْ دَارِالْجِنَانِ فَكَذٰلِكَ قَوْلُه‘ تَعَالٰى فَاَمَّا مَنْ اُوْتِىَ كِتٰبَه‘
بِيَمِيْنِهٖ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيْرًا وَّ يَنْقَلِبُ اِلٰى آهْلِهٖ
مَسْرُوْرًا، وَ مِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْتٰى كِتَابُه‘ بِشِمَالِهٖ وَ يُجْعَلُ كُلَّ حَسَنَةٍ
عَمِلَهَا فِىْ بَاطِنِ كِتَابِهٖ وَ كُلُّ سَيِّئَةٍ عَمِلَهَا فِىْ ظَاهِرِ كِتَابِهٖ وَ يَكُوْنُ
لَه‘ عَذَاب'' شَدِيْد'' وَّ ذٰلِكَ لِلْكُفَّارِ لِاَنَّ الْحَسَنَاتِ مَعَ الْكُفْرِ
لَاحِسَابَ لَهَا وَ لَا مَنْفِعَةَ وَ ذٰلِكَ مِنْ صِفَاتِ الْكٰفِرِيْنَ وَ يَجِدُ
سَيِّاٰتِهٖ مِثْلَ جَبَلِ اُحُدٍ وَّ اَبُوْ قُبَيْسٍ وَّ هُمَا جَبَلَانِ بِمَكَّةَ وَ يَكُوْنُ
عَلٰى رَاْسِهٖ تَاج'' مِّنَ النَّارِ وَ يُلْبِسُه‘ حُلَّةً مِّنْ نُّحَاسِ الذَّائِبِ وَ

يُقَلَّدُ عَلٰى عُنُقِهٖ جَبَل'' مِنْ كِبْرِيْتٍ وَّ يَشْتَعِلُ فِيْهِ النَّارُ وَ يُغَلُّ يَدَاهُ اِلٰى عَنُقِهٖ وَ يُسَوَّدُ وَجْهُه' وَ تُزْرَقُ عَيْنَاهُ

اور اسے تین جوڑے کنگن عطا کئے جائیں گے ایک جوڑا سونے کا ایک چاندی سے ایک موتیوں سے جڑا پھر وہ اپنے مومنین بھائیوں کے پاس آئے گا تو وہ اسے نہ پہنچا نے گے اس کے جمال وکمال کے سبب اور اس کے دائیں ہاتھ اعمال نامہ ہوگا اور اس میں سب نیکیاں ہی ہونگی اور آگ سے براءت مع ہیشگی جنت لکھا ہوگا پس وہ انہیں کہے گا کیا مجھے پہچانتے ہو میں فلاں بن فلاں ہوں تحقیق اللہ نے مجھے اکرام بخشا اور مجھے آگ سے بری کیا اور جنت میں مجھے ہیشگی دی تو اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جسے اعمالنامہ دائیں ہاتھ دیا گیا تو عنقریب اس کا حساب آسان ہوگا اور اپنے اہل کی طرف خوشی سے پلٹے گا اور ان میں سے جس کو اس کا عملنامہ بائیں ہاتھ میں دیا گیا اور اس کی ہر نیکی اس کے در پردہ کردی جائے گی اور اس کی ہر بدی اس کے اعمال نامہ پر ظاہر کردی جائے گی تو اس کے لئے سخت عذاب ہے اور یہ کافروں کے لئے ہے اس لئے کہ نیکیاں کفر کے ساتھ شمار نہیں کی جائیں گی اور نہ انہیں نیکیوں سے کچھ فائدہ ہوگا اور یہ کافروں کی صفات سے ہے اور وہ اپنے گناہ احد پہاڑ اور ابوالقبیس پہاڑ کی مانند پائیں گے یہ دو پہاڑ مکہ مکرمہ کے قریب ہیں اور کافروں کے سر پر آگ کی ٹوپی رکھی جائے گی اور لباس انہیں آگ سے پگلے تابنے کا پہنایا جائے گا اور ان کی گردنوں میں گندھک کے پہاڑ سے بار ہوں گے اور اس میں آگ شعلہ مارتی ہوگی اور ان کے ہاتھ گردنوں سے جکڑے ہونگے اور چہرے ان کے سیاہ ہونگے اور آنکھیں نیلی

فَيَرْجِعُ اِلَى اِخْوَانِهِ الْكٰفِرِيْنَ فاذا راوْهُ فنزعوما مِنْهُ وَ يفرُوْنَ منْهُ و لَا يَعْرِفُوْنَه، حتّٰى يَقُوْلُ اَنَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ ثُمَّ يَجُرُّوْنَه، عَلٰى وَجْهِهٖ اِلَى النَّارِ فهٰؤُلَآءِ الْكُفَّارُ الَّذِيْنَ يُؤْتٰى كتبُهُمْ بشمالِهِمْ فلا يَاْخُذُوْنَهَا بِشَمَآئِلِهِمْ وَ لٰكِنْ يَاْخُذُوْنَهَا مِنْ وَرَآءِ ظُهُوْرِهِمْ على مَارُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّه قَالَ اِنَّ الْكَافِرَ اِذَا دُعِىَ لِلْحِسَابِ بِاسْمِهٖ فَيَتَقَدَّمُ مَلَكٌ" مِنْ مَلٰئِكَةِ الْعَذَابِ و يَنْشَقُّ صَدْرَه، وَ يُخْرِجُ يَدَهُ الْيُسْرٰى مِنْ وَرَآءِ ظَهْرِهٖ بَيْنَ كَتِفَيْهِ ثُمَّ يُعْطِيْهِ كِتَابًا بِشِمَالِهٖ باب" فِيْ ذِكْرِ نَصْبِ الْمِيْزَانِ وَصِفَتِهٖ رُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّه، قَالَ يُنْصَبُ الْمِيْزَانُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَه، عُمُدٌ" وَطُوْلُ كُلِّ عَمُوْدٍ مِنْهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَكَفَّةُ الْمِيْزَانِ كَطِبَاقِ الدُّنْيَا فِىْ طُوْلِهَا وَ عَرْضِهَا مَعَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ يُوْضَعُ اِحْدَى الْكَفَّتَيْنِ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ وَ هِىَ كَفَّةُ الْحَسَنَاتِ وَالْاُخْرٰى عَنْ يَسَارِهٖ وَ هِىَ كَفَّةُ السَّيِّاٰتِ وَ بَيْنَ الْمَوَازِيْنِ كرُؤُسِ الْجِبَالِ

پس جب کافر کفار قوم کے پاس آئے گا تو وہ اسے دیکھ کر اس سے ڈریں گے اور اس سے دور بھاگیں گے اور اس کو پہچان نہ سکیں گے حتی کہ وہ کہے گا میں فلاں بن فلاں ہوں پھر ملائکہ اسے گھسیٹتے ہوئے دوزخ کی طرف لائیں گے پس یہ حال اس کافر گروہ کا ہوگا انہیں ان کے اعمالنامے بائیں ہاتھ میں دے جائیں گے تو وہ اسے اپنے بائیں

ہاتھوں سے پکڑ نہ سکیں گے لیکن وہ اسے اپنی پیٹھ کے پیچھے سے پکڑیں گے اس بناء پر جو کہ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ فرمایا بے شک جب کافر کو حساب کے لئے اس کے نام سے بلایا جائے تو ملائکہ میں ایک عذاب کا فرشتہ آگے بڑھ کر اس کا سینہ چیرے گا اور اس کا بایاں ہاتھ اس کی پیٹھ پیچھے اس کے کندوں کے درمیان سے نکالا جائے گا اور اسے اس کے اعمالنامہ اس کے بائیں ہاتھ میں دیگا باب نمبر ۳۱ (**میزان قائم ہونے اور اس کے وصف کے بیان میں**) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا روز قیامت جب میزان قائم ہوگا تو اس کے ستون ہونگے اور ہر ستون کی لمبائی مشرق اور مغرب کے درمیان مسافت کے برابر ہوگی اور ترازو کا ایک پلڑا طول میں دنیا کے برابر ہوگا اور عرض اس کا بقدر آسمان اور زمین کے ہوگا اور اس کا ایک پلڑا عرش کی دائیں جانب رکھا جائے اور وہ نیکیوں کا پلڑا ہے اور دوسرا عرش کی بائیں جانب اور وہ بدیوں کا پلڑا ہے اور وہ درمیان میزان پہاڑوں کی چوٹیوں برابر جن وانس کے اعمال سے

مِنْ اَعْمَالِ الثَّقَلَيْنِ مَمْلُوَّةٌ" مِّنَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّاٰتِ فِیْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُه' خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ قَالَ يُؤْتٰی بِرَجُلٍ مَّعَه' سَبْعَة" وَّ سَبْعُوْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مَّدُّ بَصَرِهٖ فِيْهَا خَطَايَاهُ وَ ذُنُوْبُه' فَيُوْضَعُ فِیْ كَفَّةِ الْمِيْزَانِ وَ يُخْرِجُ له' قِرْطَاس" مِّثْلُ الْاَنْمِلَةِ فِيْهَا شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَيُوْضَعُ فِیْ كَفَّةِ اُخْرٰی فَتُرَجَّحُ بِذٰلِكَ عَلٰی ذُنُوْبِهٖ كُلِّهَا وَعَلٰی هٰذَا. يَدُلُّ قَوْلُه' تَعَالٰی فَاَمَّا

مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُه' فَمَعْنَاهُ رَجحتْ موازِيْنُ الْحسنات بالْخيْر وَالطَّاعَةِ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ يَعْنِى عِيْشَةً فِى الْجَنَّة يَرضَاهُ ثُمَّ قَالَ وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُه' فَاُمُّه' هَاوِيَة'' وَّ مَا اَدْرَاكَ مَاهِيَه نَار'' حَامِيَةُ بَاب'' فِىْ ذِكْرِ الصِّرَاطِ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْه وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ لِلنَّارِ جِسْرًا وَّ هُوَالصِّرَاطُ عَلٰى مَتْنِ جَهَنَّم مُدْحِضَة'' مُزْلِقَة'' وَّ جعلَ عَلَيْه سَبْعَ قَنَاطِيْر كُلَّ قِنْطَرَةٍ مِّنْهَا مَسِيْرَةُ ثَلٰثِ اَلْفِ سَنَةٍ اَلْف'' مِّنْهَا صُعُوْد'' وَّ اَلْف'' مِّنْهَا

بھرا ہوگا نیکیوں اور بدیوں سے پس اس دن جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہوگی کلمہ شہادت بدیوں پر بھاری ہو جائے گا حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ایک شخص حساب کے لئے لایا جائے گا جس کے پاس ستر عملنامے ہونگے ہر عمل نامہ حدنظر تک پھیلا ہوگا جس میں اس کی بدیاں اور ذنوب ہونگے پس اسے ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے گا ۔اور پھر ایک اس کے لئے پرزہ کاغذ انگلی کے پورے برابر ہوگا جس پر لا الہ الا اللہ وان محمد ارسول اللہ لکھا ہوگا تو اسے دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا پس اس کے ساتھ وہ گناہ پر بھاری ہو جائے گا وہ تو پسندیدہ زندگی میں رہے گا تو معنی اس کا یہ ہے کہ جس کی نیکیاں کا پلہ بھاری ہوا تو پسندیدہ زندگی میں رہے گا یعنی جنت کی زندگی میں کہ اس پر خوش رہے گا پھر فرمایا اور جس کے ثواب کا وزن ہلکا رہا تو اس کا ٹھکانہ دوزخ کا طبقہ ہاویہ ہے اور آپ نے کیا جانا کہ وہ کیا ہے شعلہ مارتی آگ ہے باب نمبر ۳۶ پل صراط کے بیان میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالی نے جہنم

کیلئے ایک پل صراط پیدا کیا ہے جو جہنم کی پشت پر ہے جو کہ پھسلنے اور گرنے کی جگہ ہے
اور اس صراط پر اللہ نے سات پل پیدا کئے ہیں اور ہر پل تین ہزار سال چلنے کا راستہ
ہے اس سے ایک ہزار سال تک چڑہائی اور ایک ہزار سال تک اترائی اور

هُبُوطٌ" وَّ اَلْف" مِنْهَا اسْتِوَآء" اَدَقُّ مِنَ الشَّعْرِ وَاَحَدُّ مِنَ السَّيْفِ
وَ اَظْلَمُ مِنَ اللَّيْلِ وَ كَانَ عَلَيْهَا شُعَب" كَالرِّمَاحِ الطِّوَالِ مُحَدَّدُ
السِّنَانِ وَ يُحْبَسُ الْعَبْدُ فِيْ كُلِّ قِنْطَرَةٍ وَّ يُسْاَلُ عَمَّآ اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى
فَالْاَوَّلُ يُحَاسَبُ فِيْهِ عَنِ الْاِيْمَانِ فَاِذَا سَلِمَ مِنَ الْكُفْرِ وَالرِّيَآءِ نَجَّاهُ
اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِلَّا يَتَرَدّٰى فِي النَّارِ وَلثَّانِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ وَالثَّالِثُ عَنِ
الزَّكٰوةِ وَالرَّابِعُ عَنِ الصَّوْمِ وَالْخَامِسُ عَنِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ
وَالسَّادِسُ عَنِ الْوُضُوْءِ وَغُسْلِ الْجَنَابَةِ وَاالسَّابِعُ عَنْ بِرِّالْوَالِدَيْنَ
وَصِلَةِ الرَّحِمِ وَالْظَالِمِ فَاِنْ لَمْ فَاِنَّ نَجَا مِنَ الْمَذْكُوْرَاتِ جَاوَزَ
وَاَصْلَحَ وَاِلَّا يَتَرَدّٰى فِي النَّارِ قَالَ وَهَبُ بْنُ مُنَبِّهٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُنَادِيْ فِيْ جَمِيْعِ الْجُسُوْدِ يَارَبِّ اُمَّتِيْ
اُمَّتِيْ فَيَرْكَبُ الْخَلَائِقُ الْجِسْرَ حَتّٰى يَرْكَبَ بَعْضُهُمْ بَعْضَ وَّ
الْجِسْرُ تَضْطَرِبُ كَالسَّفِيْنَةِ فِي الْبَحْرِ يَوْمَ الرِّيْحِ الْعَاصِفِ فَيَجُوْزُوْ
يَعْبُرُ مَنْ نَجَا الزُّمْرَةُ الْاُوْلٰى كَالْبَرْقِ الْاَمِعِ الْخَاطِفِ وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ
كَالرِّيْحِ الْمَارَّةِ الْعَاصِفَةِ

ایک ہزار سال کی ہموار راہ ہوگی اور وہ بال سے باریک اور تلوار سے تیز ہوگی اور

رات سے تاریک اور اس پر شاخیں نیزوں کی طرح لمبی اور تیز ہوگی اور نیزے کی نوک سے تیز اور ہر پل پر بندے کو روک کر اس سے سوال کیا جائے گا جس کا اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا پس پہلے اس سے ایمان کے متعلق پوچھا جائے گا اگر وہ دنیا پر کفر و ریاء سے بچا رہا تو اللہ تعالیٰ اسے نجات دے گا ورنہ جہنم میں گر جائے گا پھر دوسرا سوال نماز کا ہوگا اور تیسرا زکوۃ اور چوتھا روزہ کا اور پانچویں حج کا اور چھٹا وضو کا اور ساتواں والدین سے نیکی اور صلہ رحمی اور مظالم کا پس اگر مذکورہ سوالات میں کامیاب ہوا تو اللہ اسے بخش دے گا اور فلاح پا جائے گا ورنہ دوزخ میں گر جائے گا اور حضرت وہب بن منبہ نے بیان کیا کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ تمام پیوں پر اے رب میری امت میری امت کی صدا دینگے پس مخلوق پل سے گزرے گی یہاں تک بعض بعض پر سوار ہونگے اور پل صراط ڈولے گی جیسے تیز آندھی کے دن کشتی دریا میں ڈولتی ہے پس پہلا گروہ جو نجات پائے گا وہ چلیں گے اور چمکتی اچک لیجانے والی بجلی کی طرح پل سے گزر جائیں گے اور دوسرا گروہ تیز آندھی کی طرح گزرے گا۔

والزُّمْرةُ الثَّالثَةُ كَالطُّيُوْرِ الْمُسْرِعَةِ وَالزُّمْرَةُ الرَّابِعَةُ كَالْفَرَسِ الْجَوادِ و الزُّمْرةُ الْخَامِسَةُ كالرَّجُلِ الْماشي الْمُسْرِعِ والزُّمْرَةُ السَّادسَةُ كَالرَّجُلِ الْماشي النَّحيف والزُّمْرةُ السَّابِعَةُ كَالْبُخْتِيِّ الْمُسْرعة والزُّمْرةُ الثَّامنَةُ كَالْمرْاة الْحاملةِ والزُّمْرَةُ التَّاسِعَةُ كَالْاسد الاحق والزُّمْرةُ الْعاشرةُ يقفُوْن على الصِّراط ولا يَقْدرُوْن انْ يتجوَزُوْا و يعبرُوْا فبعْضُهُمْ يمُرُّوْن قدر يوْمٍ وَ ليْلة وَ بعْضُهُمْ قدْ

رَشهرٍ وَّ بعضهم قدرسنةٍ اوسنتين و بعضهم قدرثلثة سنين و لا يزال كذلك حتى يكون اخر من يمرّ على الصراط بقدر خمسٍ وّ عشرين الف سنة وّ روى ان الناس يجوزون مرّون على الصراط وَ كان النيران من تحت اقدامهم و فوق رؤسهم و عن ايمانهم و عن شمآئلهم وعن خلفهم و من قدّامهم فذلك قوله تعالى و ان منكم الّا واردها كان على ربك حتمًا مّقضيًّا ثم ننجي الّذين اتقوا وّ نذر الظّلمين فيها جثيًّا، والنار تاكل امعآءهم و جلودهم و تعمل فى اجسادهم وجلودهم

اور تیسرا گروہ تیز اڑنے والے پرندوں کی طرح اور چوتھا گروہ تیز رفتار گھوڑے کی طرح اور پانچویں تیز چلنے والے آدمی کی طرح اور چھٹی جماعت چلنے والے لاغر شخص کی طرح اوساتویں جماعت تیز رفتار بختی اونٹ کی طرح اور آٹھواں گروہ حاملہ عورت کی رفتار چلتا ہوا اور نواں یوں گزرے گا جیسے شیر اپنے مادہ سے جستی کرنے کے بعد چلتا ہے اور دسواں گروہ پل صراط پر ٹھہرا رہے گا اور وہ چلنے اور گزرنے کی طاقت نہ پائیں گے پھر بعض ان سے بقدر مدت رات و دن کے گزریں گے اور بعض ایک ماہ کی مدت میں اور بعض ان میں سال یا دو سال میں گزریں گے اور بعض تین سال کے عرصہ میں اور ایسے ہی مدت بڑھتے بڑھتے یہاں تک ہوگی کہ سب سے آخر والا پل صراط سے پچیس سال کے عرصہ میں گزر

پائے گا اور روایت میں آیا ہے کہ بے شک لوگ چلیں گے اور گزریں گے اور آگ ان کے قدموں کے نیچے اور سروں کے اوپر اور دائیں اور بائیں اور ان کے پیچھے اور آگے ہوگی تو مصداق اس کا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اور تم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو تمہارے رب کے ذمہ یہ بات ضرور ٹھہری ہوئی ہے پھر ہم ڈر والوں کو بچالیں گے اور ظالموں کو اس میں چھوڑ دینگے گھٹنوں کے بل گرے اور آگ ان کی انتڑیاں اور کھالیں جلادیگی اور ان کے جسموں اور کھالوں اور گوشتوں میں یوں اثر کریگی کہ وہ کوئلے کی مانند ہوجائیں گے۔

وَلُحُوْمِهِمْ حَتّٰى اَنَّهُمْ يَصِيْرُوْنَ كَالْفَحِمِ الْاَسْوَدِ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يُّجَوِّزُ هَا وَ لَا يَخْشٰى شَيْئًا مِّنْ اَهْوَالِهَا وَ لَا يَنَالُ بِشَيْءٍ مِّنْ نِيْرَانِهَا حَتّٰى اِذَا جَاوَزَهَا يَقُوْلُ الَّذِىْ لَمْ يَخْشَ وَ لَا يَخْشٰى اَيْنَ الصِّرَاطُ يُقَالُ لَهٗ قَدْ جَاوَزْتَهٗ مِنْ غَيْرِ مُشَقَّةٍ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ قَدْ جَآءَ فِى الْخَبَرِ اِنَّهٗ يَاْتِىْ قَوْمٌ وَ يَقِفُوْنَ عَلَى الصِّرَاطِ وَيَقُوْلُوْنَ قَدْ كُنَّا نَخَافُ مِنَ النَّارِ وَ لَا يَتَخَاسَرُوْنَ بِالْمُرُوْرِ عَلَيْهِ فَيَبْكُوْنَ فَيَاتِىْ جِبْرَائِيْلُ وَ يَقُوْلُ مَامَنَعَكُمْ اِنْ تَعْبُرُوْا الصِّرَاطَ فَيَقُوْلُوْنَ اِنَّا نَخَافُ مِنَ النَّارِ فَيَقُوْلُ جِبْرَائِيْلُ اِذَا اسْتَقْبَلْتُمْ فِى الدُّنْيَا بَحْرًا كَيْفَ كُنْتُمْ تَعْبُرُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ بِالسُّفُنِ فَيَاتِى الْمَلٰئِكَةُ بِالْمَسَاجِدِ الَّتِىْ صَلُّوْا فِيْهَا كَهَيْئَةِ السَّفِيْنَةِ فَيَجْلِسُوْنَ عَلَيْهَا وَ يَعْبُرُوْنَ الصِّرَاطَ فَيَقُوْلُوْنَ

لَهُمْ هٰذَا مَسَاجِدُ کُمُ الَّتِی صَلَّیْتُمْ فِیْهَا بِجَمَاعَةٍ وَّفِی الْخَبْرِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یُحَاسِبُ عَبْدًا فَیَتَرَجَّحُ سَیِّاٰتُه عَلٰی حَسَنَاتِهٖ فَیَامُرُهُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَی النَّارِ فَاِذَا ذَهَبَ بِهٖ یَقُوْلُ اللّٰهُ لِجِبْرَائِیْلَ اَدْرِکْ عَبْدِیْ وَ اَسْاَلُهُ هَلْ جَلَسْتَ فِی الدُّنْیَا مَعَ الْعُلَمَآءِ

اور کچھ لوگ اس پر سے اس کے اھوال سے بے دھڑک گزر جائیں گے اور انہیں آگ کچھ تکلیف نہ پہنچائے گی حتیٰ کہ وہ جو گزرا اور نہ ڈرا اور نہ ڈرتے کہیگا کہاں ہے پل صراط تو اسے کہا جائے گا تو نے اسے عبور کیا اور اللہ کی رحمت سے مشقت میں نہ پڑا۔ اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک گروہ آئے گا اور پل صراط پر ٹھہر جائے گا اور کہیں گے ہم تو آگ سے ڈرتے ہیں اور وہ گزرنے کی جرات نہ کرینگے پس وہ گریہ زاری کریں گے تو جبرائیل آ کر انہیں کہے گا کہ تمہیں پل صراط پر گزرنے سے کیا مانع ہوا وہ کہیں گے ہم تو آگ سے ڈر رہے ہیں پس جبریل ان سے پوچھے گا کہ جب دنیا میں دریا آتا تو تم کیسے ان سے گزرتے تھے وہ کہیں گے ہم کشتیوں پر اسے عبور کرتے تھے تو ملائکہ ان مساجد کو جن میں وہ نماز پڑھتے تھے کشتیاں کی صورت پر لائیں گے پس اس پر بیٹھیں گے اور پل صراط سے گزر جائیں گے تو فرشتے انہیں کہیں گے یہ تمہاری وہ مسجدیں ہیں جن میں تم جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ اور حدیث شریف میں ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ ایک شخص کا حساب لے گا تو اس کی بدیاں نیکیاں پر بھاری ہونگی اللہ اسے جہنم میں لیجانے کا حکم دے گا پس جب اسے فرشتے لے چلیں گے تو اللہ جبرائیل سے فرمائے گا کہ میرے بندے کو ابھی روک لو اور اسے پوچھو کہ کیا کبھی دنیا

میں تم علماء کے ساتھ بیٹھے۔

فَاغْفِرْ لَهٗ بِشَفَاعَتِهِمْ فَيَسْأَلُهٗ فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ يَارَبِّ اَنْتَ تَعْلَمُ بِحَالِ عَبْدِكَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاسْئَلْهُ هَلْ اَحْبَبْتَ عَالِمًا فَيَسْاَلُهٗ فَيَقُوْلُ الْعَبْدُ لَا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَسْئَلْهُ هَلْ جَلَسْتَ عَلٰى مَائِدَةٍ مَّعَ عَالِمٍ فِى الدُّنْيَا قَطُّ فَيَسْأَلُهٗ فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ فَاسْئَلْهُ هَلْ سَكَتَّ فِىْ مَسْكَنٍ يَسْكُنُ فِيْهِ عَالِمٌ " فَيَسْئَلُهٗ فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاسْئَلْهُ هَلْ سَمَّيْتَ وَلَدَكَ اِسْمًا يَشْبَهُ بِاسْمِ عَالِمٍ فَاِنْ وَافَقَ اسْمُ وَلَدِهٖ بِاسْمِ عَالِمٍ فَاغْفِرْ لَهٗ فَيَسْأَلُهٗ فَاِنْ لَّمْ يُوَافِقْ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِجِبْرَآئِيْلَ فَاسْئَلْهُ هَلْ اَحْبَبْتَ رَجُلًا يُّحِبُّ الْعُلَمَاءَ فَيَسْئَلُهٗ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِجِبْرَآئِيْلَ خُذْ بِيَدِهٖ وَ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ فَاِنَّ هٰذَا الرَّجُلُ كَانَ فِى الدُّنْيَا يُحِبُّ رَجُلًا وَّ هُوَ يُحِبُّ الْعُلَمَاءَ وَ عَلٰى هٰذَا جَاءَ فِى الْخَبَرِ اَنَّهٗ يَحْشُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَسَاجِدَ الدُّنْيَا كَاَنَّهَا بُخْتٌ " اَبْيَضُ قَوَائِمُهَا مِنَ الْعَنْبَرِ اَعْنَاقُهَا مِنَ الزَّعْفَرَانِ وَ رُؤُسُهَا مِنَ الْمِسْكِ وَ ظُهُوْرُهَا مِنَ الزَّبَرْجَدِ الْاَخْضَرِ يَرْكَبُهَا الْجَمَاعَةُ

کہ میں اسے ان کی شفاعت سے بخش دوں پس جبریل اس سے پوچھے گا تب وہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار تو اپنے بندہ کا حال خوب جانتا ہے کہ میں کبھی تو نے عالم سے دوستی کی تو جبریل اس سے پوچھے گا تو بندہ عرض کرے گا کہ نہیں اللہ تعالیٰ

فرمائے گا اسے پوچھو کیا کبھی دنیا میں عالم کے ساتھ دستر خوان پر بیٹھا پس جبریل اس سے پوچھے گا تو وہ عرض کرے گا نہیں اللہ فرمائے گا اس سے پوچھو کیا کبھی اس گھر میں ٹھہرا جس میں عالم رہتا تھا۔ جبریل اس سے پوچھے گا وہ کہے گا نہیں پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اسے پوچھو کیا تو نے اپنے بیٹے کا نام کسی عالم کے نام پر رکھا پس اگر اس کے بیٹے کا نام عالم کے نام پر ہوگا تو میں اسے بخش دوں گا جبریل علیہ السلام اس سے پوچھیں گے پھر اگر نام میں موافقت نہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اسے پوچھو کیا کبھی دنیا میں ایسے شخص سے دوستی کی جو علماء سے دوستی رکھتا ہو اب جبریل اس سے پوچھے گا تو وہ ہاں میں جواب دے گا تو اللہ تعالیٰ جبریل سے فرمائے گا کہ اے جبریل اس کا ہاتھ پکڑو اور جنت میں لیجاؤ پس بے شک یہ شخص دنیا میں اس آدمی سے محبت کرتا رہا جو علماء سے محبت کرتا تھا اور اسی بناء پر ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ روز قیامت اللہ دنیا کی مسجدوں کو بصورت سفید انٹ لائے گا ان کے پاؤں عنبر سے اور گردنیں زاعفران سے اور سر کستوری اور پیٹھیں سبز زبرجد سے ہونگی ایک جماعت انپر سوار ہوگی۔

والمُؤذنون يقودونها باللجام والائمّةُ يسوقونها فيعبرون في عرصات القيمة فيقالُ هؤلاءِ من الملئكةِ المقربين اومن الانبياء المرسلين فينادي منادٍ يَا هلَ القيمةِ ما هؤلاءِ من الملئكةِ المقربين ولا من الانبياء المرسلين بل هؤلاءِ امّةُ محمّدٍ صلّى اللّهُ تعالى عليه وآله وسلم الذين حفظوا الخمس صلوةِ بالجماعة ويقالُ انّ اللّه تعالى خلق ملكا يُقالُ لها دردآئيلُ ولهٔ جنا حان

جَنَاحٌ بِالْمَغْرِبِ مِنْ يَاقُوْتٍ حَمْرَآءَ وَجَنَاحٌ بِالْمَشْرِقِ مِنْ زَبَرْجَدٍ خَضْرَآءَ مُكَلَّلَانِ بِالدُّرَرِ وَالْمَرْجَانِ وَالْيَوَاقِيْتِ وَرَاْسُهٗ تَحْتَ الْعَرْشِ وَقَدَمَاهُ تَحْتَ الْاَرْضِ السَّابِعَةِ فَيُنَادِيْ كُلَّ لَيْلَةٍ مِنْ لَيَالِيْ رَمَضَانَ هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابُ لَهٗ وَهَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطِيْ لَهٗ وَهَلْ مِنْ تَآئِبٍ فَيُتَابُ عَلَيْهِ وَهَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَيُغْفَرُلَهٗ حَتّٰى تَطْلُعَ الْفَجْرُ بَابٌ فِيْ ذِكْرِ النَّارِ فِيْ الْخَبْرِانَّ جِبْرَآئِيْلَ اَتٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

اور مؤذنین ان کی لگامیں تھامے ہونگے اور آئمہ مساجد ان کو چلائیں گے پس وہ میدان قیامت سے گذریں گے تو لوگ کہیں گے یہ کوئی ملائکہ مقربین ہیں یا انبیاء مرسلین ہیں تو آواز دینے والا آواز دیگا کہ اے اہل قیامت نہ ملائکہ مقربین اور نہ انبیاء مرسلین بلکہ یہ امت محمد ﷺ کے وہ لوگ ہیں جو پنجگانہ نماز باجماعت قائم رکھتے تھے۔ اور بیان کیا گیا ہے کہ بے شک اللہ تعالی نے ایک فرشتہ پیدا کیا ہے جسے دردائیل کہا جاتا ہے اس کے دو بازو ہیں ایک سرخ یاقوت کا بازو مغرب تک پھیلا ہوا ہے اور دوسرا زبرجد کا بازو مشرق تک ہے اور دونوں کا جڑاؤ موتی اور مرجان اور یواقیت سے ہے اور اس کا سر عرش کے نیچے تک اور قدم ساتویں زمین کے نیچے تک ہیں پس وہ رمضان کی راتوں ہر رات ندا دیتا ہے کہ ہے کوئی دعا کرنے والا اس کی دعا قبول کی جائے ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے عطا کیا جائے ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ اس کی توبہ قبول کی جائے ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ اس کی بخشش کی جائے یہاں تک فجر طلوع ہو۔ باب

نمبر ۳۴ (دوزخ کے بیان میں)۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ بے شک جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس آئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ

یَا جِبْرَآئِیْلُ صِفْ لَنَا النَّارَ فَقَالَ جِبْرَآئِیْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَلَقَ النَّارَ فَاَوْقَدَ ھَا اَلْفَ عَامٍ حَتّٰی احْمَرَّتْ ثُمَّ اَوْقَدَھَا اَلْفَ عَامٍ حَتّٰی ابْیَضَّتْ ثُمَّ اَوْقَدَ ھَا اَلْفَ حَتّٰی اَسْوَدَّتْ فَھِیَ سَوْدَآءُ کَا للَّیْلِ الْمُظْلِمَۃِ لَا ضَوْءَ لَھَا وَلَا تَطْفِیْ لَھَبُھَا وَلَا تَبَرَّدُ حُرُّھَا وَقَالَ مُجَاھِدٌ'' اِنَّ فِیْ جَھَنَّمَ حَیَّاتٍ کَاَمْثَالِ اَعْنَاقِ الْبُخْتِ وَعَقَارِبَ کَاَمْثَالِ الْبِغَالِ الدُّھْمِ فَیَھْرِبُ اَھْلُ النَّارِ اِلَی النَّارِ مِنْ تِلْکَ الْحَیَّاتِ وَ الْعَقَارِبِ فَیَاْخُذُوْنَ بِشَفَاھِھِمْ وَیَکْشِطُوْنَ مَا بَیْنَ شَعْرِ الرَّاْسِ اِلَی الظُّفْرِ فَمَا یُنْجِیْھِمْ بِالْھَرْبِ اِلَی النَّارِ وَ رُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَابِرٍؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی النَّارِ حَیَّاتٍ مِّثْلَ اَعْنَاقِ لْاِبِلِ فَتَلْسَعُ اَحَدَکُمْ لَسْعَۃً یَجِدُ حُمُوْمَتَھَا اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا وَاِنَّ فِی النَّارِ عَقَارِبَ کَاَمْثَالِ الْبِغَالِ تَلْسَعُ اَحَدَکُمْ لَسْعَۃً یَجِدُ حُمُوْمَتَھَا اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا وَاِنَّ فِی النَّارِ عَقَارِبَ کَاَمْثَالِ الْبِغَالِ تَلْسَعُ اَحَدَ لَسْعَۃً یَجِدُ حُمُوْمَتَھَا اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا وَرُوِیَ وَالْاَعْمَشُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ وَھْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ نَارَکُمْ ھٰذِہٖ جُزْءٌ'' مِنْ سَبْعِیْنَ جُزْءً مِنْ تِلْکَ النَّارِ وَلَوْ لَا ضُرِبَتْ

اے جبریل ہمیں جہنم کا حال بیان کرو پس حضرت جبریل نے بیان کیا کہ اللہ تعالی نے جب جہنم کو تیار کیا تو ہزار سال اسمیں آگ کو جلایا یہاں تک کہ وہ سرخ ہوئی پھر ہزار سال اس میں آگ جلائی یہاں تک کہ سفید ہوئی پھر ہزار برس آگ جلائی کہ وہ سیاہ ہوئی اب وہ اندھیری رات کی طرح سیاہ ہے جس میں کچھ روشنی نہیں نہ اس کا شعلہ بجھے اور نہ وہ ٹھنڈی ہو اور حضرت مجاہد نے بیان کیا کہ تحقیق جہنم میں سانپ ہونگے مثل اونٹوں کی گردنوں کی اور بچھو اس میں کالے خچروں کی مانند ہونگے تو اہل جہنم ان سانپوں اور بچھوؤں کے خوف سے دوزخ میں بھاگیں گے پس سانپ اور بچھوان کے ہونٹ کاٹیں گے اور سر کے بالوں سے تا ناخن قدم ان کی کھالیں نوچ لیں گے اور انہیں بھاگنا نہ بچائے گا۔ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ فرمایا دوزخ میں سانپ اونٹ کی گردن کی مثل ہونگے جب وہ کسی کو کاٹیں گے تو اس کے زہر کا درد چالیس سال تک پائیگا اور دوزخ میں بچھو خچروں کی مثل ہوں گے جب وہ کسی کو کاٹیں گے تو اس کے زہر کا درد چالیس برس تک محسوس کریگا اور اعمش نے یزید بن وہب اور اس نے ابن عباسؓ سے روایت کی کہ فرمایا تمہاری دنیا کی آگ تپش میں جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے اور اگر اس کا شعلہ سمندر میں

فِی الْبَحْرِ مَرَّتَیْنِ مَا انْتَفَعْتُمْ مِنْهَا بِشَیْءٍ وَّقَالَ مُجَاهِد'' اِنَّ نَارَکُمْ هٰذِه تَتَعَوَّذُ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَرُوِیَ فِی الْخَبَرِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اَرْسَلَ جِبْرَائِیْلَ اِلٰی مَالِکٍ اَنْ یَّاْخُذَ جُزْءً مِّنَ النَّارِ وَ یَاْتِیَ بِهَا اِلٰی اٰدَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ حَتّٰی یَطْبُخَ بِهَا طَعَامًا فَقَالَ الْمَالِکُ یَا جِبْرَائِیْلُ کَمْ

تُـرِيْدُ مِنَ النَّارِ فَقَالَ جِبْرَآئِيْلُ قَدْرَ اَنْمِلَةٍ قَالَ مَالِکٌ'' لَوْ اَعْطَيْتُکَ مِقْدَارَ اَنْمِلَةٍ لَذَابَ مِنْهَا سَبْعُ سَمٰوٰتٍ وَّ سَبْعُ اَرَضِيْنَ مِنْ حَرِّهَا فَقَالَ مِـقْـدَارَ نِـصْـفِ اَنْـمِـلَةٍ قَـالَ لَـوْ اَعْطَيْتُکَ مِقْدَارَ اَنْمِلَةٍ لَّا يَنْزِلُ مِنَ السَّـمَـآءِ قَـطْـرَةٌ'' وَّلَا يَـنْبُتُ مِنَ الْاَرْضِ نَبَاتٍ ثُمَّ يَنَا دِیْ جِبْرَآئِيْلُ اِلٰهِیْ کَـمْ اٰخُـذُ مِـنَ الـنَّـارِ قَـالَ الـلّٰهُ خُذْ قَدْرَ ذَرَّةٍ فَاَخَذَ قَدْرَ ذَرَّةٍ وَّ غَسَلَهَا فِيْ سَبْعِيْنَ بَحْرٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً ثُمَّ جَآءَ اِلٰی آدَمَ وَوَضَعَهَا عَلٰی جَبَلٍ شَاهِقٍ مِّنَ الْـجِبَـالِ فَذَابَ ذٰلِکَ الْجَبَلُ وَرَجَعَتِ النَّارُ اِلٰی مَـکَـانِهَـا وَ بَـقِیَ دُخَانُهَا فِيْ الْاَحْجَارِ وَالْحَدِيْدِ اِلٰی يَوْمِنَا هٰذَا فَهٰذِهِ النَّارُ مِنْ دُخَانِ تِلْکَ الذَّرَّةِ فَاعْتَبِرُوْ يَآيُّهَا

دوبارہ نہ مارا جاتا تو تم اس سے کچھ فائدہ حاصل نہ کر سکو اور مجاہدؒ نے کہا کہ بے شک تمہاری یہ دنیا کی آگ جہنم کی آگ سے پناہ مانگتی ہے۔ اور حدیث میں مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو دوزخ کے فرشتے مالک کے پاس بھیجا کہ وہ دوزخ کی آگ سے ایک جز لیکر آدم علیہ السلام کے پاس لائے تاکہ وہ اس سے کھانا پکائیں تو مالک نے کہا اے جبریل کتنی آگ چاہتے ہو جبریل نے کہا بقدر پورا انگلی کے مالک نے کہا اگر میں تجھے بقدر پورا کے آگ دوں تو ضرور اس کی گرمی سے ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں پگھل جائیں گی جبریل علیہ السلام نے کہا بقدر نصف پورا دے دو اس نے کہا اگر میں بقدر نصف پورا دوں تو آسمان سے ایک قطرہ بھی بارش نہ اترے اور نہ زمین سبزہ اگائے پھر جبریل نے عرض کی الٰہی کس قدر آگ لاؤں اللہ نے فرمایا ایک ذرہ برابر ہی لاؤ پھر جبریل نے ذرہ آگ لی اور اسے ستر دریاؤں میں ستر بار غوطہ دیا پھ آدم علیہ السلام کے پاس لائے اور اسے پہاڑوں

میں سے بلند پہاڑ پر رکھا تو وہ پہاڑ پگھل گیا اور آگ اپنی جگہ (جہنم میں) لوٹ آئی اور اس کا دھواں پتھروں اور لوہے میں ہمارے اس دن تک باقی رہا تو یہ دنیا کی آگ اس ذرہ آگ کے دھواں سے ہے پس اے مومنو عبرت حاصل کرو۔

الْمُؤْمِنُوْنَ وَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلَ النَّارِ عَذَابًا رَّجُلٌ لَّهٗ فَعْلَانِ مِنَ النَّارِ یُغْلِیْ مِنْهَا دِمَاغُهٗ کَاَنَّهٗ مِرْجَلٌ'' سَاتِطٌ'' عَلٰی جَمْرٍ یَشْتَعِلُ مِنْهُ لَهَبُ النَّارِ وَ یَخْرُجُ حَشْوُ بَطْنِهٖ مِنْ قَدَمَیْهِ فَاِنَّهٗ لَیُرٰی اَشَدُّ اَهْلَ النَّارِ عَذَابًا وَّاِنَّهٗ اَهْوَانُ اَهْلِ النَّارِ یَدْعُوْنَ مَلَکًا فَلَا یَرُدُّ عَلَیْهِمْ جَوَابًا اَرْبَعِیْنَ عَامًا ثُمَّ یَرُدُّ عَلَیْهِمْ وَیَقُوْلُ اَنَّکُمْ مَاکِثُوْنَ یَعْنِیْ دَآئِمُوْنَ اَبَدًا ثُمَّ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ وَیَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ فَلَا یُجِیْبُهُمْ مِقْدَارَ مَا کَانَتِ الدُّنْیَا بِمَرَّتَیْنِ ثُمَّ یَرُدُّ عَلَیْهِمْ جَوَابًا بِاخْسَئُوْا فِیْهَا وَلَا تُکَلِّمُوْنِیْ قَالَ لَیْسَ لَهُمْ تَقُوَّہ'' بَعْدَ ذٰلِکَ بِکَلِمَةٍ وَّاحِدَةٍ وَّ مَا کَانَ ذٰلِکَ اِلَّا زَفِیْرٌ'' وَّ شَهِیْقٌ'' فِی النَّارِ وَیُشْبِهُ اَصْوَاتُهُمْ بِاَصْوَاتِ الْحَمِیْرِ اَوَّلُهٗ زَفِیْرٌ وَ آخِرُوْہُ شَهِیْقٌ وَقَالَ مَالِکٌ'' وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ نَبِیًّا لَوْ وَ لَهٗ اَنَّ ثَوْبًا مِّنْ اَثْوَابِ اَهْلِ النَّارِ عُلِّقَ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَمَاتُوْا مِنْ حَرِّهَا بِمَا یَجِدُوْنَ

اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ اہل جہنم سے جسے سب سے کم درجہ کا عذاب ہوگا اسے آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے جس سے اس کا دماغ ابلے گا گویا شعلہ زن انگاروں پر دیگ رکھی ہوئی ہے اس سے آگ کا شعلہ نکلتا ہوگا اور اس کے پیٹ کے فضلات اس

کے قدموں کے نیچے سے نکلتے ہونگے تو وہ اپنے کو دوزخ کے سخت عذاب میں جانیگا اور جن پر اہل جہنم سے کم درجہ کا عذاب ہوگا وہ فرشتے کو آواز دیگا لیکن چالیس برس تک انہیں کوئی جواب نہ دیگا پھر وہ ان کا جواب دیگا اور کہے گا تم آگ میں ہی ٹھہرنے والے ہو یعنی ہمیشہ ہمیشہ آگ میں رہنے والے ہو پھر وہ اپنے رب کو پکاریں گے اور کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں اس سے نکال لے اگر ہم پھر دوزخ میں آئیں تو بے شک ہم ہی ظالم ہیں تو دنیا کی دوبار مدت کی مقدار اللہ انہیں کچھ جواب نہ دیگا پھر انہیں جواب میں فرمائے گا کہ اس میں خاموش پڑے رہو اور بات مت کرو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کے بعد وہ ایک بات بھی نہیں کریں گے مگر جیسے گدھے کے ہینگنے کی آواز اور ان کی آوازیں گدھوں کی آوازوں کے مشابہ ہوں گی اور مالک فرشتے نے عرض کی یارسول اللہ مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپکو سچا نبی بنا کر بھیجا اگر جہنمیوں کے کپڑوں سے ایک کپڑا آسمان وزمین کے درمیان معلق کیا جائے تو لازماً اس کی گرمی سے اور بدبو سے سب مرجائیں۔

مِنْ نُتْنِهَا وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ نَبِیًّا لَوْ ظَهَرَ مِثْلَ الْاِبْرَةِ مِنْهَا لَاحْتَرَقَ اَهْلُ النِّیْرَانِ مِنْ حَرِّهَا وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَوْ اَنَّ ذِرَاعاً مِّنَ السِّلْسِلَةِ الَّتِیْ ذَکَرَهَا اللّٰهُ فِیْ کِتَابِهٖ وُضِعَ عَلٰی جَبَلٍ لَّذَابَ الْجَبَلُ حَتّٰی یَبْلُغَ الْاَرْضَ السَّابِعَةَ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ نَبِیًّا لَوْ اَنَّ رَجُلاً عُذِّبَ بِالْمَغْرِبِ لَاحْتَرَقَ الَّذِیْ بِالْمَشْرِقِ مِنْ شِدَّةِ عَذَابِهَا فَحَرُّهَا شَدِیْدٌ'' وَقَعْرُهَا بَعِیْدٌ'' وَّ حَطَبُهَا حَدِیْدٌ'' وَّ شَرَابُهَا حَمِیْمٌ'' وَّ

صَدِيد'' وَ ثِيَابُهَا قَطِرَانُ النِّيرَان بَاب'' فِيْ ذِكر اَبْوَاب النِّيرَان لها سَبْعَةُ اَبْوَاب ''لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءُ مَقْسُوم'' مِّنَ الرِّجَال وَ النِّسَآء مَفْتُوحَه'' بَعْضُهَا اَسْفَلَ مِنْ بَعْضٍ وَّ مِنْ بَابِ اِلٰى بَاب مسيرة'' سَبْعِيْنَ سَنَةً وَ كُلُّ بَابِ مِنْهَا اَشَدُّ حَرّ مِّنَ الَّذِىْ يَلِيْهِ سَبْعِيْنَ ضَعْفًا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآله وسَلَّم اَخْبِرْ يَا جِبْرَائِيلُ عَنْ سُكَّانِهَا قَالَ جِبْرَآئِيلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَّا الْبَابُ الْاَوَّلُ فَفِيْهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَآلُ فِرْعَوْنَ وَ مِنْ اَصْحَابِ الْمَائِدَةِ وَاِسْمُهُ

اور اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دیکر بھیجا اگر جہنم سے سوئی برابر ظاہر ہو جائے تو سب اس کی گرمی سے جل جائیں اور قسم اس ذات کی جس نے آپکو حق کے ساتھ بھیجا اگر ایک گز زنجیر جس کا ذکر اللہ نے اپنی کتاب میں کیا پہاڑ پر رکھا جائے تو پہاڑ پگھل جائے حتی کہ وہ زنجیر تحت الثری پہ جا پہنچے اور قسم اس ذات کی جس نے آپکو حق دیکر مبعوث کیا بے شک اگر ایک شخص کو مغرب میں عذاب دیا گیا تو ضرور تپش سے وہ شخص بھی جل جائے گا جو مشرق میں ہے۔ پس اسکی گرمی سخت ہے اور اس کی گہرائی دور تک ہے اور اس کا ایندھن لوہا ہے اور اس میں پینے کو کھولتا پانی اور پیپ ہے اور اس میں لباس پگھلتے تانبے سے ہو گا۔ باب نمبر ۳۴ (جہنم کے دروازوں کے بیان میں) اس کے سات دروازے ہیں اور ان میں ہر دروازہ کیلئے مردوں اور عورتوں کا مقررہ حصہ ہے لیکن کھلے ہوئے ہیں بعض بعض سے نیچے اور ایک دروازہ سے دوسرے دروازہ تک ستر سال چلنے کی راہ ہے اور ہر نیچے والے دروازے کی تپش اوپر

کے متصل دروازہ سے ستر درجہ زیادہ ہے اور رسول علیہ ﷺ نے فرمایا اے جبریل اہل دوزخ کے متعلق بتاؤ حضرت جبریل نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ جہنم کے ایک طبقہ میں منافقین اور فرعون والے اور اصحاب مائدہ سے جنہوں نے کفر کیا ہونگے اور اس طبقہ کا نام ہاویہ ہے۔

ھاویۃ'' و امّا البابُ الثانیُ ففیہ ابلیس علیہ اللّعنۃ و من تبعہ و المجوسُ و اِسمُہٗ لظی و امّا البابُ الثالثُ ففیہ الیھودُ و اُسمُہٗ الحطمۃُ و امّا البابُ الرّابعُ ففیہِ النّصٰری و اُسمُہٗ السّعیرُ و امّا البابُ الخامسُ ففیہِ الصابؤن و اسمُہٗ السّقرُ و امّا البابُ السّادسُ ففیہِ المُشرِکُون و اِسمُہٗ الجحیمُ و امّا البابُ السّابعُ فاِسمُہٗ جھنّم ثمّ امسک و سکت جبرآئیلُ فقالَ النّبیُّ صلّی اللّٰہُ علیہِ و آلہٖ وسلّم الا تُخبرُنی مِن سُکّانِ البابِ السّابعِ فقالَ جبرآئیلُ یا مُحمّد'' لا تسالُنی عنہُ قالَ بلٰی یا جبرآئیلُ فقالَ یا محمد'' ففیہ اھلُ الکبائرِ منْ اُمّتِک الّذِینَ ماتُوا ولم یتُوبُوا فخرّ النّبیُّ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّم مغشیًّا علیہِ فوضع جبرآئیلُ رأسہٗ علٰی حُجرِہٖ حتّی افاق ثُمّ قالَ یا جبرآئیلُ عظمتْ مُصیبتیْ و اشتدّ خوفیْ و حزنیْ یدخُلُ منْ اُمّتیْ النّارَقالَ نعمْ اھلُ الکبآئرِ منْ اُمّتِک فبکی رسُولُ اللّٰہِ صلّی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلّم و بکی جبرآئیلُ معہ ببُکائہٖ فقالَ لجبرآئیل لم تبکی

اور دوسرے طبقہ میں ابلیس لعنت اور اور اس کے پیروکار مجوس ہوں گے اور اس کا نام لظی ہے اور تیسرے طبقہ میں یہود اور اس کا نام حطمہ ہے اور چوتھے میں نصاری ہوں گے اور اس کا نام سعیر ہے پانچویں میں ستارہ پرست اور اس کا نام سقر ہے اور چھٹے میں مشرکین اور اس کا نام جحیم ہے اور ساتویں طبقہ کا نام جہنم ہے پھر جبریل رک گئے اور خاموش رہے اور کچھ بیان نہ کیا تب نبی ﷺ نے فرمایا آگے کیوں نہیں بتاتے کہ ساتویں طبقہ کے ساکنین کون ہیں تو جبریل نے عرض کیا حضور اب مجھ سے اس کے متعلق نہ پوچھئے اس میں آپکی امت کے اہل کبائر ہونگے جو بغیر توبہ کیئے مرے یہ سنتے ہی نبی کریم ﷺ پر غشی طاری ہوگئی تو جبریل علیہ السلام نے آپکا سر مبارک ایک پتھر پر رکھ دیا حتی کہ آپ کو افاقہ ہوا پھر فرمایا اے جبریل یہ سن کر میری مصیبت بڑھی ہے اور میرا خوف و ملال سخت ہوگیا میری امت سے آگ میں جائیں گے جبریل نے عرض کی ہاں آپ کی امت سے اہل کبائر جائیں گے تو رسول اللہ ﷺ رو پڑے اور حضرت جبریل بھی آپ کے ساتھ رونے لگے پھر حضور ﷺ نے فرمایا اے جبریل تم کیوں روتے ہو حالانکہ تم روح الامین ہو۔

وانت الرّوْحُ الامينَ قَالَ اِنِّیْ اخافُ اَنْ اَبْتَلِی بِمَا يُبْتَلٰی بِهِ هَارُوْت و ما رُوْت و هُوَ الَّذِیْ اَبْكَانِیْ فَاَوْحٰی اللّٰهُ تعالٰی اِلَیْهِمَا فَقَالَ يا مُحمد'' وَيا جِبْرَ آئِيْلُ اِنِّیْ اَبعدُ تُكُما مِنَ النَّارِ وَلٰكِنْ لَاّ تَتْرُ كُما بكآء 'باب'' فِیْ ذِكْرِ جَهَنَّم رُوِیَ عَنْ عَبْدِاللّٰه ابْنِ عَباسٍ اَنَّهٗ قَالَ تُوْتی جهَنَّمُ يوْمَ لُقِيمة مِنْ تَحْتِ الْاَرْضِ السَّابِعَةِ وَ حوْلُهاسبْعُوْن

اَلْفَ صَفٍّ مِّنَ الْمَلٰئِکَةِ کُلُّ صَفٍّ مِثْلُ الثَّقَلَیْنِ سَبْعِیْنَ اَلْفَ مَرَّةٍ یَجُرُّوْنَهَا بِزِمَامِهَا وَلِجَهَنَّمَ اَرْبَعُ قَوَآئِمَ کُلُّ قَائِمَةٍ مَّسِیْرَةُ اَلْفِ سَنَةٍ وَّلَهَا ثَلٰثُوْنَ اَلْفَ رَاْسٍ وَّ فِیْ کُلِّ رَاْسٍ اَلْفَ فَمٍ وَّفِیْ کُلِّ فَمٍ ثَلٰثُوْنَ ضِرْسٍ مِّثْلُ جَبَلِ اُحُدٍ ثَلٰثُوْنَ اَلْفَ مَرَّةٍ وَّ لِکُلِّ فَمٍ شَفَتَانِ وَ کُلُّ شَفَةٍ مِّثْلُ اِطْبَاقِ الدُّنْیَا وَفِیْ کُلِّ شَفَةٍ سَلَاسِلُ مِنْ حَدِیْدٍ وَ فِیْ کُلِّ سِلْسِلَةٍ مِنْهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ حَلْقَةٍ فَتُمْسِکُ کُلَّ حَلْقَةٍ مَّلٰئِکَةٌ'' کَثِیْرَةٌ'' وَّیُؤْتٰی بِهَا عَنْ یَّسَارِ الْعَرْشِ وَ هِیَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی تَرْمِیْ بِشَرَرٍ کَالْقَصْرِ بَاب'' فِیْ ذِکْرِ سَوْقِ النَّاسِ اِلَی النَّارِ قِیْلَ یُسَاقُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ تَعَالٰی اِلَی النَّارِ وَتَسْوَدُّ وُجُوْهُهُمْ وَ تَزْرَقُ اَعْیُنُهُمْ وَ یُخْتَمُ عَلٰی اَفْوَاهِهِمْ فَاِذَا انْتَهُوْ بِهٖ اِلٰی اَبْوَابِهَا

عرض کی میں ڈرتا ہوں کہ کہیں مبتلا ہو جاؤں اس سے جس سے مبتلا ہوئے ہاروت و ماروت یہ ہے بات جس نے مجھے رلایا پس اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی طرف وحی کی کہ اے محمد ﷺ اور اے جبرائیل بے شک میں نے تمہیں دوزخ سے دور کیا لیکن تم اپنی گریہ زاری نہ چھوڑو ۔باب نمبر ۳۵۔(جہنم کے بیان میں)حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ فرمایا روز قیامت جہنم ساتویں زمین کے نیچے لائی جائے گی اور اس کے اردگرد ستر ہزار صفیں ملائکہ کی ہوں گی اور ہر صف ان کی جن وانس کے ستر ہزار گنا ہوگی جو جہنم کو اس کی لگام کے ساتھ کھینچ

لائیں گے اور جہنم کیلئے چار پاؤں ہیں اور ہر پاؤں ہزار سال چلنے کی راہ ہے اور اس کے تیس ہزار سر ہیں اور ہر سر پر تیس ہزار منہ اور ہر منہ میں تیس ہزار دانت ہیں ہر دانت تیس ہزار درجہ احد پہاڑ سے بڑا ہے اور منہ کے دو ہونٹ ہیں اور ہر ہونٹ دنیا کے برابر ہے اور ہر ہونٹ میں لوہے کے زنجیر ہیں اور ان میں ہر زنجیر کیلئے ستر ہزار حلقے ہیں اور حلقہ کو کثیر ملائکہ اٹھائے ہوئے ہیں اور اسے عرش کی بائیں جانب لایا جائے گا اور یہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ آگ شرارے نکالے گی مکان کی طرح (بلند)۔

باب نمبر ۳۶۔ **(لوگوں کے جہنم کی طرف جانے کے بیان میں)**۔ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو جہنم کی طرف اس طرح لایا جائے گا کہ ان کے چہرے سیاہ آنکھیں نیلی اور ان کے مینوں پر مہر کر دیجائے گی پس جب وہ دوزخ کے دروازوں کے پاس پہنچیں گے۔

تَسْتَقْبِلُ لَهُمُ الزَّبَانِيَةُ بِاَغْلَالٍ و السَّلَاسِلِ تُوْضَعُ فِیْ فَمِهِمْ وَ تُخْرَجُ مِنْ دُبُرِهِمْ وَتُغَلُّ اَيْدِهِمُ الشَّمَآئِلَ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ وَيَدْخُلُ اَيْدِيَهِمُ الْيَمِيْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ وَتُنْزَعُ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِمْ تُشَدُّ بِالسَّلَاسِلِ وَيُقْرَنُ كُلُّ ادَمِیَّ مَعَ الشَّيْطٰنِ فِیْ سِلْسِلَةٍ وَيُسْتَحَبُ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ وَ تَضْرِبُهُمُ الْمَلٰئِكَةُ بِمَقَامِعَ مِنْ حَدِيْدٍ كُلَّمَآ اَرَادُوْ اَنْ يُّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْ فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ

تـعـالـی کُلَّمَآ اَرَادُوْ اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْھَا اُعِیْدُوْا فِیْھَا وَقِیْلَ لَھُمْ ذُوْقُوْا عَـذَابَ الـنَّـارِ الَّتِی کُنْتُمْ بِہٖ تُکَذِّبُوْنَ ثُمَّ قَالَتْ فَاطِمَۃُ ؓ یَارَسُوْلَ اللّٰہ ھَـلْ تُسَـاقُ اُمَّتُکَ کَیْفَ یَـدْخُلُوْنَھَا قَالَ بَلٰی یَسُوْقُھُمُ الْمَلٰئِکَۃُ وَلَا تَسْـوَدُّ وُجُـوْھُـھُـمْ وَلَا تَـزْرَقُّ اَعْیُـنُھُـمْ وَلَا یُخْتَمُ عَلٰی اَفْوَاھِھِمْ وَلَا یُـقْـرَنُوْنَ مَعَ لشَّیٰطِیْنَ وَلَا تُوْضَعُ عَلَیْھِمُ السَّلٰسِلُ الشَّیْخُ وَالْاَغْلٰلُ فَـقَـالَـتْ یَـا رَسُوْلَ الـلّٰـہِ کَیْفَ یَقُوْدُھُمُ الْمَلٰئِکَۃُقَالَ فِیْھِمْ ثَلٰثَۃُ نَفَرٍ الشَّیْـخَ اَلْـفَـاسِقُ وَالشَّابُ الْعَاصِی وَالْمَرْءَۃُ الْفَاجِرَۃُ فَاَمَّا الرِّجَالُ فَیُـوْخَـذُوْنَ بِـاللِّحْیَۃِ وَیُقَادُوْنَ وَاَمَّا النِّسَآءُ فَتُوْخَذُ بِالذَّوَآئِبِ وَکَمْ مِّنْ شَیْبَۃٍ مِّنْ

تو عذاب کے فرشتے طوق اور زنجیریں لے کر ان کی طرف بڑھیں گے اور زنجیریں ان کے سینوں پر رکھی جائیں گی اور ان کی شرمگاہوں سے نکالی جائیں گی اور زنجیروں سے ان کے بائیں ہاتھ ان کی گردنوں پر کس دیے جائیں گے اور ان کے دائیں ہاتھ سینوں سے گذار کر ان کے کندھوں کے درمیان پیچھے سے نکالے جائیں گے اور زنجیروں سے باندھ دیا جائے گا اور ہر آدمی کو شیطان کے ساتھ جکڑا جائے گا ایک ہی زنجیر سے اور انہیں منہ کے بل گھسیٹا جائے گا اور فرشتے ان کو لوہے کی گرجوں سے ماریں گے اور جب وہ دکھ کی وجہ سے دوزخ سے نکلنا چاہیں گے تو اس میں لوٹا دیے جائیں گے اور انہیں کہا جائے گا کہ اب جلا دینے والا عذاب چکھو۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جب بھی وہ چاہیں گے کہ اس سے نکلیں تو اس میں لوٹا دیے جائیں گے اور

انہیں کہا جائے گا کہ اب چکھو جہنم کا عذاب جسے تم جھٹلاتے تھے۔ پھر حضرت فاطمہ نے عرض کی یارسول اللہ آپکی امت بھی ایسے ہی لائی جائیگی جیسے وہ داخل کیئے گئے فرمایا ہاں ملائکہ انہیں چلا کر لائیں گے مگر نہ ان کے چہرے سیاہ ہونگے نہ آ نکھیں نیلی اور نہ ان کے سینوں پر مہر کی جائے گی اور نہ وہ شیطانوں کے ساتھ جکڑے جائیں گے اور نہ ان پر زنجیر اور طوق رکھے جائیں پھر حضرت فاطمہ نے کہا تو فرشتے ان کو کیسے لائیں گے۔

فرمایا ان کے تین گروہ ہونگے فاسق بوڑھوں کا اور جوان گنہگاروں کا اور بدکار عورتوں کا تو مردوں کو داڑھی سے پکڑا جائے گا اور کھینچا جائے گا اور عورتوں کو ان گیسوؤں سے اور کتنے میری امت کے سفید ریش انہیں ان کی داڑھی پر سے پکڑا جائے گا۔

اُمَّتی یُوخَذُ وَیُقْبَضُ عَلَی الشَّیْبِ وَیُقَادُ اِلَی النَّارِ وَ هُوَ یُنَادِیْ وَا شَیْبَاهْ وَاضُعْفَاهُ وَ کَمْ مِّنْ شَآبٍ یُّقْبَضُ اِلَی اللِّحیَۃِ وَیُقَادُ اِلَی النَّارِ وَ هُوَ یُنَادِیْ وَ اشْبَابَاَ وَ احُسْنَ صُوْرَتَاهُ وَ کَمْ مِنْ مَرْءَ ةٍ مِنْ اُمَّتِیْ تُوْخَذُ عَلٰی نَا صِیَتِهَا وَتُقَادُ اِلَی النَّارِ وَهِیَ تُنَادِیْ وَ افْضِیْحَتَاهْ وهتک حُرْمَتَاهْ وَاسْتَرَاهْ حَتّٰی بِهِمْ اِنْتَهٰی اِلٰی مَالِکٍ فَاِذَا نَظَرَ مالک'' الیهم یَقُوْلُ لِلْمَلٰئکَۃِ مَنْ هٰؤُلَاءِ فما وَرَدَ عَلَی الْاَشْقِیَاءِ اَعْجَبَ مِنْ هٰؤُلَاءِ مِنْ هٰؤُلَاءِ لَمْ تَسْوَدُّ وُجُوْهُهُمْ وَلَمْ تُوْضَعِ السَّلٰسِلُ وَالْاَغْلٰلُ فِیْ اَعْنَاقِهِمْ فَیَقُوْلُ الْمَلٰئکَۃُ هٰکَذَا اُمِرْنَا نَاْتِیْ بِهِمْ عَلٰی هٰذِهِ الْحَالَۃِ فَیَقُوْلُ الْمَالِکُ یَا مَعْشَرَ الْاَشْقِیَاءِ مَنْ اَنْتُمْ

يَقُوْلُوْنَ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم وَفِيْ رِوَايَةِ اُخْرٰى فَلَمَّا قَادَهُمُ الْمَلٰئِكَةُ يُنَادُوْنَ يَا مُحَمَّد فَلَمَّا رَاوْ مَا لِكًا نَسُوْ اِسْمَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ هَيْبَةِ الْمَالِكِ فَيَقُوْلُ لَهُمْ مَنْ اَنْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ نَحْنُ مِمَّنْ اُنْزِلَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ وَ نَحْنُ مِمَّنْ يَصُوْمُوْنَ رَمَضَانَ فَيَقُوْلُ الْمَالِكُ مَآ اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ

اور فریاد کرے گا ہائے میری سفید ریش ہائے میرا بڑھاپا اور کتنے ہی جوان داڑھی پر سے پکڑے جائیں گے اور دوزخ کی طرف چلائے جائیں گے اور وہ فریاد کرے گا ہائے میری جوانی اور ہائے میری حسین صورت اور کتنی ہی میری امت سے (فاجرہ) عورتیں انہیں ان کے ماتھے کے بالوں سے پکڑا جائے گا اور جہنم کی طرف چلائی جائیں گی اور کہتی ہونگی ہائے میری رسوائی اور ہائے میری ہتک اور ہائے میرا پردہ یہاں تک کہ وہ سب مالک فرشتہ کے پاس آئیں گے تو جب مالک ان کی طرف دیکھے گا تو فرشتوں سے پوچھے گا یہ لوگ کون ہیں پس نہ وارد ہوا اشقیاء کا ان سے عجیب تر حال نہ ان کے چہرے سیاہ ہوئے اور نہ ان کی گردنوں پر زنجیر اور طوق رکھے گے تو فرشتے کہیں گے ہمیں ان کو اس حال پر لانے کا حکم دیا گیا پھر مالک فرشتہ انہیں کہے گا اے گروہ اشقیاء تم کون ہو وہ کہیں گے ہم محمد ﷺ کی امت سے ہیں اور ایک دوسری روایت میں مروی ہے کہ جب فرشتے انہیں چلا کر لائیں گے تو وہ فریاد کریں گے یا محمد پس جب وہ مالک فرشتے کو دیکھیں گے تو اسم محمد ﷺ بھول جائیں گے اس کے خوف سے مالک انہیں پوچھے گا کہ تم کون ہو تو وہ کہیں گے ہم اس امت سے ہیں جن پر قرآن اترا اور جنہوں

نے رمضان کے روزے رکھے پس مالک کہے گا قرآن تو نہ اترا

اِلَّا عَلٰی مُحَمَّدٍ فَلَمَّا سَمِعُوْ اسْمَ مُحَمَّدَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ و آلہ وسلّم صَاحُوْ بِاَجْمَعِھِمْ وَقَالُوْا نَحْنُ مِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ و آلہ وسلّم فَیَقُوْلُ لَھُمْ اَلْمَالِکُ مَا کَانَ لَکُمْ فِی الْقُرآنِ زَجْرٌ عَنْ مَعَاصِی اللّٰہِ تعالٰی فَاِذَا وَقَفُوْا عَلٰی شَفِیْرَۃِ جَھَنَّمَ وَنَظَرُوْا اِلَی النَّارِ وَاِلَی الزَّبَانِیَۃِ یَقُوْلُوْنَ یَامَالِکُ اِئْذَنْ لَنَا سَاعَۃً حَتّٰی نَبْکِیَ عَلٰی اَنْفُسِنَا فَیَاْذَنُ لَھُمْ فَیَبْکُوْنَ حَتّٰی لَمْ یَبْقَ الدُّمُوْعَ فَیَبْکُوْنَ دَمًا فَیَقُوْلُ الْمَالِکُ لَھُمْ مَا اَحْسَنَ ھٰذَا الْبُکَاءَ فَلَوْ کَانَ ھٰذَا فِی الدُّنْیَا مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ تعالٰی لَمَنَعَکُمُ الْیَوْمَ مِنَ النَّارِ باب'' فِیْ ذِکْرِ الزَّبَانِیَۃِ قَالَ مَنْصُوْرُ بْنُ عَمَّارٍ بَلَغَنِیْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّ لِمَالِکِ النَّارِ اَیْدِیًا وَّ اَرْجُلًا بِعَدَدِ اَھْلِ النَّارِ وَ مَعَ کُلِّ رَجُلٍ یَدٌ'' تُقِیْمُہٗ'' وَتُقْعِدُہٗ وَتُغُلُّہٗ وَ تُسَلْسِلُہٗ فَاِذَا نَظَرَ الْمَالِکُ اِلَی النَّارِ تَاْکُلُ بَعْضُھَا بِبَعْضٍ مِنْ خَوْفِ الْمَالِکِ وَحُرُوْفُ الْبَسْمَلَۃِ تِسْعَۃَ عَشَرَ حَرْفًا وَعَدَدُ الزَّبَانِیَۃِ کَذٰلِکَ فَمَنْ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِہِ الْخَالِصِ اَخْلَصَہُ اللّٰہُ تعالٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنَ الزَّبَانِیَۃِ

مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر تو جب وہ اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سنیں گے تو سب فریاد کریں گے کہ ہم امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں تو ان سے مالک کہے گا کہ تمہیں قرآن میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر وعید نہ تھی

پھر جب وہ جہنم کے کنارے کھڑے ہو کر آگ اور عذاب کے فرشتوں کی طرف دیکھیں گے تو کہیں گے اے مالک ہمیں ایک گھڑی اجازت دو تا کہ ہم اپنی جانوں پر رولیں پس وہ انہیں اجازت دیگا تو وہ اس قدر روئیں گے کہ انسو ختم ہو جائیں گے پھر وہ خون کے آنسو بہائیں گے۔ پس مالک فرشتہ ان سے کہے گا کہ یہ رونا کیا ہی اچھا ہے تو اگر یہ رونا دنیا میں اللہ کے خوف سے ہوتا تو تمہیں آج آگ میں نہ جانے دیتا۔ باب نمبر ۳۷ **عذاب کے فرشتے کے بیان میں** حضرت منصور بن عمار رضی اللہ عنہ سے ہے کہ مجھے نبی ﷺ سے روایت پہنچی ہے فرمایا کہ بے شک مالک کے لئے دوزخیوں کی تعداد برابر ہاتھ اور پاؤں ہیں اور ہر شخص کے ساتھ اس کا ایک ہاتھ رہتا ہے جس سے اسے وہ اٹھاتا اور بیٹھاتا اور اسے طوق اور زنجیر پہناتا ہے پس جب مالک فرشتہ آگ کی جانب دیکھتا ہے تو بعض اس کا بعض کو کھاتا ہے مالک کے ڈر سے

(**بسم اللہ شریف کی برکت**) اور بسم اللہ کے انیس حروف ہیں اسی طرح عذاب کے فرشتے بھی انیس ہیں تو جس نے اخلاص کے ساتھ سچے دل سے بسم اللہ شریف کو پڑھا تو اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کو عذاب کے فرشتوں سے خلاصی دے گا اس کی برکت سے

ببركته و انما سُمُوا الزَّبانية زَبانِيَةً لَاَنَّهُمْ يَعْمَلُوْنَ بِاَرْجُلِهِم كما يعملُوْن بِاَيْدِيْهِمْ فيَاْخُذُ وَاحد'' منهُم عشرَةَ الافِ مِنَ الْكُفَّارِ بيدٍ وَاحدٍ وَ عشرة الاف باحْدٰى رِجْلَيْه و عشرَةَ الافِ بِالْيَدِ الْاُخرٰى و عشرة الاف بالرِّجْل الْاُخرى فيُعذّبُ اَرْبعِيْنَ اَلْف كافرٍ مَرَّةً

واحدۃ لمافیہ من قوۃ وشدۃ احدھم مالک'' خازن النار و ثمانیۃ'' عشر مثلہ' و ھم رؤسآء الملئکۃ تحت کل منھم من الخزنۃ ما لا یحصی عددہ' و اعینھم کالبرق الخاطف و اسنانھم کصیاصی اقران البقرۃ و اشفا ھھم تمس اقدامھم و یخرج لھب النار من افواھھم ما بین کتفی کل واحدۃ مسیرۃ سنۃ واحدۃ و لم یخلق اللہ من الرحمۃ و الرافۃ مقدار ذرۃ و لومکث احدھم فی بحار النار اربعین سنۃ لا یضرہ النار لان الملئکۃ خلقت من النور والنور اشد من النار نعوذ باللہ منھا ثم یقول المالک للزبانیۃ القوھم فی النار فاذا القوا جمیعھم فی النار نادوا باجمعھم لآ الہ الآ اللہ محمد'' رسول اللہ

اور عذاب کے فرشتوں کا نام زبانیہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ وہ پاؤں کے ساتھ بھی اسی طرح کام کرتے ہیں جس طرح کہ ہاتھوں سے کرتے ہیں تو انمیں سے ایک دس ہزار کفار کو ایک ہی ہاتھ سے پکڑ لیتا ہے اور دس ہزار کو ایک پاؤں سے اور دس ہزار کو دوسرے ہاتھ سے اور دس ہزار کو دوسرے پاؤں سے تو چالیس ہزار کافر کو ایک پکڑ سے ہی عذاب دیتا ہے اس لئے کہ اس میں قوت وسختی ہے ۔ ایک ان میں مالک ہے جو کہ خازن دوزخ ہے اور اٹھارہ فرشتے اور اس کی مثل ہیں اور وہ فرشتوں کے سردار ہیں اور ان میں سے ہر ایک کے نیچے کئی خازن ہیں جن کی گنتی ممکن نہیں اور آنکھیں انکی اچک لینا نے والی بجلی کی طرح ہیں اور زبان ان کی گائے کے سینگ کی طرح ہے اور ان کے

ہونٹ قدموں کو پہنچے ہونگے اوران کے منوں سے آگ کا شعلہ نکلتا ہوگا اور ہر ایک کے دونوں کندھوں کے درمیان ایک سال چلنے کی مسافت ہوئی ان میں اللہ نے رحمت ومہربانی ایک ذرہ برابر پیدا نہیں کی اور اگر ان سے کوئی فرشتہ آگ کے دریاؤں میں چالیس سال بھی ٹھہرا رہے تو اسے آگ نقصان نہیں دیتی اس لئے کہ فرشتے کو اللہ نور سے پیدا کئے گئے ہیں اور نور آگ سے بھی سخت تر ہے۔ ہم لوگ آگ سے پناہ مانگتے ہیں۔ پھر مالک فرشتہ عذاب کے فرشتوں سے کہے گا کہ انہیں دوزخ میں ڈالو پس جب وہ ان سب کو آگ میں ڈالیں گے تو سب فریاد کریں گے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

فترْ جعْ عنْهُمْ النَّارُ فيقُولُ الْمالكُ يانا رُخُذِيهِمْ فتقُولُ النَّارُ كيْف اخُذُ هُمْ و هُمْ يقُولُوْن لآ اله الاَّ اللّٰهُ مُحمَّد'' رَ سُوْلُ اللّٰهِ فيقُوْلُ الْمالكُ نعمْ كذآ امرنىْ رَبّىْ فلمَّا سكتُوْا مِنْ قوْلِ لآ اِله الاَّ اللّٰهُ تاْخذُهُمْ النَّارُ فمِنْهُمْ مَنْ تاْخُذُه' اِلٰى قدميْهِ و مِنْهُمْ مَنْ تاْخُذُ الٰى رُكْبتيْهِ و منْهُمْ مَنْ تاْخذُ الٰى سُرَّتِهٖ وَ منْهُمْ مَنْ تاْخُذُ الٰى حلْقه فاذا قصدتِ النَّارُ اِلى الْوُجُوْهِ فيقُوْلُ الْمالكُ لا تُحْرِقْ وُجُوْهَهُمْ فطَال ماسجدُوْا للرَّحْمٰنِ و لا تُحْرِقْ قُلُوْبَهُمْ فطَال ما عطشُوْا منْ شِدَّة رمضان فيبْقوْن فِيْها ماشآء اللّٰهُ تعالٰى باب'' فىْ ذكْر اهْلِ النَّار و طعامِهِمْ و شرابِهِمْ قال النَّبىُّ صلّى اللّٰهُ عليْه و آله وسلَّم اِنّ اهْل النَّار مُسْودَّة'' الْوُجُوْه مُظْلمة

الْاَبْصَار مُذْهَبَةُ الْعَقُوْلِ مُرْزَقَةُ الْعُيُوْن رُؤْسُهُمْ كَالْجبَال اَبْدَانُهُمْ كَالْفخَار وَ عُيُوْنهُمْ كَالطَّود وَ شُعُوْرُهُمْ كَاجَامِ الْقَصَب لَا موْتَ يَموُتُوْنَ وَ لَا حيوٰةَ يُحْيُوْنَ وَ لِكُلِّو احدٍ مِّنْهُمْ سَبْعُوْن جلْدَةً وَ مِنْ جِلْدٍ الٰى جِلْدٍ سَبْعُوْنَ طَبَقًا مِّنَ النَّارِ وَ فِىْ اَجْوَافِهِمْ حَيَّات" وَ عَقَارِبُ مِنَ النَّارِ يَسْمَعُ صَوْتُهُمَا كَصَوْتِ

پس آگ انہیں چھوڑ دی گی پھر مالک کہے گا کہ اے آگ انہیں پکڑ لے آگ کہے گی میں ان کو کیسے پکڑوں وہ تو پڑھتے ہیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ پس مالک کہے گا ہاں ایسے ہی مجھے حکم دیا ہے میرے رب نے تو جب وہ کلمہ پڑھنے سے خاموش ہو جائیں گے تو آگ انہیں چمٹ جائے گی ان میں کسی کو ٹخنوں تک چمٹے گی اور کسی کو گھٹنوں تک اور کسی کو ناف تک اور کسی کو گلے تک پس جب آگ چہرہ تک جانا چاہے گی تو مالک فرشتہ کہے گا کہ ان کے چہرے نہ جلا پس انہوں نے بہت سجدے کئے ہیں اللہ کو اور ان کے دلوں کو نہ جلا یہ بہت پیاسے رہے رمضان میں تو باقی رہیں گے اتنی مدت آگ میں جتنی اللہ تعالیٰ چاہے۔ باب نمبر ۳۸ (اہل دوزخ اور ان کے کھانے پینے کے بیان میں) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اہل جہنم کے چہرہ سیاہ تاریک آنکھیں اور عقلیں زائل نیلی آنکھیں اور سر ان کے پہاڑوں کی مانند اور بدن ان کے ٹھیکریوں کی مانند بجتے ہونگے اور انکھیں ان کی طود ے کی طرح اور بال ان کے بانس کے جھاڑ کی طرح اور نہ ان کے لئے موت کہ وہ مریں اور نہ حیات کہ وہ جئیں اور ان میں ہر ایک کی ستر کھالیں ہوں گی اور ایک کھال سے دوسری تک ستر طبق آگ ہونگے اور ان کے

پیٹوں میں آگ سے سانپ اور بچھو ہونگے انکی آوازیں وحشیوں اور گدھوں کی آواز کی طرح سنیں گا۔

الْوُحُوْشِ والْحمِيْرِ وَالسَّلٰسِلِ وَالْاغْلٰلِ يُغلُّوْنَ وَ يُقطَّعُوْنَ بِالْكلاَ لِيْب وَ يُضْرَبُوْنَ بِالْمَقَامِعِ و يُضْرَبُوْنَ عَلَى الْوَجْهِ و يُسْحبُوْنَ فِي النَّارِ وَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ اَهْلَ النَّارِ يُنَادُوْن يَارَبَّاهُ اَحَاطَ بِنَا الْعَذَابُ فَوَجَدْنَاهُ مُضِيْقَةً لَاَّ نُسْحَبُوْنَهَا مَغْلُوْلَةً بِاَغلاَ لِهَا وَاِنْ شَكَوْا لَمْ يُرْحَمُوْا وَاِنْ صَبَرُوْا لَمْ يَجِدُوْا فَرِحًا وَّ اِنْ نَا دَوْالَمْ يُجَابُوْا وَ يُنَادُوْنَ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ وَ فِي الْاَصْفَادِ مُقَرَّنِيْنَ وَ فِيْ سُجُوْنِ النَّارِ مُخَلَّدُوْنَ خُلُوْدًا وَّ يُنَادُوْنَ مِنْ طُوْلِ الْعَذَابِ وَ ضِيْقِ مَدْخَلِهِمْ وَسَآئِلٌ'' صَدِيْدُ هُمْ وَ مَكْشُوْفٌ'' عَوْرَاتُهُمْ وَ مُغْبَرَةٌ'' اَلْوَانُهُمْ وَ الْاَشْقِيَآءُ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَ كُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ. فَخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ قَالَ سَاكِنُوْا اَهْلِ النَّارِخَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى جَبَلاً وَّ يُقَالُ لَهُمْ اُصْعَدُوْا عليهِ فَيَصْعَدُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ بِاَلْفِ سَنَةٍ حَتّٰى صَارُوْا عَلٰى رَأْسِ الْجَبَلِ ثُمَّ يَنْفُضُهُمْ الْجَبَلُ نَفْضَةً فَيَرُدُّهُمْ الٰى قَعْرِ هَا خَاسِرِيْنَ وقَالَ اِنَّ اَهْلَ النَّارِ يَسْتَغِيْثُوْنَ بِالْمَطَرِ فَيُرْفَعُ سَحَابَةٌ'' فِي النَّارِ سَوْدَآءَ فَيَقُوْلُوْنَ

اور انہیں زنجیر اور طوق ڈالے جائیں گے اور آروں سے چیرے جائیں گے اور گرزوں

سے ماریں جائیں گے اور ان کی چہروں پر مارا جائے گا اور آگ میں گھسیٹا جائے گا۔
اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک اہل دوزخ فریاد کریں گے کہ اے
ہمارے پروردگار ہمیں عذاب نے گھیر لیا پس ہم نے اسے بہت تنگ پایا ہمیں اس میں
طوق ڈال کر گھسیٹا نہ جائے اور اگر وہ شکایت کریں تو ان پر رحم نہ کیا جائے گا اور اگر
صبر کریں سکون نہ پائیں گے اور اگر وہ فریاد کریں سنی نہ جائے گی لیکن وہ عذاب اور
ہلاکت کو ہی آوازیں دیں گئے اور زنجیروں میں جکڑے جائیں گے اور وہ جہنم کی
قیدوں میں ہمیشہ رہیں گے اور طول عذاب اور تنگی کا مکان کے سبب فریاد کریں گے اور
ان سے پیپ بہتی ہوگی اور ان کی شرمگاہیں برہنہ ہونگی اور رنگ مغیر ہونگے اور وہ بد
بخت کہیں گے اے ہمارے پروردگار اے ہمارے رب ہم پر ہماری بدبختی غالب آگئی
اور ہم بہکے ہوئے لوگ تھے پس ہم سے ایک دن عذاب میں تخفیف فرما بے شک ہم
ایمان لانے والے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جہنم والوں کے لئے ایک
پہاڑ پیدا کیا ہے وہ اس پر چڑھائے جائیں گے پس وہ اس پر ہزار برس تک منہ کے بل
چڑھتے رہیں گے یہاں تک کہ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچیں گے پھر پہاڑ ان کے نیچے سے
کھسک جائے گا اور وہ نامراد ہوکر اس کی گہرائی میں گر جائیں گے اور حضور ﷺ نے
فرمایا کہ اہل نار بارش مانگیں گے تو دوزخ میں سیاہ بادل نمودار ہوگا پس کہیں گے کہ

الْغيثُ مِن الرَّحمةِ فَيمْطُرُ عليْهِمْ حجارةً مِّنَ النَّارِ وَ تقعُ على
رُؤسِهِمْ مَّنْ فوْقِهِمْ حيَّات'' وَ عقاربُ ثُمّ يسْالُوْن اللّهَ تعالى اَلْف
سنة ان يَرْزُقهُمْ الْغيثُ فيظْهرُ سحابة'' اُخرى سوْداءُ فيقوْلوْن

هٰذِهٖ سَحَابَةُ الْمَطَرِ فَيُرْسَلُ عَلَيْهِمْ حيَّاتٍ كَاَمْثَالِ اعْنَاقِ الْاِبِلِ فَلَمَّا عَضَّتْ و نهشَتْ لا يذْهَبُ وجْعُهَا اَلْفَ سَنَةٍ وَّ هٰذا مَعْنى قَوْلِهٖ تعالٰى زِدْنٰهُمْ عذابًا فوْقَ الْعذابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُوْنَ وَ قال سَكَنُوْا اَهْلُ النَّارِ يُنَادُوْنَ مَالِكًا سَبْعِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ فلاَ يُرَدُّ الْمَالِكُ على الْاَشْقِيَآءِ جوابًا فَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ ما اَجابَنا الْمَالِكُ فَيَقُوْلُوْنَ يَامَالِكُ اسْقِ لَنَاشَرْبَةً مِّنْ مَّآءِ التَّسْنِيْمِ فَقَدْ اَكَلَتِ النَّارُ عِظَامَنَا وَ قَطَعَتِ النَّارُ قُلُوْبَنَا فَيَسْقِيْهِمْ شَرْبَةً مِّنْ مَّآءِ الْجَحِيْمِ فَاِذَا تَنَاوَلُوا بِالْيَدَيْنِ يَسْقُطُ الْاَصَابِعُ وَاِذَا بَلَغَتِ الْوُجُوْهَ تَتَنَاثَرُ الْوُجُوْهُ وَالْعُيُوْنُ وَالْجُلُوْدُ وَاِذَا دَخَلَتْ فِي الْبُطُوْنِ قَطَعَتِ الْاَمْعَآءَ وَالْكَبِدَ قَالَ اِنَّ سَاكِنِيْ اَهْلِ النَّارِ اِذَا اسْتَغَاثُوْا بِطَعَامِهِمْ يَجِيْءُ بِالزَّقُّوْمِ فَاِذَا اَكَلُوْا الزَّقُّوْمَ يَغْلِيْ مَافِيْ بُطُوْنِهِمْ وَ يُغْلِيْ دِمَاغُهُمْ وَ اَفْرَاسُهُمْ وَ يَخْرُجُ لَهَبُ النَّارِ مِنْ

رحمت کی بارش ہے تو وہ ان پر آگ کے پتھر برسائے گا اور ان کے سروں پر ان پر اوپر سے سانپ اور بچھو گریں گے پھر ہزار سال تک بارش مانگتے رہیں گے تو ایک سیاہ بادل نمودار ہوگا تو دیکھ کر کہیں گے کہ یہ بارش کا بادل ہے تو وہ ان پر اونٹ کے گردن کے برابر سانپ برسائے گا تو ہزار برس تک ان کا درد نہ جائے گا اور یہی مراد ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی کہ ہم ان کے عذاب پر عذاب زیادہ کریں گے بسبب اس کے کہ تھے وہ فساد کرتے اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اہل جہنم مالک فرشتے کو ستر ہزار سال فریاد

کرتے رہیں گے اور وہ ان بدبختوں کو کچھ جواب نہ دے گا پس جہنمی کہیں گے اے ہمارے پروردگار مالک نے ہمیں کچھ جواب نہیں دیا پھر وہ کہیں گے اے مالک ہمیں چشمہ تسنیم سے پانی دے دو ہماری تو آگ نے ہڈیاں کھالیں اور ہمارے دل آگ نے قطع کر دیئے تو وہ انہیں جہنم کا کھولتا پانی دے گا جب وہ اسے ہاتھوں میں لیں گے تو ان کی انگلیاں گر جائیں گی اور جب پانی منہوں کو لگائیں گے تو ان کے منہ آنکھیں اور کھالیں جل جائیں گے اور جب پیٹوں میں داخل ہوگا تو ان کی انتڑیاں اور جگر کٹ جائیں گے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جب اہل دوزخ کھانے کا سوال کریں گے تو انہیں جہنم کے درخت زقوم سے کھانے کو دیا جائے پس جب وہ زقوم کھالیں گے تو ان کے منہ سے آگ کے شعلے نکلیں گے۔

فَمِهِمْ وَ تَسْقُطُ اَحْشَآؤُهُمْ مِنْ اَقْدَامِهِمْ قَالَ اِنَّ سَاكِنِىْ اَهْلِ النَّارِ يَلْبَسُوْنَ مِنْ قَطِرَانٍ فَاِذَا وَ ضَعُوْا عَلَى الْاَبْدَانِ اِنْ سَلَخَتِ الْجُلُوْدُ وَ اَنَّ الْاَشْقِيَآءَ فِى النَّارِ عُمْىٌ لَا يُبْصِرُوْنَ بُكْمٌ لَا يَنْطِقُوْنَ صُمٌّ لَا يَسْمَعُوْنَ وَ كُلُّ جَآئِعٍ يَشْتَهِى الطَّعَامَ اِلَّا اَهْلُ النَّارِ وَ كُلُّ مَيِّتٍ يَشْتَهِى الْحَيٰوةَ اِلَّا اَهْلُ النَّارِ فَاِنَّهُمْ يَتَمَنَّوْنَ الْمَوْةَ وَلَا يَمُوْتُوْنَ بَابٌ فِىْ ذِكْرِ اَلْوَانِ الْعَذَابِ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَنْجُوْا اُمَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ مِنْ بَعْدِ سِتِّيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ وَ هٰؤُلَآءِ قَوْمٌ مَنْ اُمَّتِىْ سَامِنُوْنَ مِنَ اللُّحُوْمِ الْحَرَامِ مَهْزُوْلُوْنَ مِنَ الدَّيْنِ

كَاسُوْنَ مِنَ الثِّيَابِ عَارُوْنَ عَنِ الطَّاعَاتِ عالِمُوْن لا يَعْمَلُوْنَ بِالْعِلْمِ يَعْلَمُوْنَ ظَاهِراً مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْن، جَاهِلُوْنَ مِنْ اَهْلِ السُّوْقِ يَكْسِبُوْنَ مِنْ اَيِّ مَالٍ شَآئُوْا وَ لَا يُبَالُوْنَ مِنْ اَيِّ بَابٍ يَدْخُلُوْنَ فِي النَّارِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰمُوْسٰى لَوْرَاَيْتَ نَاقِضَ الْعَهْدِ وَالْاَمَانَةِ يُسْحَبَانِ عَلٰى وُجُوْهِهِمَا اِلَى النَّارِ وَ اِذَا طُرِحَا فِيْ جَهَنَّمَ

اوران کی انتڑیاں پگھل کران کے قدموں سے نکلیں گی اورفرمایا کہ اہل نارکوتانبے کا لباس پہنایا جائے گا جب اسے بدنوں پر رکھیں گےتوان کی کھالیں اتر جائیں گی اوروہ بدبخت جہنم میں اندھے ہوں گے کہ کچھ نہ دیکھیں گےاور گنگے ہوں گے کہ کچھ نہ بولیں گے بہرے ہونگے کہ کچھ نہ سنیں گےاوراہل دوزخ کےسواہر بھوکا کھانا چاہتا ہےاور ہر مرنے والا زندگی چاہتا ہےلیکن اہل جہنم موت چاہیں گےمگر وہ مریں گےنہیں باب نمبر ۳۹ (**بقدر اعمال عذاب کی اقسام کے بیان میں**) نبی کریم ﷺ نے فرمایا امت محمد ﷺ کےلوگ ساٹھ ہزار سال بعد آگ سے نجات پائیں گےاور میری امت سے یہ وہ گروہ ہے۔ جوحرام گوشت سے فربہ ہوئے اوردین میں لاغراورلباس پہنےمگر طاعت سے عاری رہے، عالم تھےلیکن علم پرعمل نہ کیا انہوں نے ظاہر دنیاوی زندگی سمجھی حالانکہ وہ آخرت سے کماتے تھےاوروہ اہل بازار میں سے غافل جاہل تھے بے دھڑک جوچاہتے مال حاصل کر لیتے اس کا خوف نہ کرتے کہ وہ دوزخ کےکونسے دروازے سے آگ میں داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ اگر تو عہد

توڑنے اور خیانت کرنے والے کو دیکھے کہ جب وہ منہ کے بل گھسیٹ کر آگ کی طرف لائے جائیں گے اور جہنم میں پھینکے جائیں گے۔

صار کُلُّ عضوٍ مِنْهُما فِیْ مکانٍ وَ کُلُّ عِرْقٍ فِیْ مکانٍ وَ قَلْبُهُما فِیْ مکانٍ وَ ویلٌ" لِکُلِّ ناقِضِ الْعهْدِ والْامانةِ و تراهُما مصْلُوبیْن علی شجرةِ الزَّقُّوْمِ والنَّارُ تدْخُلُ فِیْ دُبُرِ هما و تَخْرُجُ مِنْ فمِهما و اُذُنیْهِما و اعْیُنِهِما و یُقارِنُ معهُما الشَّیْطٰنُ فِیْ السَّلاسِلِ و الْاغْلالِ معلَّقیْن باسْنانِهما ولِسانِهما ویسِیْلُ دما غُهُما مِنْ مَنْخِریْهِما و لا یجدان راحة طرْفة عیْنٍ وانَّ الْکافِریْنَ یطْلُبُوْنَ الْامانَ مِنْ عَذابِ ناقِضِ الْعهْدِ والْامانةِ و ناقِضُ الْعهْدِ والْامانةِ یطْلُبُ الْامانَ مِنْ عذابِ تارکِ الصَّلٰوةِ وتارکُ الصَّلٰوةِ یطْلُبُ الْامانَ مِنْ عَذابِ الزَّانِیْ والزَّانِیْ یطْلُبُ الْامانَ مِنْ عذابِ اٰکِلِ الرِّبٰوا وَناقِضُ الْعهْدِ وَالْامانةِ والزَّانِیْ واٰکِلُ الرِّبٰوا وتارکُ الصَّلٰوةِ یُعذَّبُوْنَ فِیْ النَّارِ حُقْبا الی اربعیْن الْف سنةٍ قال النَّبِیُّ صلَّی اللّٰهُ عَلیْهِ وَآلِهٖ وَسلَّمَ لوْ کان مآءُ الْبِحارِ مِداداً وَالْاشْجارُ اَقْلامًا وَالْاِنْسُ وَالْجِنُّ یکْتُبُوْنَ نفدت الْبِحارُ کُلُّها ثُمَّ جاؤا مِثْلها سبْعُوْن الْف ضِعْفٍ فینْفدُ ذٰلک کُلُّه' و فنت الْانْسُ والْجِنُّ قبْلَ انْ یَکْتُبَ اعْداد حقب جهنم و ذٰلک قوْله' تعالی

ان کا ہر عضو اپنی جگہ سے جدا ہوگا اور ہر رگ اپنی جگہ سے جدا اور دل ان کا جدا اور ہلاکت ہے

عہد توڑنے اور خیانت کرنے والے کے لئے اور تو ان دونوں کو زقوم کے درخت پر سولی
چڑھے دیکھے گا اور آگ ان کی شرم گاہوں سے داخل ہوگی اور کانوں اور آنکھوں سے نکلے گی
اور وہ شیطان کے ساتھ زنجیروں سے جکڑے جائیں گے اور طوق ان کے دانتوں سے
لٹکائے جائیں گے اور ان کے دماغ پگھل کر ناک کے سراخوں سے بہتے ہونگے اور پلک
جھپکنے کا وقت بھی سکون نہیں پائیں گے اور بے شک کفار عہد توڑنے اور خیانت کرنے
والے کے عذاب سے پناہ مانگیں گے اور عہد شکندہ اور خائن تارک نماز سے امان مانگیں گے
اور تارک نماز زانی کے عذاب سے امان چاہے گا اور زانی سود خور کے عذاب سے پناہ مانگے
گا اور عہد شکنی کرنے والا اور خائن اور زانی اور سود خور اور تارک نماز یہ سب جہنم میں چالیس
ہزار برس مدت تک عذاب دیئے جائیں گے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر سمندروں کا
پانی سیاہی اور سب درخت قلمیں اور جن وانس لکھنے لگیں تو سمندر ختم ہو جائیں پھر اس کی مثل
ستر ہزار اور سیاہی لائی جائے تو وہ سب سیاہی ختم ہو جائے گی اور سب جن وانس دوزخ کے
حقب کے عدد لکھنے سے قبل فنا ہو جائیں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

لَا بِثِیْنَ فِیْهَآ اَحْقَابًا، قَالَ اتعْلَمُوْنَ مَا الْحَقَبُ قَالُوْا لَا قَالَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْحَقَبُ اَرْبَعَةُ آلَافِ سَنَةٍ قَالُوا السَّنَةُ
کَمْ شَهْرٍ قَالَ اَرْبَعَةُ الَافِ شَهْرٍ قَالُو الشُّهُرُ کَمْ یَوْمًا قَالَ اَرْبَعَةُ
الَافِ یَوْمٍ قَالُوا الْیَوْمُ کَمْ سَاعَةً قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ
وَسَلَّمَ سَبْعُوْنَ اَلْف سَاعَةٍ کُلُّ سَاعَةٍ سَنَةٌ'' مِّنْ سِنِیْنَ الدُّنیا وَ رُوِیَ
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ
اذا کَان یَوْمُ الْقِیٰمَة یَخْرُجُ مِنْ جَهَنَّمَ حَیَّةٌ'' اِسْمُهٗ حَرِیْش'' وَ یَتَوَلَّدُ

مِنْ جِنْسِ الْعَقْرَبِ وَرَاْسُهٗ فِی السَّمآءِ السَّابِعَةِ و ذَنْبُهٗ الی تحت الثَّری فَیُنَادِیْ کُلَّ سَنَةٍ اَلْفَ مرّةٍ این قاطِعُ الرَّحْمِ و این شاربُ الْخَمْرِ فیقُوْلُ جِبْرَآئیلُ ماتریْدُ یاحریْش فیقُوْلُ الحریْش اُریْدُ خمْسَ نفرٍ اَیْنَ مَنْ ترکَ الصَّلوٰةَ و اَیْن مَنْ مَّنعَ الزَّکوٰة وَ اَیْنَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ وَاَیْنَ مَنْ اَکَلَ الرِّبوا و اَیْنَ مَنْ یُّحدِّثُ بِحدِیْثِ الدُّنْیا فِی الْمَسَاجِدِ وَاَنَا اَکُلُهُمْ وَ اُطْعِمُهُمْ فَیَجْمَعُهُمْ فِیْ فمِهٖ وَ یَرْجِعُ اِلَی جَهَنَّمَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّقَاوَةِ بَاب'' فِیْ ذِکْرِ شَارِبِ الْخَمْرِ رُوِیَ عَنْ اُبِیِّ بْنِ کَعْبٍ اَنَّهٗ

کہ وہ جہنم میں کئی حقب رہیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ حقب کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی نہیں فرمایا حقب چار ہزار سال کا ہے صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ سال کتنے ماہ کا ہوگا فرمایا چار ہزار ماہ کا انہوں نے عرض کی دن کتنی ساعت کا ہوگا نبی کریم ﷺ نے فرمایا ستر ہزار ساعت کا اور ہر ساعت دنیا کے سالوں سے ایک سال کی ہوگی اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب قیامت ہوگی تو جہنم سے ایک سانپ نمودار ہوگا جس کا نام حریش ہے اور وہ بچھو کی جنس سے پیدا ہوگا اور اس کا سر ساتویں آسمان تک ہوگا اور اس کی دم ساتویں زمین کے نیچے تک اور وہ ہر سال میں ہزار بار ندا کریگا کہ قطع رحم کرنے والا کہاں ہے اور شراب پینے والا کہاں ہے تو حضرت جبرائیل کہے گا حریش تم کیا چاہتے ہو حریش کہے گا میں پانچ شخصوں کو چاہتا ہوں کہاں ہے جس نے نماز کو چھوڑا اور

کہاں ہے جس نے زکوۃ کو روکا اور کہاں ہے جس نے شراب کو پیا اور کہاں ہے جس نے سود کھایا اور کہاں ہے جو مسجدوں میں دنیاوی باتیں کرتا میں ان کو کھاؤں گا پس ان سب کو وہ منہ میں لیگا اور جہنم کی طرف چلا جائے گا ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں بدبختی سے

۔باب نمبر ۴۰ (شرابی کے عذاب کے بیان میں) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى شَارِبُ الْخَمْرِ يَوْمَ الْقِيمة والْكُوْزُ مُعَلَّق'' فِیْ عُنُقِهٖ وَالطَّنْبُوْرُ فِیْ كَفِّهٖ حَتّٰى يُصْلَبُ على خشبة مَن النّار فينادیْ مُنادٍ هٰذا فُلانُ بْنُ فُلانٍ مَنْ مَّوْضِعِ كذا و يَخْرُجُ رآئحةُ الْخمر منْ فَمِهٖ وَيتاذّیٰ اَهْلُ النَّارِ و اهْلُ الْمُوْقف حتّٰى يَسْتَغِيْثُوْا الى اللّٰه مِنْ نَّتْنِ رَآحةِ فَمِهٖ و يَكُوْنُ مَصِيْرُه' اِلَى النّار فاِذا طُرِحَ فی النَّار يُنادِی اَلْف سَنةٍ وَّا عَطْشَاهُ ثُمَّ يُنادِیْ مالِكا فلا يُجيْبُه' مِقْدارُ ثمانِيْنَ سَنَةً وَّ يَكُوْنُ عَرُقُه' مُنْتنًا يُّوْذِیْ جيْرانَهٗ فَيُنادِیْ يارَبِّ ارْفعْ عَنّی الْعَرق فَلا يَرْفَعُه' ثُمَّ يُجِیْءُ النَّارُ و تاْكُلُه' حَتّٰی يكُوْن رِمَادًا ثُمَّ يُعَادُ خَلْقًا جَدِيْدًا ثُمَّ تَجِیْءُ و تُحْرِقُه' مغْلُوْ لَة فيبْكِیْ و تَاْخُذُه' مِنْ رِجْلَيْهِ فَيُسْحَبُ فِيْهَا بِالسَّلاسِل على وجْهه فاذا اسْتغاثُ بالْمَآء جِیْءَ بِالْحَمِيْمِ اذا شرب تقطّعت امعآؤُهُمْ فاذا اسْتغاث با لطّعام جِیْءُ بالزَّقُّوْمِ فيا كُلُه' و يَغْلِی ما فیْ بطْنه و ما فیْ دماغه و يخْرُجُ لَهَبُ النَّار منْ

فمه و تسا قطت الاحشآء من قدميه ثم يجعل في تابوت من نار الف عام ثم طول عذابه وضيق مدخله

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ روز قیامت شرابی اس طرح لایا جائے گا کہ شراب کا کوزہ اس کی گردن سے لٹکا ہوگا اور طنبور اس کے ہاتھوں میں ہوگا یہاں تک کہ وہ آگ کی سولی دیا جائے گا پھر منادی ندا کرے گا کہ یہ فلاں بن فلاں فلاں جگہ کا رہنے والا ہے اور شراب کی بدبو اس کے منہ سے آتی ہوئی جس سے اہل دوزخ واہل موقف کو اذا پہنچے گی حتی کہ وہ اس کے منہ کی بدبو سے اللہ کی بارگاہ میں فریاد کریں گے اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا تو جب وہ دوزخ میں پھینکا جائے گا اور ہزار سال وہ پیاس پیاس کی فریاد کرے گا پھر مالک فرشتہ کو پکارے گا تو وہ اسی سال تک اسے جواب نہ دے گا اور پسینہ اس کا اس قدر بدبودار ہوگا کہ ساتھ والے کو بھی تکلیف دے گا وہ فریاد کرے گا کہ اے رب مجھے سے پسینہ دور فرما مگر وہ دور نہ ہوگا پھر آگ لپک کر اسے جلائے گی حتی کہ وہ راکھ ہو جائے گا پھر اصل حالت پر لوٹا دیا جائے گا پھر آگ لپک کر طوق ڈالے کو جلا دے گی تو وہ گریہ زاری کرے گا اور اسے اس کے پاؤں سے پکڑ کر زنجیروں سے جکڑ کر جہنم میں منہ کے بل گھسیٹا جائے گا تو جب وہ پانی مانگے گا تو اسے کھولتا پانی دیا جائے گا جب پیئے گا تو اس کی انتڑیاں قطع ہو جائیں گی جب کھانے کو مانگے گا تو اسے زقوم درخت دیا جائے گا جب اس کو کھائیگا تو اس کا پیٹ اور دماغ ابلے گا اور اس کے منہ سے آگ کا شعلہ نکلے گا اور اس کی انتڑیاں گر کر قدموں کی طرف نکلیں گی پھر اسے تنگ جگہ طویل عرصہ عذاب دیا جائے گا۔

و تغیرَ الوانه، ثُمَّ یخرُجُ من التَّابُوتِ بَعْدَ الْفِ عَامٍ وَ یُجعلُ فی سجّین من النَّارِ وَیُغلی فِیْها ثُمَّ یُنادیْ الْفَ عامٍ فلا یُرحم فِیْ السّجّین حیّات وَ عقارب مثل الْبُختِ یاخُذُوْن بقدمیه فیقْطَعُوْنه، ثُمَّ یُوْضعُ علی رَاْسهٖ تاج من النَّار فیُجعلُ فِیْ مفاصله الحدیْد و فِیْ عُنقه السّلسِل والاغلال ثُمَّ یخرُجُ بعْد الْف عامٍ ثُمَّ یُجعلُ فِیْ وَیْلٍ وَّ هُوَ وادٍ مِّنْ اوْدِیة جهنَّم حرُّها شدیْد وَ قعْرُها بعیْد وَّ السّلسلُ وَالْاغلالُ وَالْعقاربُ وَالْحیَّاتُ فِیْها کثیْرة وَ یُبقی فِیْ الْوَیْلِ قدْرَ الْف عامٍ ثُمَّ یُنادیْ یا مُحمَّداهُ فیسْمعُ مُحمَّد صوْتَه وَ یقُوْلُ یاربِّ اَسْمعُ صوْتَ رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتیْ فیقُوْلُ اللّٰهُ تعالیٰ هذا صوْتُ الرَّجُلِ الَّذیْ شرِبَ الْخمْر فی الدُّنیا و ماتَ سکْرانُ فَبعثْته، فِیْ الْمحْشرِ وهُو سکْرانُ فیقُوْلُ مُحمَّد یاربِّ اُخْرُجْهُ مِنَ النَّار فیخْرُجُ بشفاعة و لمْ یُبْق مُخلَّدا فِیْ النَّار یَقُوْلُ اللّٰهُ تعالیٰ و هبْته، لک باب فِیْ ذِکْرِ الْخُرُوْجِ من النَّار عنْ عبْد اللّٰهِ ابْنِ عبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عنْهُما انَّه، قال آخرُ منْ یَخْرُجُ منْ هذهِ الْاُمّة مَنْ یَّبْقی تِسْعَةُ الافِ سَنَةٍ فیصیْحُ بعْد اربعة الاف سنةٍ یَا اللّٰهُ الْف سنهٍ ثُمَّ یُنادیْ فِیْها یاحنَّانُ

رنگ بدل دیا جائے گا پھر ہزار سال کے بعد اسے تابوت سے نکال کر آگ کی قید میں کر دیا جائے گا اور اس میں اس کو ابالا جائے گا پھر وہ ہزار برس فریاد کرتا رہے گا تو اس

پر رحم نہ کیا جائے گا جہنم کے سانپ اور بچھو ہونگے اونٹ کی مانند وہ اسے پاؤں سے پکڑیں گے اور کاٹیں گے اور اسے آگ کی ٹوپی پہنائی جائے گی اور اس کے جوڑوں میں لوہا رکھا جائے گا اور اس کی گردن میں زنجیر اور طوق ڈالے جائیں گے پھر ہزار سال بعد اسے آگ کی قید میں زنجیر اور طوق ڈالے جائیں گے پھر ہزار سال بعد اسے آگ کی قید سے نکال کر جہنم کی وادی ویل میں ڈالا جائے گا جس کی گرمی سخت اور گہرائی بعید تک ہوگی زنجیر اور طوق اور سانپ و بچھو بہت ہونگے اور وادی میں ہزار سال تک رہے گا پھر فریاد کرے گا یا محمد پس محمد ﷺ اس کی آواز سنیں گے اور عرض کریں گے کہ اے پروردگار میں اپنی امت سے ایک شخص کی پکار سنتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ اس شخص کی آواز ہے جو دنیا میں شراب پیتا تھا اور نشے کی حالت میں مرا تو جب میں نے محشر کو زندہ کیا تو وہ نشے میں تھا تو حضور ﷺ عرض گزار ہوں گے اے میرے رب اسے آگ سے نکال لے پس اللہ اسے آپ کی شفاعت سے نکال لے گا اور وہ دوزخ میں ہمیشہ نہیں رہے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں اسے آپ کو ھبہ کر دیا ہے باب نمبر ۴۱ **دوزخ سے نکلنے کے بیان میں** عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے کہ فرمایا جو اس امت کا سب سے بعد دوزخ سے نکالا جائے گا وہ شخص ہوگا جو دوزخ میں نو ہزار سال رہا پھر چار ہزار سال بعد فریاد کی یا اللہ ایک ہزار سال تک پھر پکارا یا حنان ہزار سال اور یا منان ہزار سال

اَلفَ عـام وَ یامنَانُ اَلفَ عام وَ یاقیُّوْمُ اَلف عام وَ یارَحمنُ یارحیْمُ اَلف عـام فـاذا نفذا اللّٰہُ حُکمُہ، فیُھِمْ فیقُوْلُ یاجبُرآئیلُ ما فعلت

النَّارُ بِالْعَاصِيْنَ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِلٰهِىْ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِمْ مِنِّىْ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنْطَلِقْ وَانْظُرْ مَا حَالُهُمْ فَيَنْطَلِقُ جِبْرَائِيْلُ اِلَى الْمَالِكِ وَ هُوَ عَلٰى مِنْبَرٍ مِّنَ النَّارِ فِىْ وَسَطِ جَهَنَّمَ فَاِذَا نَظَرَ الْمَالِكُ اِلٰى جِبْرَآئِيْلَ قَامَ تَعْظِيْمًا لَّهٗ وَ يَقُوْلُ مَآ اَدْخَلَكَ هٰذَا الْمَوْضِعَ يَقُوْلُ مَا فَعَلْتَ بِالْعُصَاةِ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُ الْمَالِكُ مَا اَسْوَءَ حَالُهُمْ وَاَضْيَقَ مَكَانُهُمْ قَدِ احْتَرَقَتِ النَّارُ اَجْسَادَهُمْ وَ اَكَلَتْ لُحُوْمَهُمْ وَ بَقِيَتْ وُجُوْهُهُمْ وَ قُلُوْبُهُمْ يَتَلَا لُؤُ فِيْهِمَا الْاِيْمَانُ فَيَقُوْلُ اِرْفَعِ الطَّبَقَ عَنْهُمْ حَتّٰى اُنْظُرَ اِلَيْهِمْ فَيَاْمُرُ الْمَالِكُ لِلْخَزَنَةِ فَتَرْفَعُ الطَّبَقَ عَنْهُمْ فَيَنْظُرُوْنَ جِبْرَآئِيْلَ وَ يَرَوْنَهٗ اَحْسَنَ خَلْقًا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ لَيْسَ مِنْ مَلٰئِكَةِ الْعَذَابِ فَيَقُوْلُوْنَ يَا مَالِكُ مَنْ هٰذَا الْعَبْدُ الَّذِىْ لَمْ تَرَ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْهُ قَطُّ يَقُوْلُ الْمَالِكُ هٰذَا جِبْرَائِيْلُ الْكَرِيْمُ اَمِيْنُ اللّٰهِ الَّذِىْ كَانَ يَاْتِىْ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِالْوَحْيِ فَاِذَا سَمِعُوْا ذِكْرَ مُحَمَّدٍ صَاحُوْا بِاَجْمَعِهِمْ وَ يَبْكُوْنَ وَ

اور ہزار سال یا قیوم اور ہزار سال یا رحمٰن یا رحیم پھر جب اللہ تعالیٰ ان کے بارے اپنے حکم جاری کرے گا تو فرمائے گا اے جبرائیل امت محمد ﷺ کے گنہگاروں کے ساتھ آگ نے کیا معاملہ کیا وہ عرض کرے گا الٰہی تو مجھ سے ان کا حال بہتر جانتا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے جبرائیل جا کر دیکھو کہ ان کا کیا حال ہے پس جبرائیل چل کر

مالک فرشتہ کے پاس آئے گا تو وہ تعظیماً کھڑا ہو جائے گا اور کہے گا آپ کو یہاں کیا چیز لائی جبرائیل کہے گا تو نے امت محمد ﷺ کے گنہگاروں سے کیا معاملہ کیا ہے پس مالک کہے گا کیا ہی برا حال ہے ان کا اور تنگ جگہ تحقیق ان کے جسم آگ نے جلا دیئے اور گوشت کھا لئے اور ان کے چہرے اور دل باقی رہے کہ ان میں ایمان چمکتا ہے تو جبرائیل کہے گا ان سے پردہ اٹھاؤ تا کہ میں انہیں دیکھ لوں پس مالک دوزخ کے خازنوں کو حکم دے گا تو وہ پردہ اٹھا دیں گے تو وہ جبرائیل کو دیکھیں گے اور اسے اچھی صورت میں پائیں گے پس وہ جان لیں گے کہ جبرائیل علیہ السلام عذاب کے فرشتوں میں سے نہیں ہیں تو پوچھیں گے اے مالک یہ شخص کون ہے کہ ان سے زیادہ حسین ہم نے کوئی نہ دیکھا مالک کہے گا یہ جبریل کریم اللہ کا وہ فرشتہ ہے جو محمد ﷺ پر وحی لیکر آتے جب وہ محمد ﷺ کا نام سنیں گے تو سب فریاد کریں گے اور روئیں گے۔

يَقُوْلُوْنَ يَا جِبْرَائِيْلُ اِقْرَءْ مُحَمَّدًا مِّنَا السَّلَامَ وَ اَخْبِرْهُ لِسُوْءِ حَالِنَا وَ قُلْ لَهٗ قَدْ نَسِيْتَنَا وَ تَرَكْتَنَا فِيْ النَّار فَيَنْطَلِقُ جِبْرَآئِيْلُ حَتّٰى يَقُوْمَ بَيْنَ يَدَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى كَيْفَ رَاَيْتَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ يَارَبِّ اَنْتَ اَعْلَمُ بِاَسْوَءِ حَالِهِمْ وَ اَضْيَقِ مَكَانِهِمْ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى هَلْ سَالُوْكَ شَيْئًا يَقُوْلُ نَعَمْ يَارَبِّ سَالُوْنِىْ اَنْ اَقْرَءَ نَبِيَّهُمُ السَّلَام وَ اُخْبِرَهٗ مِنْ سُوْءِ حَالِهِمْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنْطَلِقْ اِلَيْهِ وَ بَلِّغْهُ فَيَنْطَلِقُ جِبْرَآئِيْلُ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاكِيًا لِيُخْبِرَهٗ عَنْ سُوْءِ حَالِهِمْ وَ هُوَ تَحْتَ شَجَرَةِ طُوْبٰى فِىْ خَيْمَةٍ مِّنْ

دُرَّۃٍ بَیْضَاءَ وَلَھَا اَرْبَعَۃُ الاٰفِ بَابٍ وَّ لَھَا مِصْرَاعَانِ مِنَ الذَّھَبِ الْاَحْمَرِ یَقُوْلُ مَا یُبْکِیْکَ یَا جِبْرَآئِیْلُ یَقُوْلُ یَامُحَمَّدُ لَوْرَاَیْتَ مَارَاَیْتُ لَبَکَیْتَ مِنْ بُکَآئِیْ قَدْ جِئْتُ مِنْ عِنْدِ عُصَاۃِ اُمَّتِکَ الَّذِیْنَ یُعَذَّبُوْنَ فِیْ النَّارِ وَ ھُمْ یَقْرَؤُنَ عَلَیْکَ السَّلَامَ وَ یَقُوْلُوْنَ اَعْلَمُ مَا اَسْوءَ حَالَنَا وَ اَضْیَقَ مَکَانَنَا وَ یَصِیْحُوْنَ یَا مُحَمَّدَاہُ وَ یُسْمِعُہُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ تِلْکَ السَّاعَۃِ صِیَاحَھُمْ وَ ھُمْ یَقُوْلُوْنَ یَا مُحَمَّدَاہُ فَیَقُوْلُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ یَآ اُمَّتِیْ فَیَقُوْمُ بَاکِیًا

اور کہیں گے اے جبریل محمد ﷺ سے ہمارا سلام عرض کرنا اور ان سے ہماری بدحالی بیان کرنا اور کہنا کہ آپ ہمیں بھول گئے ہیں اور ہمیں آگ میں بے مددگار چھوڑ دیا پس جبریل علیہ السلام چلیں گے یہاں تک کہ اللہ کے حضور آ کھڑے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے جبرائیل تو نے امت محمدیہ کو کس حال میں دیکھا تو وہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار تو ان کی بدحالی کو خوب جانتا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا انہوں نے تجھ سے کچھ سوال کیا وہ کہے گا ہاں انہوں نے مجھے کہا کہ میں ان کے نبی کریم ﷺ سے ان کا سلام کہوں اور آپ سے ان کا برا حال بیان کروں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اس طرف جاؤ اور ان کا پیغام دو پس جبرائیل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس روتے ہوئے آئیں گے اور آپ سے ان کا برا حال بیان کریں گے اور آپ اس وقت بلند درخت کے نیچے سفید موتی کے خیمہ میں تشریف فرما ہونگے جس کے چار ہزار

دروازے ہیں اوراس کی دو جانب سرخ سونا سے ہیں آپ پوچھیں گے اے جبرائیل آپ کوکس بات نے رولا دیا وہ عرض کریں گے حضور آپ دیکھتے جو کچھ میں نے دیکھا تو آپ بھی ضرور میری طرح روتے میں نے آپ کی گنہگار امت کے پاس سے آیا ہوں انہیں آگ میں عذاب دیا جارہا ہے اور وہ آپ کو سلام عرض کرتے تھے اور کہتے تھے کہ انہیں ہمارا برا حال اور تنگ مکان بتانا اور فریاد کرتے تھے کہ یا محمد اور اللہ نے ان اس وقت آپ کو سنا دیگا کی فریادوں کو سنا تو نبی ﷺ فرمائیں گے لبیک لبیک اے میر ی امت پھر حضور روتے ہوئے اٹھیں گے

فَیاتِیْ عِنْد الْعَرْش وَالْاَنْبیآءِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ فَیخِرُّ ساجدًا لِلّٰه وَ یُثْنِیه بمالَمْ یُثْنِ احد'' مِثْلُهٗ فَیقُوْلُ اللّٰه تَعالٰی ارْفَعْ راْسک سلْ تُعْطَ و اشْفعْ تُشفَّعْ یقُوْلُ یارَبِّ اشْقیآءُ اُمّتیْ قَدْ انْفذْتَ حُکْمک فِیْهِمْ و شفعْت فاشْفِعْنیْ فِیْهِمْ فیقُوْلُ اللّٰهُ تعالٰی قبلْتُ شفاعتک فِیْهِمْ وانْطلقْ و اقْرءْ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ و اَخْرِجْ مِنْها کُلَّ مَنْ کَانَ قَال لَآ اِلٰه الاَ اللّٰهُ مُحمَّد'' رَّسُوْلُ اللّٰه فیَنْطلِقُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِه وسلَّم مع الْاَنْبیآء عَلَیْهِمُ السَّلَامُ الی جهنَّم فاذا نظر الْمَالِکُ الی مُحمَّد صلَّی اللّٰهُ علَیْه و آلِه وسلَّم یقُوْمُ تعْظِیماً لَه' فیَقُوْلُ للْمالک ماحالُ اُمّتی الْاشْقیآء یقُوْلُ الْمَالِکُ اسْوءُ حالُهُمْ و اضْیقُ مکانُهمْ فیقُوْلُ النَّبیُّ صلّی اللّٰهُ علیْه و آلِه وسلَّم افْتح الْباب وارفعِ الطَّبق فاذا نظر اهْلُ النّار الی مُحمد صاحُوْاباجْمعهِمْ یا

مُحَمَّدَاہُ قَدْ اَحْرَقَتِ النَّارُ جُلُوْدَنا وَ لُحُوْمَنا وَ قَدْتَرَكْتنا فِی النَّار وَ نَسِيْتنا فَيَعْتَذِ رُمِنْهُمْ وَ يَقُوْلُ مَا عَلِمْتُ حَالَكُمْ فَيُخْرِجُهُمْ منهَا جَمِيْعًا وَ قَدْ صَارُوْا فَحماً اَكَلَتْهُمُ النَّارُ فَينطَلِقُ بِهِم اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ عِنْد

اورعرش کے پاس آئیں گے اور دوسرے انبیاء بھی تو آنحضورﷺ اللہ کی بارگاہ میں سجدہ میں گر جائیں گے اور اللہ کی وہ ثناء کریں گے جو کسی نہ کی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے محبوب اپنا سر اٹھالو اور مانگو عطا کیا جائے گا اور شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے گی عرض کریں گے اے پروردگار میری کچھ بد بخت امت جن میں تو نے اپنا حکم جاری کر دیا میں شفاعت کرتا ہوں پس ان کے بارے میں میری شفاعت قبول فرما تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے ان کے بارے میں شفاعت قبول کی اور اب جاؤ اور ان کو میرا سلام دو اور دوزخ سے ان کو نکال لو جس نے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس نبی کریم مع الانبیاء علیھم السلام جہنم کی جانب چلیں گے تو مالک فرشتہ حضورﷺ کو دیکھ کر تعظیماً کھڑا ہو جائے گا تو آپ مالک فرشتہ سے پوچھیں گے میری امت کے اشقیاء کا کیا حال ہے مالک عرض کریں گے ان کا برا حال اور تنگ جگہ ہے تب فرمائیں گے نبی کریمﷺ کہ جہنم کا دروازہ کھولو ان سے پردہ اٹھاؤ پس جب اہل دوزخ حضور کو دیکھیں گے تو سب فریاد کریں گے یا محمدﷺ آگ نے ہماری کھالیں جلا ڈالیں اور ہمارے گوشت اور آپ ہمیں آگ میں بے یارو مددگار چھوڑ کر بھول گئے تو آپ ان سے معذرت چاہیں گے اور فرمائیں گے مجھے تمہارا حال معلوم نہ تھا پس آپ ان سب

کو دوزخ سے نکال لیں گے اور تحقیق آگ انہیں جلا کر کوئلہ کر دیا ہوگا پس آپ انہیں ساتھ لیکر باب جنت کی طرف نہر حیات کے پاس آئیں گے۔

نهرِ الحيوانِ فيغتسلون فيهِ و يخرجون منهُ شآبًا جردًا مردًا مكحلين فيصير وجوههم كالقمرِ ليلةَ البدرِ و على جباههم مكتوب'' هؤلآءِ جهنميون عتقاءُ الرحمن من النارِ فيدخلون الجنةَ و يعبرون بذلك فيدعون اللهَ تعالى ان يمحوهم فيمحوا اللهُ تعالى ذلك عن جباههم و اذا رای الكفار ان المسلمين قد خرجوا من النارِ قالوا يليتنا كنا مسلمين فنحن ايضا نخرج من النارِ و ذلك قوله' تعالى ربما يود الذين كفروا لو كانوا مسلمين و روی عن النبي صلى اللهُ عليهِ و الهٖ و سلم انه' قال يؤتى الموت كانه' كبش'' املح و يقال لاهلِ الجنةِ اتعرفون الموتَ فينظرونه' و يعرفونه' و يقال لاهلِ النارِ ياهل النارِ اتعرفون الموة فينظرونهُ و يعرفونه' فيذبح بين الجنةِ والنارِ ثم يقال ياهل الجنةِ خلود'' لاموت فيها و ياهل النارِ خلود'' لا موة فيها فذلك قوله' تعالى و انذرهم يوم الحسرةِ اذ قضى الامر وفی الخبر اذا جیء بجهنم يوم القيمةِ تزفرت زفرة حتى صارت كل امة جاثيةِ على ركبهم من

تو وہ سب اس میں نہائیں گے اس سے جوان ستھرے بدن بے شک ریش سرمیلی

آنکھیں ہو کر نکلیں گے اوران کے چہرے بدر منیر کی طرح چمکتے ہونگے اور ان کی پیشانیوں پر لکھا ہوگا کہ یہ وہ جہنمی ہیں جنہیں رحمن نے آگ سے آزاد کر دیا جب وہ جنت میں جائیں گے تو اس سے شرم محسوس کریں گے۔ پھر اللہ تعالی سے دعا کریں گے کہ لکھا ہوا ان سے مٹا دے پس اللہ تعالی اسے انکی پیشانیوں سے محو فرما دے گا اور جب کفار دیکھیں گے کہ تحقیق مسلمان جہنم سے نجات پا چکے ہیں تو کہیں گے کاشکہ ہم مسلمان ہوتے تو ہم بھی آگ سے نجات پاتے اور یہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ کافر تمنا کریں گے کاشکہ ہم بھی مسلمان ہوتے اور نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ فرمایا موت کو سفید کلیجی رنگ دنبے کی مانند لایا جائے گا اور اہل جنت سے پوچھا جائے گا کیا تم اس موت کو پہچانتے ہو تب وہ اسے دیکھیں گے اور اسے پہچانیں گے اور دوزخیوں سے پوچھا جائے گا اے اہل دوزخ تم موت کو پہچانتے ہو تب وہ اسے دیکھیں گے اور پہچانے گے پھر اسے جنت اور دوزخ کے درمیان ذبح کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اے اہل جنت یہ ہمیشہ کا گھر ہے جس میں موت نہیں اور اے اہل دوزخ ہمیشہ رہو اس میں موت نہیں ہے تو یہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے اے محبوب انہیں حسرت کے دن سے ڈراؤ جب فیصلہ ہو جائے گا اور حدیث میں ہے کہ روز قیامت جب جہنم کو لایا جائے گا تو آواز کرے گی اور آواز کرنا یہاں تک کہ ہر گروہ اس کے خوف سے زانو بل اپنے رب کے سامنے آئے گا

هوْ لِها كَما قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى و ترى كُلَّ اُمَّةٍ تُدْعٰى اِلٰى كِتَابِهَا اَلْيَوْمَ تَجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ فَاِذا نَظَرُوْا اِلٰى جَهَنَّم وَ يَسْمَعُوْنَ زَفِيْرَهَا كَمَا قَالَ اللّٰه تَعَالٰى سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظاً وَّزَفِيْرًا مِّنْ مَّيْسَرَةِ خَمْسَمِائَةِ عَامٍ يَقُوْلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ نَفْسِى نَفْسِىْ حَتّٰى الْخَلِيْلُ وَالْكَلِيْمُ اِلَّا الْحَبِيْبُ يَقُوْلُ اُمَّتِىْ اُمَّتِىْ فَاِذَا قَرُبَتِ النَّارُ يَقُوْلُ يَانَارُ بِحَقِّ الْمُصَلِّيْنَ وَ بِحَقِّ الْمُصَدِّقِيْنَ وَ الْخَاشِعِيْنَ وَالصَّآئِمِيْنَ اِرْجِعِىْ فَلَا

تَرجِعُ النَّارُ فَيَقُولُ جِبرآئِيلُ يَا مُحَمَّدُ قُلْ لَهَا بِحَقِّ التَّآئِبِينَ وَدُمُوعِهِمْ وَبُكَآئِهِمْ عَنِ الذُّنُوبِ اِرْجِعِي فَيَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَيَرجِعُ النَّارُ وَيَجِئُ جِبرآئِيلُ بِدُمُوعِ الْعُصَاةِ وَ يَرُشُّ عَلَيهَا فَتَطفِئُ النَّارَ كَنَار الدُّنيَا تَطفِئُ بِالْمَآءِ وَالتُّرَابِ وَفِي الخَبَرِ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ يَحشُرُ اللّٰهُ تَعَالٰى الْخَلَاقَ فِي وَادِي المَحشَرِ يَجِئٌ جَهَنَّمُ مُفتُوحَةَ اَبوَابُهَا وَتَاْخُذُ اَهْلَ الْمَحشَرِ النَّارُ مِنْ تَحتِهِمْ وَ عَنْ اَيمَانِهِمْ وَ عَنْ شَمَآئِلِهِمْ فَيَستَغثُونَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ فَيَستَغِيثُ النَّبِيُّ اِلٰى

جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اور تم ہر گروہ کو دیکھو گے زانو کے بل گرے ہوئے ہر گروہ اپنے نامہ اعمال کی طرف بلایا جائے گا آج تمہیں تمہارے کئے کا بدلہ دیا جائے گا۔ پھر جب وہ جہنم دیکھیں گے اور اس کی سخت آواز سنیں گے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا سنیں گے اس کی غضب ناک بھڑ کنے کی آواز پانچ سو سال کی مسافت سے ہر ایک نفسی نفسی پکارے گا حتی کہ خلیل وکلیم مگر حبیب امتی امتی کہے گا پس جب آگ قریب آئے گی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے کہ اے آگ نمازیوں کے واسطے اور روزہ داروں کے واسطے لوٹ جا پس آگ نہ ہٹے گی تو جبریل کہیں گے اے اللہ کے رسول اسے کہو توبہ کرنے والوں اور ان کے آنسوؤں اور گناہوں پر رونے کے واسطے پس لوٹ جا تو نبی کریم ﷺ یہی فرمائیں گے پس آگ واپس ہو جائے گی اور جبریل علیہ السلام گنہگاروں کے آنسو لائیں گے اور آگ دوزخ پر چھڑک دیں گے تو وہ

بجھ جائے گی جس طرح دنیا کی آگ پانی و مٹی سے بجھتی ہے اور حدیث میں ہے کہ جب روز قیامت ہوگا تو اللہ تعالیٰ وادی محشر میں مخلوق کو جمع کرے گا اور ان کے پاس جہنم لائے گا کہ اس کے دروازے کھلے ہونگے اور اہل محشر کو آگ پکڑے گی ان کے نیچے سے اور ان کے دائیں جانب سے اور بائیں جانب سے تو نبی ﷺ کی بارگاہ میں فریاد کریں گے اور نبی ﷺ جبریل کو آواز دیں گے۔

جبرآئیل فَیَقُوْلُ لا تَخفْ وَالفُضْ غُبار رَاُسک فَینْفُضُ غُبار رَاسِہ فَیَبْسُطُ اللّٰہُ مِنْ غُبارِ رَاسِہٖ سحاباً مّثْلَ سَحابِ الْمطرِ فیقفُ عَلٰی رؤُسِ الْمُوْمِنیْنَ ثُمَّ یَقُوْلُ لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُنْفُضْ غُبارَ لِحُیَتِکَ فَینْفُضُ فَیَجْعَلُ اللّٰہُ غُبارَ لِحْیَتِہٖ سَتْرًا بَیْنَھُمْ وَبَیْنَ النَّارِ ثُمَّ یَامُرُہ''اَنْ یَّنْفُضَ مِنْ نَّفْسِہٖ فَیَنْفُضُ فَیَصِیْرُ مِنْ غُبارِ نَفْسِہٖ بِسَاطٌ'' تَحْتَ اَقْدَامِھِمْ وَیَمْنَعُ مِنْھُمْ نَارُ جَھَنَّمَ بِبَرَکَتِہٖ وَفِیْ الْخَبرِ اِذَکَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ یُوْتٰی بِعَبْدٍ فَتَرْجَحُ سَیِّاٰتُہٗ فَیُوْمَرُ لَہٗ اِلَی النَّارِ فَتکَلَّمَ شَعْر'' مَنْ شَعْرَاۃِ عَیْنِہٖ وَیَقُوْلُ یَارَبِّ رَسُوْلُکَ مُحَمَّد'' قَالَ مَنْ بَکٰی مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ حَرَّمَ اللّٰہُ تِلْکَ الْعَیْنَ عَلَی النَّارِ وَلَوْ بَکٰی بِقَدْرِ اَنْ یَّبُلَّ شَعْرَۃ'' وَّاحِدَہ'' غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ بِبَرَکَتِہٖ فَاِنِّیْ بَیْتُ مِنْ خَشْیَتِکَ فَانْزِعْنِیْ عَنْھَا وَیُقَالُ فَاتْرُکْنِی فَیَغْفِرُ اللّٰہُ لَہٗ وَیُخَلِّصُہٗ مِنَ النَّارِ بِبَرَکَۃِ شَعْرَۃٍ وَّاحِدَۃٍ کَانَتْ بکَتْ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی فِی الدُّنْیَا ثُمَّ یُنَادِیْ نَجٰی فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِبَرَکَۃِ شَعْرَۃٍوَاحِدَۃٍ بَاب'' فِیْ

ذِکُرِ الُجنَان قَالَ وَ ھَب''

تو جبریل عرض کریں گے حضور آپ خوف نہ کیجئے اور اپنے سر سے غبار جھاڑیے پس آپ ﷺ اپنے سر سے غبار کو جھاڑیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے سر کے غبار کو بادل کی صورت میں بدل دے گا جس طرح کہ ابر باراں پس وہ بادل مومنوں کے سروں پر ٹھہریگا پھر جبریل علیہ السلام حضور ﷺ سے داڑھی مبارک سے گرد جھاڑنے کو عرض کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے غبار کو مومنین اور آگ کے درمیان پردہ بنا دے گا۔ پھر آپ کو بدن کا غبار جھاڑنے کو کہا جائے پس آپ جھاڑیں گے تو آپ کے بدن مبارک کا غبار ان کے پاؤں کے نیچے فرش بن جائے گا اور اس کی برکت سے جہنم کی آگ انہیں تکلیف نہ دے سکے گی اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ قیامت کے دن ایک آدمی لایا جائے گا جس کی بدیاں نیکیوں پر غالب ہونگی اور اسے آگ میں لیجانے کا حکم دیا جائے گا اور اس کی آنکھوں کے بالوں سے ایک بال کلام کرے گا اور عرض کرے گا کہ اے میرے پروردگار تیرے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ کے خوف سے رویا اللہ اس کی آنکھوں کو آگ پر جلانا حرام کر دیتا ہے۔ اگرچہ بقدر ایک بال بھیگنے کے روئے اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اسے بخش دیتا ہے پس میں تیرے خوف سے رویا ہوں تو اب مجھے آگ سے بچا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ کہے گا مجھے چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا اور اس کی برکت سے آگ سے نجات دے گا کیونکہ وہ دنیا میں اللہ کے خوف سے رویا تھا پھر ندا دی جائے گی کہ فلاں بن فلاں ایک بال کی برکت سے نجات پا گیا۔ باب نمبر۴۲ (جنت کے بیان

میں)

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَلَقَ الْجَنَّۃَ یَوْمَ خَلَقَھَا عَرْضُھَا کَعَرْضِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنَ وَاَمَّا طُوْلُھَا فَلَا یَعْلَمُہٗ اَحَد'' اِلَّا اللّٰہُ وَاِذَ کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ وَ بَطَلَتِ الْاَرْضُوْنَ وَالسَّمٰوٰتُ وَسَعَھَا اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی حَدٍّ یَتَّسَعُ اَھْلُ الْجَنَّۃِ وَ الجِنَانُ کُلُّھَا مائۃُ دَرَجَۃٍ وَّمَا بَیْنَ دَرَجَۃٍ مَیْسَرَۃَ خَمْسَمِائَۃِ عَامٍ وَّفِیْھَا اَنْھَار'' مُّطَھَّرَۃ'' جَارِیَۃ'' وَّثِمَارُھَا مُتَدَانِیَۃ'' مُتَدَالِیَۃ'' عَلٰی مَا تَشْتَھِی الْاَنْفُسُ وَ فِیْھَآ اَزْوَاج'' مُّطَھَّرَۃ'' مِّنْ حُوْرِ الْعِیْنِ خَلَقَھُنَّ اللّٰہُ مِنْ اَنْوَارٍ کَاَنَّھُنَّ الْیَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ قَامِرَاتُ الطَّرْفِ لَا یَنْظُرْنَ غَیْرًا اَزْوَاجِھِنَّ لَمْ یَطْمِثْھُنَّ اِنْس'' قَبْلَھُمْ وَّلَاجَآن'' کُلَّمَآ اَصَابَھَازَوْجُھَا وَجَدَھَا عَذْرَآءَ وَعَلَیْھَا سَبْعُوْنَ حُلَّۃً مُّخْتَلَفَۃُ الْاَلْوَانِ وَحَمْلُھَا عَلَیْھَآ اَخَفُّ مِنْ شَعْرَۃٍ وَّاحِدَۃٍ فِیْ بَدَنِھَا وَیُرٰی سَاقَیْھَا مِنْ وَّرَآءِ لَحْمِھَا وَعَظْمِھَاوَجِلْدِھَا وَحُلَلِھَا کَمَا تَرَیٰ الشَّرَابُ اِلْاَحْمَرُ مِنَ الزَّجَاجِ الْاَبْیَضِ وَقُرُوْنُھُنَّ مُکَلَّۃ'' مُرَصَّعَۃ'' بِالدُّرِّ وَالْیَوَاقِیْتِ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا آمِیْن بَاب'' فِیْ ذِکْرِ اَبْوَابِ الْجِنَانِ قَالَ

حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا تخلیق کے دن اس کی چوڑائی آسمانوں اور زمینوں کے برابر تھی۔ اور بہرحال لمبائی اس

کی اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جب قیامت کا دن آئے گا تو سب آسمانوں و زمین فنا ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ اسے اور کشادہ کر دے گا اس حد تک کہ اہل جنت اس میں سمائیں اور جنت کے کل سو درجے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان پانچ سو سال چلنے کی راہ اور اس میں پاکیزہ نہریں جاری ہیں اور میوے اس کے قریب و مسلسل ملیں گے جو دل چاہیں اور اس میں پاکیزہ بیبیاں حور العین سے ہونگی انہیں اللہ نے انوار سے پیدا فرمایا گویا کہ وہ یاقوت و مرجان ہیں نظریں نیچیں رکھنے والیاں جو اپنے خاوند کے سوا غیر کو نہ دیکھیں گی خاوندوں سے پہلے ان کو کسی انس و جن نے نہ چھوا ہو گا جب بھی خاونداس کے پاس آئے اسے کنواری پائے گا اور اس کے بدن پر ستر مختلف رنگوں کے لباس ہونگے اور وزن ان لباسوں کا اس پر اس کے بدن کے ایک بال سے بھی کم ہو گا اور اس کی پنڈلیوں کی چربی کی چمک اسکے گوشت و ہڈیوں اور کھال اور لباسوں کی دوسری طرف سے دیکھائی دیتی ہوگی جس طرح کہ سرخ شراب سفید شیشہ سے اور ان کے گیسو موتیوں اور یاقوت سے مرصع ہونگے۔ اے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی عطا کر آمین۔

باب نمبر ۴۳ (جنت کے دروازوں کے بیان میں)

ابنِ عباسؓ لِلْجِنَانِ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ مِنَ الذَّهَبِ الْمُرَصَّعِ بِالْجَوَاهِرِ ومكتوب" على باب الجنة الاوّل لا اله الاّ الله محمد" رَسُوْلُ اللّٰهِ وهو بابُ الْاَنبياءِ وَالْمُرسلين والعُلماءِ والشُّهداءِ والاسخياءِ والبابُ الثانى بابُ المصلّين بكما لها ووُضُوءِ هاو اركانها والبابُ الثالثُ بابُ المزكّين بطيبِ انفسهم والبابُ الرّابع

بَـاب ''الاَ مِـرِيْـنَ بَالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهِيْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْبَابُ الْخَامِسُ بَـابُ مَـنْ نَهـے نَفْسَهُ عَنِ الشَّهوتِ وَالْبَابُ السَّادِسُ بَابُ الْحُجَّاجِ وَالْـمُـعْتَمِرِيْنَ وَالْبَابُ السَّابِعُ بَابُ الْمُجَاهِدِيْنَ وَالْبَابُ الثَّامَنُ بَابُ الْـمُـوَحِّـدِيْـنَ الَّـذِيْـنَ يَـغُـضُّـوْنَ اَبْـصَـارَهُمْ عَنِ الْمَحَارِمِ وَيَعْمَلُوْنَ الْـخَيْـرَاتِ مِـنْ بِـرِّالْـوَالِـدَيْـنِ وَصِـلَةِ الرَّحْمِ وَغَيْرَ ذٰلِكَ وَآسْمَاءُ الْـجَـنَانِ ثَمَانِيَة'' اَوَّلُهَا دَارُ الْجِنَانِ وَهِيَ مِنَ اللُّؤْلُؤِ الْبِيْضَآءِ وَثَانِيُهَا دَارُالسَّلامِ وَهِـيَ مِـنْ يَـاقُوْتٍ حَمْرَآءَ وَثَالِثُهَا جَنَّةَ الْمَاوٰى وَهِيَ مِنْ زَبَـرْ جَـدٍ خَـضْـرَآءَ وَرَابِـعُهَـا جَنَّةُ الْخُلْدِوَ هِيَ مِنْ مَّرْجَانَةٍ صَفْرَآءَ وَخَامِسُهَا جَنَّةُ االنَّعِيْمِ وَهِيَ مِنْ فِضَّةٍ بَيْضَآءَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جنت کے آٹھ باب ہیں جو جواہرات سے مرصعہ ہیں اور بہشت اول کے دروازے پر لکھا ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اور وہ انبیاء و مرسلین او علماء و شہداء و اسخیاء کا دروازہ ہے اور دوسرا دروازہ نمازیوں کا ہے جو کامل وضو اور پورے ارکان کے ساتھ اسے پڑھتے تھے اور تیسرا دروازہ خوش دلی سے زکوۃ دینے والوں کا ہے اور چوتھا دروازہ بھلائی کا حکم اور برائی سے روکنے والوں کے لئے اور پانچواں دروازہ ان کا ہے جنہوں نے اپنے نفس کو خواہشات سے روکا چھٹا حج و عمرہ ادا کرنے والوں کے لئے ساتواں مجاہدین کے لئے آٹھواں دروازہ توحید پر استقامت کرنے اور محارم سے

نظریں بچانے اور نیکی کرنے والوں اور والدین سے صلہ رحمی وغیرہ کا ہے اور جنت کے نام آٹھ ہیں اور اول کا نام دار الجنان اور وہ سفید موتیوں سے ہے دوسری کا نام دارالسلام اور وہ سرخ یاقوت سے ہے تیسری جنت الماوی اور وہ سبز زبرجد سے ہے اور چوتھی جنۃ الخلد اور وہ زرد مرجان سے ہے اور پانچویں جنۃ النعیم اور وہ سفید چاندی سے ہے۔

وَسَادِسُهَا جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ وَهِيَ مِنْ ذَهَبٍ حَمْرَآءَ وَسَابِعُهَا جَنَّةُ عَدْنٍ وَّهِيَ مِنْ دُرَّةٍ بَيْضَآءَ وَهِيَ مُشْرِفَةٌ عَلَى الْجِنَانِ كُلِّهَا وَثَامِنُهَا جَنَّةُ الْفِضَّةِ وَهِيَ اَعْلَى الْجِنَانِ كُلِّهَا وَلَهُ بَابَانِ وَمِصْرَاعَانِ مِنَ الذَّهَبِ كُلُّ مِصْرَاعٍ مَّا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْاُخْرٰى كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَاَمَّا بِنَآءُ هَا فَلِبْنَةٌ مِّنْ لُذَّهَبِ وَلِبْنَةٌ مِّنَ الْفِضَّةِ وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ وَتُرَابُهَا الْعَنْبَرُ وَالزَّعْفَرَقُ وَقُصُوْرُ هَا مِنَ اللُّؤْلُوْءِ وَغُرُفَاتُهَا مِنَ الْيَوَاقِيْتِ وَاَبْوَابُهَا مِنَ الْجَوَاهِرِ وَفِيْهَا اَنْهَارٌ مِّنْ مَّآءِ الرَّحْمَةِ وَهِيَ تَجْرِيْ فِيْ جَمِيْعِ الْجِنَانِ وَحُصَاتُهَا وَاَحْجَارُهَا اللَّاٰلِيْ دِ مَآؤُهَا اَشَدُّ مِنَ الثَّلْجِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَفِيْهَا نَهْرُ الْكَوْثَرِ وَهُوَ نَهْرُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَشْجَارُهَا الدُّرُّ وَالْيَاقُوْتُ ... نَهْرُ الْكَافُوْرِ وَفِيْهَا نَهْرُ التَّسْنِيْمِ وَفِيْهَا نَهْرُ السَّلْسَبِيْلِ وَفِيْهَا نَهْرُ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُوْمِ وَمِنْ وَّرَآءِ ذٰلِكَ اَنْهَارٌ كَثِيْرَةٌ لَا يُحْصٰى

عددُھا وفیْ الُخبرِ عنِ النّبیْ صلّی اللّٰهُ علیْهِ وَآلِه وسلّم انّهٗ قال لیْلةَ الْمِعْراجِ اُسْرِیَ بیْ اِلی السّمآءِ

اور چھٹی جنۃ الفردوس ہے اور وہ سرخ سونا سے ہے اور ساتویں جنۃ عدن ہے اور وہ سفید موتی سے ہے اور یہ سب جنتوں سے اعلیٰ ہے اور اس کے دو دروازے ہیں ہر دروازہ کے دو کواڑے سونے کے ہیں اور ایک کواڑے سے دوسرے تک کی مسافت بقدر آسمان و زمین کے درمیان کے ہے اور بر حال بناء اس کی پس ایک سونے سے اینٹ اور دوسری چاندی سے اور گارہ اس کا کستوری سے اور مٹی اس کی عنبر و زعفران ہے اور محلات اس کے موتیوں سے اور الماریاں یاقوت سے اور دروازے اس کے جواہرات سے نہریں اس میں آب رحمت کی ہیں اور وہ سب موتیوں سے ہیں اور پانی اس کا برف سے ٹھنڈا اور شہد سے میٹھا ہے اور اس میں ایک نہر کوثر ہے اور وہ محمد ﷺ کی نہر ہے اور اس کے درخت موتی اور یاقوت کے ہیں اور اس میں ایک نہر کافوری ہے اور ایک نہر اس میں تسنیم ہے اور ایک اس میں سلسبیل ہے اور ایک نہر اس میں رحیق المختوم ہے اور ان کے علاوہ اور بھی بہت سی نہریں ہیں جس کا شمار ممکن نہیں جنت کی نہروں کا بیان اور نبی کریم ﷺ سے حدیث مبارک میں آیا ہے کہ فرمایا معراج کی رات مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی۔

وعُرِض علیَّ جمیْعُ الْجنان فراَیْتُ فیْھا اَرْبعةَ انْھارٍ نھر'' مِنْ مَآءٍ مَنْ لَّبن وَّنھر'' مَنْ خمرٍ وَّنھر'' مَنْ عسلٍ کما قال اللّٰهُ تعالٰی انْھار'' مَنْ مَآءٍ غیْر اسنٍ وانْھار'' مَنْ لّبنٍ لّمْ یتغیّرْ طعْمُهٗ وانْھار'' مَنْ خمْرٍ

لَـذَّـةٍ لـلشّـٰـربـيـن وانهار'' مَنْ عسل مصفًى فقُلْتُ لجبْرائيل مَنْ ايْن يـجـيءُ هـــذِهِ الا نهرْ والـى ايـن تـذهبْ قال جبْريلْ يذْهبُ الى الـحـوْضِ الكوْثرِ وَلَا ادْرِىْ منْ ايْن يجىْءُ فاسْئلْ مِن اللّٰه تعالى انْ يُـعلمك اوْيُرک فدعا ربَّهٗ فجآء ملکٌ'' وسلّم على النبىّ صلّى اللّٰهُ عَلَيْـهِ وَآلـهٖ وسلّم وقال يا محمّدُ غمّضْ عيْنيْك فغمضْتُ عيْـنـىَّ ثُمَّ قالَ افْتحْ عيْنيْک فاذًا انا عِنْد شجرةٍ وَّرايْتُ فِيْه قُبّةً مِّنْ دُرَّـةٍ بيْـضـآء وَلهـا بـاب'' مّـنْ يـاقـوْتٍ اخْـضر وقُفْلُها مِن الذّهب الْاُحْـمـر ولوْ انَّ جمِيْع مَا فِى الدُّنْيا مِن الْجنّ وَالْانْس وُضِعُوْا على تـلْك الْقُبّة لكانُوْا مثْل طآئرٍ جالسٍ على الْجبلِ وكُوْزةً على الْقُبّةِ فـرايْتُ هٰذِهِ الْاَنْهرَ الْاَرْبعة تجْرِىْ مِنْ تحْتِ هٰذه الْقُبّة فلمّا ارَدْتُّ انْ ارْجع قال لى الْملكُ لِم لا تدْخلْ فِىْ الْقُبّة

اور تمام جنتیں میرے سامنے لائی گئیں اور میں نے جنت میں چار نہریں دیکھیں ایک پانی کی ایک نہر دودھ کی اور ایک شراب طہور کی اور ایک شہد کی جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ۔ اس میں جنت میں پانی کی نہریں ہیں کہ بدبودار و بدمزہ نہ ہوں گی اور دودھ کی نہریں ان کا ذائقہ کہ نہ بدلے گا اور شراب کی نہریں ہیں کہ پینے والوں کو لذیذ لگیں گی اور شہد مصفّٰی کی نہریں ہیں حضور فرماتے ہیں میں نے جبریل کو کہا یہ نہریں کہاں سے آتی ہیں اور کہاں جاتی ہیں جبریل نے کہا یہ حوض کوثر کو جاتی ہیں اور یہ میں نہیں جانتا کہ کہاں سے آتی ہیں پس آپ اللہ تعالیٰ سے پوچھیں کہ آپ کو بتادے یا آپ کو دکھ

دے تو آپ نے اپنے رب سے دعا کی پھر نبی کریم ﷺ کے پاس فرشتہ آیا اور عرض کی حضور آپ اپنی آنکھیں بند کریں اور میں نے آنکھیں بند کرلیں پھر کہا پس اب اپنی آنکھیں کھولو پس جبھی میں ایک درخت کے پاس تھا اور وہاں میں نے ایک قبہ دیکھا اور اس کا دروازہ سبز یاقوت کا تھا اور تالا اس کا سرخ سونے کا اور اگر دنیا کے تمام جن و انس اس قبہ پر رکھ دیے جائیں تو یوں لگیں جیسے پہاڑ پر پرندہ بیٹھا ہو یا قبہ پر کوزہ رکھا ہو تو پس میں نے ان چاروں نہروں کو دیکھا کہ اس قبہ کے نیچے سے جاری ہیں تو جب میں نے وہاں سے واپس ہونے کا قصد کیا تو فرشتے نے مجھے کہا آپ اس قبہ میں کیوں نہیں داخل ہوتے۔

قُلْتُ كَيْفَ اَدْخُلُ وَعَلٰى بَابِهَا قُفْلٌ'' قَالَ لِيْ افْتَحْ قُلْتُ كَيْفَ اَفْتَحُهٗ وَلَا مِفْتَاحَ لَهٗ قَالَ مِفْتَاحُهٗ فِيْ يَدِكَ اِفْتَحْهُ قُلْتُ يَا مَلَكُ اَيْنَ مِفْتَاحُهٗ قَالَ مِفْتَاحُهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنَ الْقُفْلِ قُلْتُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَتَحَ الْقُفْلُ وَدَخَلْتُ فِي الْقُبَّةِ فَرَاَيْتُ هٰذِهِ الْاَنْهَارَ الْاَرْبَعَةَ تَجْرِيْ اَرْبَعَةِ اَرْكَانَ الْقُبَّةِ فَلَمَّا اَرَدْتُ الْخُرُوْجَ عَنِ الْقُبَّةِ قَالَ لِي الْمَلَكُ هَلْ نَظَرْتَ وَرَاَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اُنْظُرْ ثَانِيًا اِلٰى اَرْكَانِهَا فَلَمَّا نَظَرْتُ رَاَيْتُ مَكْتُوْبًا عَلٰى اَرْبَعَةِ اَرْكَانِ الْقُبَّةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَرَاَيْتُ نَهْرَ الْمَآءِ يَخْرُجُ مِنْ مِّيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَنَهْرُ اللَّبَنِ يَخْرُجُ مِنْ هَاءِ اللّٰهِ وَنَهْرُ الْخَمْرِ يَخْرُجُ مِنْ مِيْمِ الرَّحْمٰنِ وَنَهْرُ الْعَسَلِ يَخْرُجُ مِنْ مِّيْمِ الرَّحِيْمِ فَعَلِمْتُ اَنَّ

اَصْلَ هٰذِهِ الْاَ نْهَارِ الْاَرْبَعَةِ مِنَ الْبَسْمَلَةِ فقال اللّٰه تعالی یا مُحَمَّدْ مَنْ ذَکَرَنِیْ بِهٰذِهِ الْاَسْمَاءِ مِنْ اُمَّتِکَ وَقَالَ بِقَلْبٍ خَالِصٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سَقَیْتُهٗ مِنْ هٰذِهِ الْاَنْهَارِ الْاَرْبَعَةِ یُسْقَوْنَ یَوْمَ السَّبْتِ مَآؤُهَا وَیَوْمَ الْاَحَدِ یَشْرَبُوْنَ

میں نے کہا کیسے داخل ہوں حالانکہ اس کا دروازہ مقفل ہے اس نے مجھے کہا کہ اسے کھول دو میں نے کہا اسے کیسے کھولوں اس کی چابی نہیں اس نے کہا اس کی چابی تو آپ کے ہاتھ میں ہے میں نے کہا اے فرشتے اس کی چابی میرے ہاتھ میں کہاں ہے؟ اس نے عرض کی یا رسول اللہ اس کی چابی ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے پھر جب میں اس تالا سے قریب ہوا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو پڑھا تو تالا کھل گیا اور میں قبہ میں داخل ہوا تو ان چاروں نہروں کو دیکھا کہ وہ قبہ کے چاروں گوشوں سے جاری ہیں پھر جب میں نے قبہ سے نکلنے کا قصد کیا تو فرشتے نے مجھ سے کہا کیا آپ نے اپنی نظر کی اور دیکھا میں نے کہا ہاں اس نے کہا پھر دوبارہ اس کے گوشوں کو دیکھو پس جب میں نے نظر کی اور دیکھا کہ قبہ کی چاروں طرفوں بسم اللہ شریف لکھی ہے اور میں نے پانی کی نہر کو دیکھا وہ بسم اللہ کی میم سے نکلتی ہے اور دودھ کی نہر کو دیکھا کہ وہ اللہ کی ھاء سے نکلتی ہے اور شراب طہور کی نہر رحمٰن کی میم سے اور شہد کی نہر رحیم کی میم سے پس میں جان گیا کہ بلا شبہ ان چار نہروں کی اصل بسم اللہ ہے پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد آپ کی امت میں سے جس نے مجھے ان ناموں سے یاد کیا اور خالص دل سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو پڑھا میں اسے ان چار نہروں سے پلاؤں گا اور شنبہ کو پانی پئیں گے اور ایک شنبہ کو شہد پئیں گے اور

دوشنبہ کو دودھ اور تین شنبہ کو شراب طہور

عسلھا ویوم الاثنین یسقون لبنھا ویوم الثلثآء یشربون خمرھا فاذا شربوھا سکروا واذا سکروا اطاروا الف عام حتی انتھوا الی جبل عظیم من مسک اذفر فیخرج السلسبیل من تحتہ فیشربون و ذلک یوم الاربعآء ثم یطیرون الف عام حتی انتھو الی قصر فیقفون وفیھا سرر'' مرفوعۃ'' واکواب'' موضوعۃ''و نمارق مصفور مصفوفۃ'' وزرابی مبثوثۃ''ط فیجلس کلو احد منھم علی سریر فینزل علیھم شراب الزنجبیل فیشربون و ذلک یوم الخمیس ثم یمطر اللہ علیھم من غیم ابیض الذی خلق اللہ تعالی من عنبر الف عام حللاحتی الف عام جواھرا فتعلق بکل جوھر حور'' ثم یطیرون الف عام حتی انتھوا الی مقعد صدق عند ملیک مقتدر وذلک یوم الجمعۃ فیقعدون علی مآئدۃ الخلد وینزل علیھم الرحیق المختوم من مسک فیشربونہ وقال وھم الذین یعملون الصلحت ویجتنبون عن المعاصی قال کعب'' سالت رسول

پس جب اسے پئیں گے تو مست ہو جائیں گے اور جب مست ہو جائیں گے تو ہزار سال اڑیں گے حتی کہ خالص کستوری کے ایک بڑے پہاڑ کے پاس پہنچیں گے پس اس کے نیچے سے چشمہ سلسبیل نکلتا ہوگا تو وہ اس سے پئیں گے اور وہ چار شنبہ ہوگا، پھر

وہ ہزار برس اڑئیں گے یہاں تک ایک محل تک پہنچیں گے پس وہ یہاں ٹھہر جائیں گے اور اس میں بلند تخت ہوں گے اور کوزے رکھے ہونگے اور نمارق ایک دوسرے کے برابر اور نفیس فرش بچھے ہوئے پس ان کا ہر ایک تخت پر بیٹھے گا تو ان پر شراب زنجبیل اترے گی تو وہ پئیں گے اور وہ پانچ شنبہ کا دن ہوگا پھر اللہ تعالیٰ ان پر سفید بادل سے بارش کرے گا وہ بادل جسے اللہ نے عنبر سے پیدا کیا ہزار سال حلے برسائے گا اور پھر ہزار سال جواہر اور ہر جوہر سے حور معلق ہوگی پھر وہ ہزار سال اڑیں گے یہاں تک نشست گاہ صدق بادشاہ قوی اللہ کی بارگاہ میں پہنچیں گے اور وہ جمعہ کا دن ہوگا پس وہ ہمیشہ کے دستر خوان پر بیٹھیں گے اور اترے گی ان پر کستوری کے ڈنٹ سے مہر کی ہوئی شراب تو وہ اسے پئیں گے اور فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے نیک عمل کئے اور برائی سے بچے اور حضرت کعب نے کہا میں نے رسول اللہ

اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم عَنْ اَشْجَارِ الْجَنَّۃِ فَقَالَ لَا یَیْبَسُ اَغْصَانُھَا وَلَا یَتَسَاقِطُ اَوْرَاقُھَا وَلَا یَفْنِیْ ثِمَارُھَا وَاَنَّ اَکْبَرَ اَشْجَارِ الْجَنَّۃ شَجَرَۃ'' طُوْبٰی اَقبلُھا مِنْ دُرَّۃٍ بَیْضَآءَ وَاَعْلَاھَا مِنْ ذَھَبٍ وَّوَسطُھَا مِنْ فِضَّۃٍ وَّاَغْصَانُھَا مِنْ زَبَرْجدٍ وَّاَوْرَاقُھَا مِنَ السُّنْدُوْسِ وعلیْھا سبْعُوْن الْف غُصْنٍ وَّاَغصَانُھَا مُلْحقَۃ'' بِسَاقِ الْعَرْشِ وَاَدْنٰی اغصانُھا فی السَّمآء ولیْس فیْ الْجنَّۃ غُرْفۃ'' ولا قُبَّۃ'' ولا حُجْرَۃ'' وفیْھا غُصْن'' فیظلُّ علیْھا وفیْھا من الثَّمار ما تشْتھیہ الاَنْفُسُ فنظیْرُھا فیْ الدّنْیا شمْس'' اصْلُھافیْ السَّمآء وقدْ یُضیْءُ ضَوْءُ ھا

فِیْ کُلِّ دَرجَةٍ وَّکُلِّ مَکَانٍ وَّقَالَ عَلِیّ'' اِنَّ اَشْجَارَ الْجَنَّةِ تَکُوْنُ مِن الْفِضَّةِ وَ اَوْراقُها بَعْضُھا مِنْ فِضَّةٍ وَ بَعْضُھا مِنْ ذَھَبٍ اِنْ کَانَ اَصْلُ الشَّجَرِ مِنْ ذَھَبٍ تَکُوْنُ اَغْصَانُھا مِنْ فِفَّةِ وَاِنْ کَانَ اَصْلُھا مِنْ فِفَّةِ تَکُوْنُ اَغْصَانُھا مِنْ ذَھَبٍ وَاَشْجَارُ الدُّنیا تَکُوْنُ اَصْلُھا فِی الْاَرْضِ وفرُعُھافِی الْھَوآءِ لِاَنَّھادَارُ التَّکْلِیْفِ و

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنت کے درختوں کے متعلق پوچھا تو فرمایا نہ ان کی ٹہنیاں خشک ہوں اور نہ ان کے پتے گریں اور نہ ان کا پھل ختم ہو اور بے شک جنت کے درختوں میں سب سے بڑا شجرہ طوبیٰ اس کی جڑیں سفید موتی کی اور اس کا بالائی حصہ سونے اور اس کا وسط چاندی سے اور شاخیں زبرجد سے اور پتے ان کے سندس سے اور اس پر ستر ہزار شاخیں ہیں اور اس کی شاخیں عرش کے کنارے پہنچی ہوئی ہیں۔ اور ادنیٰ شاخ اس کی آسمان تک ہے اور جنت میں نہ کوٹھری ہے نہ قبہ اور نہ حجرہ اور اس میں طوبیٰ درخت کی شاخ ہے جو اس میں سایہ کیئے ہوئے ہے اور اس میں میوے ہیں جو دل چاہیں اور طوبیٰ کی مثال دنیا میں آفتاب ہے کہ اس کی اصل آسمان میں ہے مگر روشنی اس کی ہر جگہ ہر مکان میں ہے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جنت کے درخت چاندی سے ہیں اور پتے اس کے بعض چاندی سے اور بعض سونے سے اگر درخت طوبیٰ کی جڑیں سونا کی ہیں شاخیں اس کی چاندی سے ہیں اور اگر جڑیں اس کی چاندی سے ہیں تو شاخیں اس کی سونا کی ہیں اور دنیا کے درختوں کی جڑیں زمین میں ہوتی ہیں اور ٹہنیاں اس کی فضاء میں یہ اس لئے کہ دنیا تکلیف کی جگہ ہے اور

لیس کذلک اشجار الجنةفانّ اصلها فی لهوآء واغصا نها فی الارض کما قال اللّٰہ تعالی قطوفها دانیة'' ای ثمار ها قریبة'' وّتراب ارضها مسک'' وّ عنبر'' وّ کافور'' وّانها ر ها ماء'' وّولبن'' وّ عسل'' وّ خمر'' وّ اذا هبت الریح فی الجنة وتضرب الا وراق بعضها ببعض یسمع منه صوت'' ماسمع مثله فی الحسن والملئکة فی الجنة یبنون القصور ویغرسون الغرس لا هل الجنة اذا اشتغلوا با لتسبیح والاستغفار وذکر اللّٰہ وقرآء ة القرآن اشتغلنا با البنیان و غیرذلک ببرکة ذکر اللّٰہ عزّوجلّ فلمّا کفّوا عن ذکر اللّٰہ تعالی کففنا عن بنیانه و فی الخبر ما من عبد یصوم شهر رمضان الّا یزوّجه اللّٰہ من حور العین فی خیمة من درّة مجوّفة بیضآء کماقال اللّٰہ تعالی حور'' مقصورات'' فی الخیام لکلّ امراة منهنّ سبعون سریرًا من یا قوت حمرآء علی کلّ سریر سبعون فراشاً الف ولکلّ امرء ة منهنّ الف وصیفة وّمع کلّ وصیفة من ذهب وّیعطی زوجها

جنتی درخت اس طرح نہیں ہیں پس بے شک اس کی جڑیں فضا میں اور شاخیں اس کی زمین میں ہیں جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کے میوے قریب ہیں اور جنتی زمین کی مٹی کستوری وعنبر وکافور ہے اور نہریں اس کی پانی ودودھ وشہد اور شراب طہور کی ہیں اور جب جنت میں ہوا چلتی ہے تو بعض پتے اس کے بعض سے ٹکراتے ہیں جس

سے آواز پیدا ہوتی ہے کہ حسن میں اس سے کوئی آواز اچھی نہ سنی گئی اور ملائکہ جنت میں محلات بناتے ہیں اور درخت لگاتے ہیں جنتیوں کے لئے اور جب وہ تسبیح اور استغفار اور اللہ کے ذکر اور قرأت قرآن میں مشغول ہوتے ہیں تو ہم تعمیرات مکانات وغیرہ میں مشغول ہوتے ہیں اللہ عزوجل کے ذکر کی برکت سے جب ملائکہ اللہ کے ذکر سے رک جاتے ہیں تو ہم تعمیرات سے رک جاتے ہیں **(ماہ رمضان کے روزہ کی فضیلت)** اور حدیث میں ہے کہ نہیں کوئی بندہ جو ماہ رمضان کے روزے رکھے مگر اللہ اس کا نکاح حورالعین سے کر دیتا ہے کشادہ سفید موتی کے خیمہ میں جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حوریں خیموں میں بند ہیں اور ان میں ہر حور کے لئے ستر تخت ہیں سرخ یاقوت سے اور ہر تخت پر ستر بچھونے اور ان میں ہر حور کے لئے ہزار خدمت گار ہیں اور ہر خدمتگار کے پاس سونا ہے جو اس کے شوہر کو دیا جائے گا۔

مِثْلُ ذٰلِکَ وَھٰذَ کُلُّہٗ'' لِمَنْ صَامَ رَمَضَانَ سِوٰی مَا عَمِلَ مِنَ الْحَسَنَاتِ بَاب'' فِیْ ذِکْرِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فِیْ الْخَبْرِاَنَّ وَرَآءِ الصِّرَاطِ صَحَارِی فِیْھَآ اَشْجَار'' طِیِّبَۃ'' وَ تَحْتَ کُلِّ شَجَرَۃٍعَیْنَانِ مَآؤُھُمَا اِنْفَجَرَتْ مِنَ الْجَنَّۃِ اِحْدٰھُمَا عَنِ الْیَمِیْنِ وَالْاُخْرٰی عَنِ الشِّمَالِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ یُجَوِّزُوْنَ مِنَ الصِّرَاطِ وَقَدْ قَامُوْا مِنَ الْقُبُوْرِ وَقَامُوْا فِیْ الْحِسَابِ وَ قَفُوْا فِیْ حَرِّ الشَّمْسِ فَیَجِیْؤُنَ وَیَشْرَبُوْنَ مِنْ اِحْدٰی الْعَیْنَیْنِ فَاذَا ابْلَغَ الْمَآءُ صُدُوْرَ ھُمْ یَزُوْلُ مِنْہُ کُلُّ مَا کَانَ فِیْھَا مِنْ غِلِّ وَّخِیَانَۃ وَ حَسَدِ وَاِذ ابْلَغَ الْمَآءُ فِیْ بُطُوْنِھِمْ یَزُوْلُ مِنْہُ کُلُّ مِنْہُ

كُلُّ مَا كَانَ فِيهَا مِنْ قَذَرٍ وَّدم وَّبوْلٍ فيظهرُ ظاهِرُ هُمْ وباطنُهمْ ثُمّ يَجِيْئُوْنَ اِلى حوْضٍ اخر فيغْسلُوْن فيه رؤُوْسهُمْ ونُفُوْسهُمْ فيصيْرُ وُجُوْهُهُمْ كَالْقَمرِ لَيْلَةَ الْبدْرِ وتليْنُ نُفُوْسُهُمْ كَالْحرِيْرِ وتطيْبُ اجْسادُهُمْ كَالْمِسْكِ فَيَنْتَهُوْنَ الى باب الْجَنَّه واذ راى الْمُؤْمِنُوْنَ لِلْجنَّةِ حَلْقَةً مِّنْ يَّاقُوْتِه حمْرَاءٍ فيضْرِبُوْنها بِصَفْقَتِهِمْ فَيسْمعُ مِنْهُ الطَّنِيْنُ فَبلَغَ كُلَّ حُوْرٍ اِنَّ

اور یہ سب ہر اس کو عطا کیا جائے گا جو رمضان کے روزے رکھے سوائے اس کے جو باقی نیک عمل کے لئے باب نمبر ۴۴ (اہل جنت کے بیان میں) حدیث میں ہے کہ پل صراط کے پیچھے صحرائیں ہیں جس میں اشجار کثیرہ پاکیزہ ہیں اور ہر درخت کے نیچے دو پانی کے چشمے ہیں۔ جو جنت سے جاری ہیں ایک جنت کے دائیں اور دوسرا اس کے بائیں جانب سے اور مومنین گزریں گے صراط سے اور تحقیق کھڑے ہوئے وہ قبروں سے اور کھڑے ہوئے وہ حساب میں اور رکے وہ سورج کی گرمی میں تو جب وہ آئیں گے اور پئیں گے وہ دو چشموں میں ایک سے پس جب پانی ان کے سینوں تک پہنچے گا زائل ہو جائے گا سب جو اس میں کھوٹ خیانت اور حسد تھا اور جب پانی ان کے پیٹوں میں پہنچے گا تو خارج ہو جائے گا سب جو اس میں قذر اور خون اور پیشاب تھا پس پاک ہو جائے گا ان کا ظاہر و باطن پھر دوسرے چشمے کے پاس آئیں گے تو اس میں اپنے سر اور بدن دھوئیں گے تو ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہو جائیں گے اور بدن ان کے ریشم کی طرح اور ان کے اجساد کی خوشبو

کستوری کی مانند ہوگی پھر جب وہ باب جنت کے پاس آئیں گے اور مومنین جب دیکھیں گے کہ جنت کے لئے سرخ یاقوت سے حلقہ ہے تو اسے وہ اپنی ہتھیلیوں سے ماریں گے پس اس حلقہ سے باریک آواز سنیں گے تو وہ آواز ہر حور کو پہنچے گی جس سے وہ جان لیگی کہ اس کا شوہر آیا ہے۔

زَوْجُهَا قَدْ اَقْبَلَ فَيَخْرُجُ الْحُوْرُ وَتُعَانِقُ زَوْجَهَا وَتَقُوْلُ لَهُ اَنْتَ حَبِيْبِىْ وَانَا رَاضِيَةٌ عَنْكَ لَا اَسْخَطُ اَبَدًا وَيَدْخُلُوْنَ فِى الْجَنَّةِ بَيْتَهُمَا وَكَانَ فِى الْبَيْتِ سَبْعُوْنَ سَرِيْرًا وَّعَلٰى كُلِّ سَرِيْرٍ سَبْعُوْنَ فِرَاشًا وَّعَلٰى كُلِّ فِرَاشٍ سَبْعُوْنَ زَوْجَةً وَّعَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يُرٰى مُخَّ سَاقَيْهَا مِنْ وَّرَآءِ الْحُلَلِ وَفِى الْخَبَرِ لَوْ اَنَّ شَعْرَةً مِّنْ شَعَرَاتِ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ سَقَطَتْ اِلَى الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ اَهْلَ الْاَرْضِ وَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ الْجَنَّةُ بَيْضَآءُ يَتَلَأْلَؤُ لَا يَنَامُ اَهْلُهَا وَلَا شَمْسَ وَلَا قَمَرَ وَلَا يَوْمَ وَلَا لَيْلَةَ وَلَا نَوْمَ فِيْهَا لِاَنَّ النَّوْمَ اَخُ الْمَوْتِ وَوَرَآءُ الْجَنَّةِ سَبْعُ حَوَائِطَ مُحِيْطَةٌ بِالْجِنَانِ كُلِّهَا فَالْاَوَّلُ مِنْ فِضَّةٍ وَّالثَّانِىْ مِنْ ذَهَبٍ وَّالثَّالِثُ مِنْ يَاقُوْتٍ وَالرَّابِعُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَّالْخَامِسُ مِنْ دُرٍّ وَّالسَّادِسُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَّالسَّابِعُ مِنْ نُوْرٍ يَتَلَأْلَؤُ وَمَا بَيْنَ كُلِّ حَائِطَيْنِ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ وَّاَمَّا اَهْلُ الْجَنَّةِ فَجُرْدٌ مُرْدٌ مُكَحَّلُوْنَ وَلِلرِّجَالِ شَوَارِبُ خَضْرَآءُ وَهُوَ اَمْلَحُ مَايَكُوْنُ عَلٰى

تو حور نکل کر اپنے شوہر سے بغلگیر ہوگی اور اسے کہے گی کہ تو میرا محبوب ہے اور میں تجھ سے خوش ہوں اور کبھی غصہ نہیں کروں گی اور وہ جنت میں اپنے گھر داخل ہو جائیں گے جس گھر میں ستر تخت اور ہر تخت پر ستر بچھونے اور ہر بچھونے پر ستر بیبیاں اور ہر بی بی پر ستر لباس اور ان کی پنڈلی کی چمک لباسوں سے پار دکھائی دے گی اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر جنتی عورتوں کے بالوں سے ایک بال زمین پر گر جائے تو تمام زمین روشن ہو جائے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنت سفید روشن ہے اور اہل جنت سوئیں گے نہیں اور نہ اس میں آفتاب و ماہتاب اور نہ رات و دن اور نہ اس میں نیند کیونکہ نیند موت کی بہن ہے اور جنت کے پیچھے سات دیواریں ہیں کہ سب جنتوں کا احاطہ کئے ہوئے ہیں پس پہلی دیوار چاندی سے ہے اور دوسری سونے سے اور تیسری یاقوت سے اور چوتھی مروارید سے اور پانچویں موتیوں سے اور چھٹی زبرجد سے اور ساتویں درخشاں نور سے اور ہر دو دیواروں کے درمیان پانچسو سال چلنے کی راہ ہے اور بہر حال اہل جنت بے ریش سرمیلی آنکھوں والے اور مردوں کے لئے ابروئیں ہوں گی سبز رنگ کی اور وہ کلیجی رنگ ہے جو کہ بے ریش کو ہوتی ہیں۔

الاُمرد وذلک لتمیز الرِّجال من النسآءِ وَفِی الْخبرِ عَنِ النَّبِیِّ صلَّی اللّٰہُ علیہ وآلِہ وسلَّم انَّ اھْلَ الْجنَّۃَ یکُوْنُ عَلٰی کُلِّ واحِدٍ سبعُوْن حُلَّۃَ یَنقلِبُ کُلُّ حُلَّۃَ فِیْ کُلِّ ساعۃ سَبْعُوْن لَوْناً وَیری وَجھہ فی وَجھِھا وصدرھا وساقیھا وتری وجھھا فِیْ وَجھہ وصدرہ وساقیہ ولا یبزقُوْن ولا یمتخطوْن ولا یکوْن لھم شعر الا

بَـط وَالْعَـانَة اَلَّا الْـحَـاجَبَيْنِ وشعْرُ الرَّاسِ وَالْعَيْنِ ثُمَّ يزْدَا دُوْن كُلَّ
يـوْمِ جـمـالا وَحُسْـنـا كَمَايزْدادُوْن كُلَّ يَوْمِ هُوَ ما فِيْ الدُّنيا ويُعْطى
لـلـرَّجُـلِ قُوَّةُ مِائة رَجُلٍ فِيْ الا كُلِ وَالشُّرْبِ وَالْجمَاع وَيُجَامِعُوْن
كَما يُجَا مِعُ اهْلُ الدُّنيا مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْاةِالْحُقْبا وَالْحُقْبُ ثَمَانُوْن
سـنة وَّلا نـمْل وَلا قَمَّلَة عَلى ذٰلِكَ الْفَرَاشِ فَاِذَا جَامَعَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ
وَّجَـدَهـا عَـذْرَآءَ وَقَـالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ مَا سُمِعَ مِثْلُهَا فِيْ الْحُسْنِ وَ عَنْ
عَـلِـيٍّ اَنَّـهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ فِيْ الْجَنَّةِ
شَجرَة'' تَخْرُجُ اَعْلاهَا الْحُلَلُ وَ مِنْ اَسْفَلِهَا الْخَيْلُ ذَوَاتُ اَجْنِحَةٍ

اور یہ سبز ابرو عورتوں سے مردوں کے امتیاز کے لئے ہیں اور نبی کریم ﷺ سے حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ بلاشبہ اہل جنت میں ہر ایک پر ستر لباس ہونگے اور ہر لباس ہر گھڑی رنگ بدلے گا اور شوہر اپنا چہرہ اس کے چہرہ اور سینے اور پنڈلیوں میں دیکھے گا اور زوجہ اپنا چہرہ شوہر کے چہرے اور سینے اور پنڈلیوں میں دیکھے گی اور نہ جنتیوں کو آب دھن آئے اور نہ آب ناک اور نہ ان کی بغلوں کے بال اور نہ زیر ناف بال سوائے ابرو اور سر کے اور آنکھوں کے بالوں کے پھر ہر دن ان کا حسن و جمال بڑھتا رہے گا جس طرح کہ زیادہ ہوتے ہیں ہر دن دنیا میں اور ہر جنتی کو دنیا کے سو مردوں کے برابر قوت دی جائے گی کھانے پینے اور جماع کرنے میں اور جنتی بیویوں سے جماع کریں گے جیسے کہ اہل دنیا عورتوں سے جماع کرتے ہیں ایک حقب اور حقب ایک سال کا ہوگا اور اس بستر پر نہ چیونٹی اور نہ جوں ہوگی جب ہر دن اس سے جماع کرے گا اسے

کنواری پائے گا اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حور کی مثل حسن کبھی نہیں سنا گیا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک جنت میں ایک درخت ہے جس کے بالائی حصہ میں حلہ جات اور زیرین حصہ سے پروں والے گھوڑے اور ان کی زینیں مرصع ہیں موتیوں اور یاقوت سے

سُرُجُھا مُرصَّعَۃ'' مُکَلَّلَۃ'' بالدُّرِ و الیاقُوت ولا ترُوثُ ولا تبُوْلُ فَیَرْکَبُ عَلَیْھا اَوْلِیَآءُ اللّٰہِ فَتطِیْرُبِھِمْ فِیْ الْجَنَّۃِ فیقُوْلُ الَّذِیْنَ اَسْفل مِنْھُمْ یَارَبِّ بِمَا بَلَغ عِبَادُکَ ھٰؤُلَاءِ بِھٰذِہِ الْکَرَامَۃِ یَقُوْلُ لَھُمْ اَنّکُمْ کُنْتُمْ تَنَامُوْنَ وَھُمْ یُصَلُّوْنَ وَ کَانُوْا یَصُوْمُوْنَ وَاَنْتُمْ تَفْطُرُوْنَ وَانَّھُمْ کَانُوْا یُنْفِقُوْنَ امْوَالَھُمْ وَاَنْتُمْ تُمْسِکُوْنَ وَ تَبْخَلُوْنَ وَ کَانُوْا یُجَاھِدُوْنَ وَاَنْتُمْ تَجْبُنُوْنَ وَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ اِنَّہٗ قَالَ اِنَّ فِیْ الْجَنَّۃِ شَجَرَۃً لَوْ یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّھَا مِائَۃَ عَامٍ مَا یَقْطَعُھَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَّنَظِیْرُہٗ فِیْ الدُّنْیَا الْوَقْتُ الَّذِیْ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَبَعْدَ غُرُوْبِھَا اِلٰی اَنْ یَدْخُلَ سَوَادُ الَّیْلِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ یَعْنِیْ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَبَعْدَ غُرُوْبِھَا وَرُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلہ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ سَاعَۃً ھِیَ اَشْبَہُ بِسَاعَاتِ الْجَنَّۃِ وَھِیَ السَّاعَۃُ الَّتِیْ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَبَعْدَ غُرُوْبِ ظِلُّھَا دَائِمٌ''

تو نہ وہ گھوڑے لید کریں گے اور نہ پیشاب پس ان پر اولیاء اللہ سوار ہونگے تو وہ انہیں

لیکر جنت میں اتریں گے پس کہیں گے وہ جوان سے نیچے ہونگے اے پروردگار کس سبب سے تیرے ان بندوں نے یہ کرامت پائی اللہ فرمائے گا تحقیق تم سوتے تھے اور وہ نماز پڑھتے تھے اور روزہ رکھتے تھے اور تم کھاتے تھے اور پیتے تھے اور بے شک وہ اپنے مال خرچ کرتے تھے اور تم روکے رکھتے اور بخل کرتے تھے اور وہ جہاد کرتے تھے اور تم بزدلی کرتے تھے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ فرمایا جنت میں درخت ہے کہ اگر سوار اس کے سایہ میں سو سال بھی سیر کرتا رہے پھر بھی اس کا سایہ عبور نہ کر پائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا سایہ پھیلا ہوا ہے اور اس کی مثال دنیا میں وہ وقت جو طلوع آفتاب سے پہلے رات کی سیاہی آنے تک اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا آپ نے نہ دیکھا کہ تیرے رب نے سایہ کس طرح پھیلا دیا یعنی طلوع آفتاب سے پہلے اور اس کے غروب کے بعد۔ اور نبی ﷺ سے مروی ہے کہ کیا میں تمہیں وہ وقت نہ بتاؤں جو جنت کے وقتوں کے مشابہ ہے اور وہ وقت طلوع آفتاب سے پہلے کا اور اس کے غروب سے بعد کا کہ اس وقت میں سایہ مسلسل ہوتا ہے۔

وَراحتُهَا باسِطَة'' وَبرُكتُهَا كَثِيرَة''وَرُوِى اَيضاً اَنَّ فِىْ الْجَنَّةِ شَجرَة'' ثَمرُهَا اَلْينُ مِنَ الزَّبَدِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَاَطيَبُ مِنَ الْمِسْک وَلا يَاْ كُلُهَا اِلَّا لُمُصَلُّوْنَ بَاب'' فِىْ ذِكْرِ حُوْرِالْعِينِ فِىْ الْخبرِ عَنِ النَّبِىْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْه وَآلِه وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ خلق اللّٰهُ وَجه الْحُوْر مِنْ اَرْبَعَة اَلْوَان اَبيَضَ واخضَرَ وَاَصْفَروَاَحُمرَ وَ خَلَقَ بَدنَهَا مِنَ الزَّعفَرَان وَالْمِسْک وَالْعَنبَر وَالْكَافُوْر وَخَلَقَ شُعُوْرَ هُنَّ مِنَ

الْقَرَنْفَلِ وَمِنْ اَصَابِعِ رِجْلِهَا اِلٰی رُکْبَتِیْهَا مِنَ الزَّعْفِرَانِ الْاَ طْیَبِ وَمِنْ رُکْبَتِهَا اِلٰی تِرْیُبَهَا مِنَ الْمِسْکِ وَمِنْ تِرْیُبِهَا الْعَنْبَرِ وَمِنْ عُنُقِهَا اِلٰی رَاْسِهَا مِنَ الْکَافُوْرِ وَلَوْ بَزَقَتْ بَزْقَۃً فِی الدُّنْیَا لَصَارَتْ کُلُّهَا مِسْکًا مَکْتُوْبٌ'' عَلٰی صَدْرِهَا اِسْمُ زَوْجِهَا وَاِسْمُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَمَا بَیْنَ مَنْکِبَیْهَا فَرْسَخٌ وَّ فِیْ کُلِّ یَدٍ مِّنْ یَدَیْهَا عَشَرَۃُ اَسْوِرَۃٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّفِیْ اَصَابِعِهَا عَشَرَۃٌ'' خَوَاتِیْمَ وَفِیْ رِجْلَیْهَا عَشْرُ خَلْخَالٍ مِّنَ الْجَوَاهِرِ وَاللُّؤْلُؤِ وَرُوِیَ

اور راحت اس کی فراخ ہے اور برکت اس کی بہت ہے اور اسی طرح مروی ہے کہ بے شک جنت میں درخت ہے کہ پھل اس کا مکھن سے نرم تر شہد سے میٹھا اور کستوری سے بڑھ کر خوشبودار اور اسے نمازیوں کے سوا کوئی نہ کھائے گا **باب نمبر ۴۵ حور العین کے بیان میں**۔ حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ سے منقول ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے حور کا چہرہ چار رنگوں میں بنایا سفید سبز زرد اور سرخ اور اس کا جسم زعفران کستوری عنبر اور کافور سے پیدا کیا اور ان کے بال قرنفل سے اور ان کے پاؤں کی انگلیوں سے گٹنوں تک خوشبودار زعفران سے اور ان کے گٹنوں سے پستانوں تک کستوری سے اور پستانوں سے گردنوں تک عنبر سے اور گردنوں سے ان کے سروں تک کافور سے پیدا کیا اور حور دنیا میں لعاب دھن پھینک دے تو سب دنیا خوشبو سے معطر ہو جائے اور اس کے سینہ پر اس کے شوہر کا نام اور اللہ کے ناموں سے ایک نامہ لکھا ہوا ہے اور اس کے دونوں ہاتھوں میں سے ہر ہاتھ میں دس سونے کے کنگن ہونگے اور ان کی انگلیوں

میں دس انگوٹھیاں اور اس کے پاؤں میں دس پازیباں جواہرات اور موتیوں سے ہونگی اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ۔

عَنْ ابْنِ عبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہِ و آلِہٖ وسلّم اِنَّ فِیْ الْجنَّةِ حُوْرًا یُّقَالُ لَهَا لُعْبة'' خلقها اللّٰہُ تعالٰی مِنْ اَرْبعَةِ اَشْیَآء مِنَ الْمِسْکِ وَالْکَافُوْرِ وَالْعَنْبر وَالزَّاعْفران وعُجنتْ طِیْنُها بماء الْحَیْوان وَ جَمِیْعَ الْحُوْرَآء لها عُشَّاق'' وَلَوْبَزَقَتْ فِیْ الْبحْرِبَزْقَةً لَعذب مآءُ الْبَحْرِ مِنْ رِیْقِها مکْتُوب'' علی صَدْرِها مَنْ احبَّ انْ یَّکُوْن لهٗ مثْلی فلْیَعْملْ بطَاعةِ ربّیْ ورُوِیَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ قَالَ قَال رَسُوْلُ اللّٰہُ صلّی اللّٰہُ علیْہِ و آلہٖ وسلّم انَّ اللّٰہ تَعالٰی لَمَّا خلق جَنَّاتِ عَدْنٍ دعا جِبْرَآئِیْلَ وقَالَ لَهٗ انطلِقْ وَانْظُرْ اِلٰی مَا ذا خَلَقْتُ لِعِبَادِی وَاَوْلِیَادِیْ فَذَهَبَ جِبْرَ آئِیْلُ وَطَافَ فِیْ ذٰلِکَ الْجنَانِ فَاشْرَفَتْ اِلَیْہِ جَارِیَة'' مِّنْ حُوْرِ الْعِیْنِ مِنْ بَعْضِ تِلْکَ الْقُصُوْرِ وَتَبَسَّمَتْ اِلٰی جِبْرِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فصارتْ جَنَّاتُ عَدْنٍ مِّنْ ضَوْءِ ثِنَایَا ها مُنَوَّرَةً فَخرَّ جِبْرَآئِیْلُ سا جدً رَّبَّهٗ وَظَنَّ اَنَّہ مِنْ نُّوْرِ رَبِّ الْعِزَّة فنادَتِ الْجَارِیَةُ یا اَمِیْنَ اللّٰہِ اِرْفَعْ رَاْسَکَ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک جنت میں حور ہے۔ اسے لعبہ کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے چار چیزوں سے پیدا کیا ہے کستوری وکافور وعنبر اور زعفران سے اور اس کی مٹی آب حیات سے خمیر کی گئی ہے اور تمام حوریں اس کی عشاق ہیں اور اگر وہ سمندر

میں تھوک ڈال دے تو اس کی تھوک سے سمندر کا سب پانی میٹھا ہو جائے اس کے سینہ پر لکھا ہے کہ جو چاہتا ہے کہ اس کے پاس میری مثل ہو پس اسے چاہیے کہ اپنے رب کی فرمانبرداری کرے اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے جب جنت عدن کو پیدا کیا تو جبریل کو بلایا اور اسے فرمایا کہ جاؤ اور دیکھو جو میں نے نیک بندوں اور اپنے ولیوں کے لئے پیدا کیا پس جبریل گئے اور اس جنت میں گھومے تو جنتی محلات سے حور العین میں سے ایک نے سر اٹھا کر مسکراتے ہوئے جبریل علیہ السلام کی طرف دیکھا تو سب جنت عدن اس کے دانتوں کی روشنی سے روشن ہو گئی پس جبریل علیہ السلام اپنے رب کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو گئے اور گمان کیا کہ یہ نور رب العزت کے نور سے ہے تب حور نے آواز دی کہ اے اللہ کے امین اپنا سر اٹھا پھر جبریل نے اپنا سر اٹھایا۔

ونظر الیھا وقال سُبحانَ الّذیْ خلقَ فنادتِ الْجاریۃُ یآ امِیْنَ اللّٰہِ اتدرِی لمنْ خُلقتُ قالَ لا فقالتِ الْجاریۃُ انَّ اللّٰہَ خلقنی لِمنْ اثر رضآءَ اللّٰہِ تعالٰی علٰی ھوا نفسِہٖ وعلٰ ھذآ جاءَ فِی الْخبرِ عنِ النَّبیِ صلَّی اللّٰہُ علیہِ وآلِہٖ وسلَّم انَّہٗ قالَ رایْتُ فِی الْجنَّۃِ ملٰئکۃً یّبْنُوْنَ قصرا لبنۃً منْ ذھبٍ وَّلبنۃٍ منْ فِضَّۃٍ وَّیبْنُوْنَ کذٰلکَ فاذا فوْا عنِ لبنآءِ فقُلْتُ لھُمْ لِم کففْتُمْ عنِ الْبنآءِ قالُوْا قدْ تمّتْ نفقتُنا قُلْتُ ما نفقتکُمْ قالُوْا انَّ صاحبَ الْقصرِ یذْکُرُ اللّٰہَ تعالٰی فلمَّا کفَّ عنْ ذکرِ اللّٰہِ کففْنا عنْ بنائِہٖ قال ابْنُ عبّاسٍ فاذا اکلَ ولیُّ اللّٰہِ منْ فواکہِ الْجنّۃِ ما شاءَ یشْتاقُ الی الطّعامِ فیامُرُ اللّٰہُ تعالٰی انْ یُّقدِّمُوْا صُحْفۃَ الیْہِ الطّعامَ فیاتُوْنَ بسبْعیْنَ الْفَ وصیْفٍ الْفَ مائدۃٍ منْ دُرٍّ

یا قُوتٍ وَعَلٰی کُلِّ مَآئِدَۃٍ اَلْفُ صَحِفَۃٍ مِّنْ ذَھَبٍ کما قال اللّٰہ تعالٰی وَیُطَافُ عَلَیْھِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَھَبٍ وَّاَکْوَابٍ وَّفِیْھَا مَا

اور اس کی طرف دیکھا اور کہا پاک ہے اس ذات کو جس نے تجھے پیدا کیا تو حور نے کہا اے اللہ کے امین کیا آپ جانتے ہیں کہ میں کس کے لئے پیدا کی گئی جبرائیل علیہ السلام نے کہا نہیں پس حور بولی بے شک اللہ نے مجھے اس شخص کے لئے پیدا کیا جس نے اپنی نفسانی خواہشوں پر اللہ تعالٰی کی رضا کو اختیار کیا اور اسی بناء پر نبی علیہ السلام ﷺ سے حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ فرمایا میں نے جنت میں ملائکہ کو محلات بناتے دیکھا کہ سونے کی اینٹ کے ساتھ چاندی کی اینٹ لگاتے ہیں اور ایسے ہی وہ بناتے رہے پس اچانک تعمیر سے رک گئے تو میں نے انہیں کہا تم تعمیر سے کیوں رکے وہ بولے ہمارا خرچہ ختم ہو گیا ہے میں نے ان سے پوچھا تمہارا کیا خرچہ ہے وہ بولے بے شک صاحب محل اللہ تعالٰی کا ذکر کرتا رہا تھا جب وہ اللہ کے ذکر سے رکا تو ہم اس کی تعمیر سے رک گئے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ جب اللہ کا ولی اپنی تمنا بھر جنتی میوے کھائے گا اور پھر طعام کا مشتاق ہوگا تو اللہ تعالٰی حکم دے گا کہ اس کے سامنے کھانا پیش کرو تو اس کے پاس ستر ہزار خدمتگار آئیں گے اور ہر خدمت گار کے پاس ستر ہزار دسترخوان ہونگے۔ موتی اور یاقوت سے اور ہر دسترخوان پر ایک ہزار سونے کے بڑے پیالے ہونگے جیسے کہ اللہ تعالٰی نے فرمایا ان پر سونے کے پیالوں اور جاموں کا دور چلے گا اور اس میں ملیگا جو تمہارا جی چاہے اور آنکھیں لذت پائیں۔

تَشْتَھِیْہِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْیُنُ وَاَنْتُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ وَفِیْ کُلِّ صُحْفَۃٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ اَلْفَ لَوْنٍ مِّنَ الطَّعَامِ لَمْ تَنَلْہُ النَّارُ وَلَمْ یَطْبِخْہُ الطَّبَّاخُ وَلَمْ یَغْلِ فِیْ قِدْرِ نُحَاسٍ وَّلَا غَیْرِہٖ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ بَلَا تَعَبٍ فَیَاْکُلُ وَلِیُّ اللّٰہِ تَعَالٰی مِنْ تِلْکَ الصِّحَافِ مَا یَشَآءُ وَزَوْجَتُہٗ مَعَہٗ فَاِذَا شَبِعَا تَنْزِلُ طُیُوْرٌ '' مِّنْ طُیُوْرِ جَنَّۃٍ عَظْمُھَا

كعظم البُخت فتقفون باجنحتهم على رأس ولىّ الله تعالى وتقول كُلْ لحمي طريًا يا ولىَّ اللهِ انا طائر'' كذا وكذا وشربت من ماء السَّلْسبيل والكافور كذا وكذا وارتعت من رياض الجنة واكلت منها فيشتاق ولىُّ اللهِ الى تلك الطيور فيأمر الله تعالى لها ان يقع على المائدة من اىّ لون شآء فيكون مشويّة فيا كل ولىّ الله ما شآء من لحومها ثم يرجع الطاهر باذن الله تعالى ولا ينفذ طعام الجنة وان اكل منها لا ينقص شىء'' ونظيره فى الدنيا القرآن يتعلمه الناس و

اورتم اس میں ہمیشہ رہو گے اور پیالہ میں ستر ہزار ہزار رنگ کا کھانا ہوگا جیسے نہ آگ نے چھوا اور نہ باورچی نے پکایا اور نہ تانبے وغیرہ کی دیگ میں جوش دلایا لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے فرمایا ہو جا تو وہ بلا مشقت ہوگیا۔ پس اللہ کا ولی ان پیالوں سے جو چاہے کھائے گا اور اس کی زوجہ بھی اس کے ساتھ تو جب دونوں سیر ہو جائینگے پرندے اتریں گے جنتی پرندوں سے ان کا عظم اونٹ کے عظم کے برابر ہوگا پس وہ اپنے پروں کے ساتھ ولی اللہ کے سر پر ٹھہر جائیں گے اور ہر پرندہ کہے گا اے اللہ کے ولی میرا تازہ گوشت کھا کہ میں ایسا ایسا پرندہ ہوں اور میں نے سلسبیل کے چشمہ اور کافور سے پانی پیا ہے اور میں جنت کے باغوں سے ... اور اس سے کھایا ہے پس اللہ کا ولی کھانے کا مشتاق ہوگا تو اللہ تعالیٰ اسے حکم دیگا کہ واقع ہو ان کے دسترخوان پر کہ جس قسم و رنگ میں وہ چاہتا ہے پس وہ ہو جائے گا بھنا ہوا تو اللہ کا ولی جس قدر چاہے گا اس کا گوشت کھائے گا پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ پرندہ لوٹ جائے گا اور جنتی کھانا ختم نہ ہوگا اگرچہ اس میں سے کوئی جتنا چاہے کھائے اس سے کچھ کم نہ ہوگا اور اس کی مثال دنیا میں قرآن ہے کہ لوگ اسے سیکھتے اور دوسروں کو سکھاتے ہیں۔

یعلمون الغیر وھو علی حاله لا ینقص منه شیء'' وقال رسول الله

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنَّ اَھلَ الجَنَّۃِ یاکُلُونَ وَیشربُونَ
ویتفکہون لذۃ ثُمَّ یَصِیرُ طَعامُھُم وَشرَابُھُم رِیحًا کَرِیحِ المِسک
والکافورِ ونظیرہ'' فِی الدُّنیا اَلوَلَدُ فِی بَطنِ الاُمِّ لایبُولُ ولا یتغوَّط
اللّٰھُمَّ ارزُقنا بحُرمَۃِ النَّبِیّ وَالِہ الطَّیّبِینَ الطَّاھرِینَ وَالحَمدُ لِلّٰہِ رَبّ
العٰلمین۔

اور وہ اپنے حال پر ہے کہ اس سے کچھ کم نہیں ہوتا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اہل جنت کھائیں اور پئیں گے اور برائے لذت میوے کھائیں گے پھر ان کا کھانا پینا خوشبو ہو جائے گا کستوری کی خوشبو کے مانند اور اس کی مثال دنیا میں ماں پیٹ میں بچہ ہے کہ وہ پیشاب کرے اور نہ پاخانہ اے خدا ہمیں بھی بطفیل نبی کریم ﷺ اور آپ کی آل پاک کے صدقے عطا فرما آمین والحمد للہ رب العالمین

بفضلہ تعالیٰ کتاب مستطاب دقائق الاخبار للامام ابوالحامد محمد بن محمد غزالی رحمتہ اللہ علیہ کا اردو ترجمہ **قُرّۃُ الاَبصَار** اختتام کو پہنچا۔

رَبَّنَا تَقَبَّل مِنَّا اِنَّکَ اَنتَ السَّمِیعُ العَلِیمُ

بِحُرمَۃِ رَسُولِکَ الکَرِیمِ الاَمِینِ

تاریخ اختتام ۱۶، ذوالحجہ ۱۴۳۲ھ مطابق یکم مارچ ۲۰۰۲ء بروز جمعۃ المبارک

فقیر محمد محبت علی قادری

ترغیب الاذکار

المعروف بہ

فضائلِ ذکر

تصنیف

عبدِ مصطفےٰ غلام رضا محمد محبت علی قادری

از خدام سید السادات سند الصلحا پیر طریقت رہبر شریعت

سید اعجاز علی شاہ گیلانی

زیبِ سجادہ آستانہ عالیہ حجرہ شاہ مقیم ضلع اوکاڑہ

ناشر :

مکتبہ قادریہ سکندریہ

حزب الاحناف گنج بخش روڈ، لاہور

مصنف کی دیگر تصانیف

الکوکبۃ الشہابیۃ
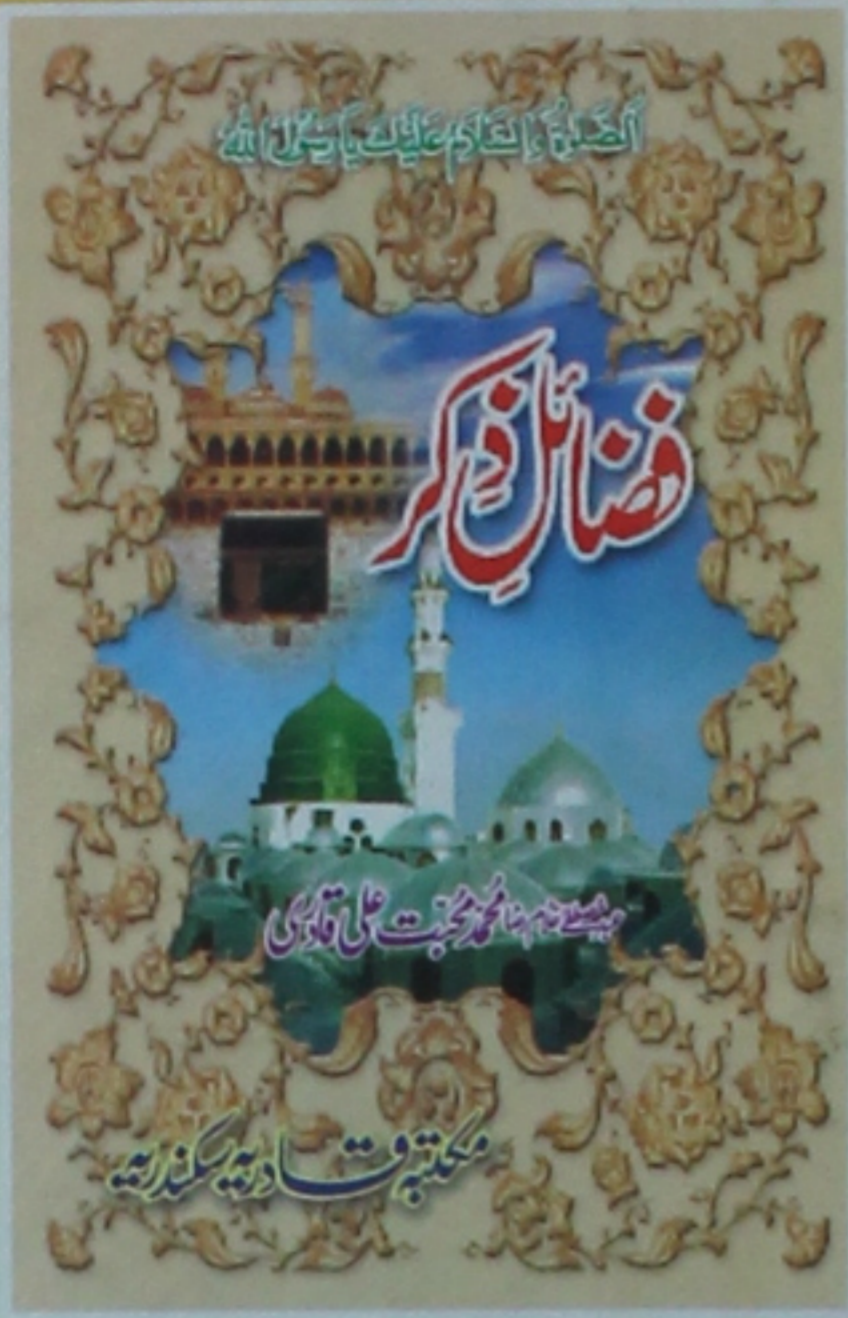
غیر مقلد وہابیہ کے رد میں ایک مسکت تحریر

الدلائل القاطعۃ

غیر مقلدوں کی طرف سے اہل سنت پر اعتراضات کا علمی وتحقیقی محاسبہ

الریحانین

امام کے پیچھے قرأت اور رفع یدین کی مخالفت کا ثبوت

ملنے کا پتہ

مکتبہ قادریہ سکندریہ

حزب الاحناف گنج بخش روڈ لاہور